بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حوثی کون ہیں؟

معلومات اور حقائق

مؤلف

علی الصادق

مترجم

ابو قیدار عبداللہ

فہرست

☼ مقدمہ ---7

پہلا باب: ......عقائد واہداف

☼ حوثیہ:......تعارف اور پیدائش -- 10
☼ حوثیہ کی تعریف-- 10
☼ پیدائش--- 11
☼ تاسیس وتکوین کا مرحلہ --- 11
☼ بدرالدین الحوثی -- 13
☼ اول:......منہجی -- 15
☼ دوم:......تنظیمی -- 15
☼ مسلح مقابلہ کا مرحلہ ! --- 18
☼ حسین الحوثی--- 19
☼ حوثیہ تحریک والوں کے عقائد کیا ہیں؟ ---------------------------------- 22
☼ جارودیہ --- 23
☼ تنظیم " الشاب المؤمن " کی تاسیس کے اسباب --------------------- 24
☼ بدرالدین حوثی کی رب تعالی کی جناب میں بے ادبیاں---------------------- 25
☼ حوثیوں کا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں مؤقف----------- 28
☼ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے حسین بدرالدین الحوثی کے چند اقوال------- 33

☼ بدرالدین حوثی کا اہل سنت کے بارے میں مؤقف ------------------------ 40
☼ زیدیت کا اثناعشریت سے کیا تعلق ہے؟ ---------------------------------- 42
☼ حوثی تحریک کا یمنی حکومت کے بارے میں مؤقف ----------------------- 45
☼ یمن میں حوثی تحریک کی تاسیس کے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ اہداف کیا تھے؟ ------- 46
☼ زیدیہ اور ان کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف ------------------------- 46
☼ زیدیہ کی تعریف --- 46
☼ حوثیوں کے بارے اہل سنت کا حکم --- 48
☼ زیدی علماء کا حوثیوں کے بارے مؤقف ------------------------------------ 49
☼ عالم اسلام کے اہل سنت کے بارے حوثی تحریک کا مؤقف کیا ہے؟ ----------- 50

دوسرا باب: ...... تنظیم اور تعلقات

☼ حوثی تحریک کے ایک عسکری قوت بن کر ابھرنے کا راز کیا ہے؟ -------------- 52
☼ یمن میں حوثی تحریک کو مستحکم کرنے والی مصلحت آمیز جہت کون سی ہے؟-------- 52
☼ حوثی تحریک کی طاقت کے سرچشمے، ذاتی قوت کے مراکز اور ملنے والے مواقع --- 55
☼ حوثی تحریک کا ایران کے شیعہ امامیہ اور امامیہ حکومت کے بانی خمینی سے کیا تعلق ہے؟ --- 56
☼ معلومات اور انقلابی حقائق -- 61
☼ جنوبی ایران کا دبا دبا نعرہ --- 62
☼ کیا حوثی تحریک اور لبنانی حزب اللہ میں کوئی تعلق ہے؟ -------------------- 63
☼ کیا حوثی تحریک، شیعی مملکت اور خلیج کے درمیان رابطے ہیں؟ ---------------- 65
☼ حوثیوں کے ساتھ سیاسی تعلق اور فکری ونظریاتی انتساب -------------------- 68

تیسرا باب:......جنگیں اور جدید ہتھیار

☼ سعودی حکومت پر حملے کرنے سے حوثی تحریک کے اہداف کیا ہیں؟------------ 69
☼ حوثی تحریک کے نعروں کی حقیقت کیا ہے؟ -------------------------------- 72
☼ مظلومیت اور آزادیٔ رائے کا سلب کرنا جیسا کہ حوثیوں کا کہنا ہے------------- 73
☼ یمنی شیعہ کی طرف سے دنیا بھر کے اور بالخصوص جزیرہ عرب کے شیعوں کو درد بھری پکار -- 73
☼ قطیف کے شیعوں کا اپنے حوثی بھائیوں کو جواب ------------------------- 78
☼ یہ خط ہے" شهداء القطيف "کی طرف سے سید عبدالملک بدرالدین حوثی کے نام -- 78
☼ کیا حوثی تحریک نے جہاد فی سبیل اللہ کا پرچم اٹھا رکھا ہے؟------------------ 80

چوتھا باب:......ان واقعات کے پیچھے کون کھڑا ہے، اور ان واقعات کا مستقبل کیا ہے؟

☼ حوثیوں کے خلاف جنگ کے بارے ایرانی مؤقف ------------------------ 85
☼ حوثی کے ایران کے تابع ہونے کے دلائل -------------------------------- 88
☼ بدرالدین حوثی کا جواد شہرستانی کو خط ------------------------------------ 90
☼ کیا ایرانیوں نے اور لبنانی حزب اللہ کے افراد نے یمن اور سعودی حکومت کے خلاف حوثیوں کے لیے جنگ کی ہے؟ ------------------------------------ 91
☼ حوثیوں کی شکست کے بعد کیا ہوا ------------------------------------- 92
☼ حوثیوں کا مقابلہ کرنے اور ان کا سامنا کرنے کے طریقے ------------------ 96

ضمیمے

☼ حوثیوں کی دہشت گردانہ اس تحریک کی نصرت وتائید میں شیعہ امامیہ کے افراد ، تنظیموں اور اداروں سے جاری ہونے والے بیانات ---------------------------- 98
ضمیمہ نمبر 1:......ایرانی مرکز نگاہ" محمد الروحانی "کا دہشت گرد حوثیوں کی نصرت وتائید میں بیان--- 98
☼ آخری بات -- 102
ضمیمہ نمبر 2:......آیت اللہ صافی کلبایکانی یمن کے قتل عام سے تجاہل کرتے ہوئے رابطہ عالمی اسلامی پر تنقید کرتا ہے --- 104
ضمیمہ نمبر 3:......تحریکِ خلاص --- 106
ضمیمہ نمبر 4:......عالم اسلامی کے طلباء کا اتحاد--------------------------------- 108
ضمیمہ نمبر 5:......نجف اشرف کے " حوزۂ علمیہ "کا بیان --------------------110
☼ حقوق انسانی کی عالمی مجالس کو پکار ---------------------------------110
ضمیمہ نمبر 6:......عصام العماد کا خط رئیس جمہوریہ اسلامیہ احمد نجاد کے نام -------------113
☼ آخر میں چند اہم سوالات ---118
☼ دستاویزی ثبوت... حوثیوں کی بعض عبارتیں اور تنقیدات -------------------119
☼ حوثی اسلاف صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ وہ ظالم، بزدل اور امت میں تفریق پیدا کرنے والے تھے ---119
☼ حسین بدر الدین حوثی کا خمینی کی مدح بیان کرنا------------------------- 120
☼ شیعہ امامیہ کا فرقہ زیدیہ کی تکفیر کرنا---------------------------------- 120
☼ امام خمینی کا زیدیہ فرقہ کے پلید ہونے کا حکم لگانا ------------------------- 120
☼ شیعہ امامیہ کا زیدیوں پر یہ حکم لگانا کہ یہ ناصبی ہیں اور یہ کہ انہیں زکوۃ لینا جائز نہیں - 121

۞ حزب اللہ اللبنانی کا حوثیوں کے ساتھ مل کر جنگ کرنا -------------------- 122

۞ ایرانی حکومت کا حوثی مقتولوں کے خاندانوں کو ماہانہ اعزازیہ جاری کرنا ------ 122

۞ ایرانی حکومت کا یمن کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنا ---------------- 122

۞ ایرانی پارلیمنٹ کی یمن میں سعودی مداخلت کی پرزور مذمت -------------- 122

۞ ایرانی حکومت کا احواز کے سنی نوجوانوں کو پھانسیاں دینے کے مناظر -------- 123

❀❀❀❀❀

مقدمہ

((الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی المبعوث رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.))

اما بعد! جماعتِ حوثیہ اور یمنی حکومت کے درمیان جنگ شدت اختیار کر گئی ہے۔ اسی جنگ کے دوران یہ حوثی مدت دراز سے اس بات کے منتظر تھے کہ اپنا وہ خواب شرمندہ تعبیر کر لیں جو ان کا مقصود اور مطلوب ہے۔ اور وہ ہے ''ایران دوست شیعہ حکومت کا قیام''۔ پھر اس جنگ نے پلٹا کھایا اور جماعتِ حوثیہ نے مملکت سعودیہ عربیہ پر حملہ کر دیا۔

چونکہ معدودے چند لوگوں کے سوا اکثر لوگ حوثیوں کی تحریک کی حقیقت، ان کے عقائد اور ان کی تاریخ کو نہیں جانتے اور یہ کہ یہ جماعت کب اور کہاں وجود میں آئی۔ اور آج کل یہ لوگ کہاں رہتے بستے ہیں، اس لیے میں نے رب تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے یہ کتاب مرتب کرنے کا فیصلہ کیا۔

ایران نے اپنے جاسوسوں [1] کے ذریعے یمنی شیعوں تک اثر انداز ہونے کی بھرپور کوشش کی۔ کبھی آل بیت کی محبت کے راستے سے اور کبھی ان جھوٹے اور اشتعال انگیز نعروں کی آڑ میں:

''امریکا مردہ باد، اسرائیل مردہ باد۔''

کبھی ان قلموں کو خرید کر جو دن رات ایران کے گن گاتے ہیں اور ایران کی تعریف

---

[1] ایرانی جاسوس جیسے المحطوری، یحییٰ الدلیمی، محمد مفتاح، احمد بن علی شرف الدین، علی بن احمد الاکوع، عصام العماد، ابراهیم بن محمد الوزیر، عبدالکریم الخیوانی، عدنان الجنید اور اس کا چچا محمد بن یحییٰ عبد المعطی الجنید۔ جعفر بن علوی المحضار۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے۔ پروٹوکولز۔ آیات: قم والنجف حول الیمن۔ مؤلف عبد السلام الحسنی۔ ص: ۳۳۔

وتوصیف میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔لیکن افسوس کہ اہلِ سنت اس سب سے غفلت میں ہیں!

عبداللہ السعید (اپنے راسلہ ''الغزوالفارسی للعالم الاسلامی بین الماضی والحاضر'' کےمقدمہ میں) لکھتاہے:

''ہم ایسے جراثیم کو چھوڑتے رہیں گے جو پلتے اور پروان چڑھتے اور پھلتے پھولتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ ایک خطرناک کینسر کی صورت اختیار کر جائیں گے اورقریب ہے کہ وہ ہمارے اسلامی بدن کو اندر سے تباہ کر کے رکھ دیں۔

بے شک نیک نیتی اورحتی الوسع چشم پوشی کی رسی کو ڈھیلا چھوڑ دینا، اور وہ نیک گمان جوغفلت کی حدتک لے جائے،نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس دین پر ایمان رکھنے والے اکثر لوگ انہی خوبیوں کے مالک ہیں۔اور یہی صفات ان کا امتیازی وصف بن گئیں ہیں۔اور انہی صفات نے اعدائے اسلام کو اس بات کا سنہرا موقع دیا ہے کہ وہ اسلامی ڈھانچے کو اندر سے تباہ وبربادکردیں۔

ایران مختلف وسائل اور حیلے بہانوں سے عالم اسلام میں صفوی تشیع کو پھیلانے کی سرتوڑکوشش کر رہا ہے۔چنانچہ ان کا سردار اور امام ''خمینی'' کہتا ہے:''ہم اپنے اس انقلاب کو دنیا کےمختلف کونوں تک پہنچانے اوران پر پیش کرنے کے لیے کام کررہے ہیں۔''[1]

اس بارے ایرانی سفیروں کا کردارنظرانداز نہیں کیا جا سکتا جو پوری تن دہی سے خمینی انقلاب کو پوری دنیا تک پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔خمینی نے یہ بھی کہا ہے:

''تبلیغ کا مسئلہ صرف اکیلی ''وزارتِ ارشاد'' ہی کی ذمہ داری نہیں، بلکہ یہ ہر عالم،خطیب مصنف اورآرٹسٹ کی بھی ذمہ داری ہے۔وزارتِ خارجہ پر لازم

[1] دیکھیں کتاب: ''تصدیر الثورة کما یراہ الامام الخمینی۔'' ص:۳۹.

ہے کہ وہ سفارت خانوں میں ایسا تبلیغی لٹریچر پہنچانے کی کوشش کرے جو اسلام کا روشن چہرہ واضح کرے۔'' ❶

پر اہل سنت اس ایرانی تحریک سے یہ کہہ کر چشم پوشی کیے جا رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں میں کوئی فتنہ کھڑا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اس سے بھی بڑا فتنہ ایرانی حکومت کو سنیوں کی صفوں میں گھسنے کے لیے آزاد چھوڑ دینا ہے، تاکہ وہ مسلمانوں اور سنیوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کرے، اور ضمانتیں خریدے اور جس پر بس چلے اس شیعہ بنا دے۔ حتیٰ کہ وہ دن آ پہنچے جس میں غفلت کی نیند سوئے سنی ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑے ہوں کہ مسلمانوں میں صفوی کینسر پھیل چکا ہے اور اب ان کی جڑوں تک سرایت کر گیا ہے۔

اس کی سب سے بڑی مثال یمنی حکومت کا حوثی تحریک کو بے مہار چھوڑ دینا ہے، کہ وہ اپنی تمام سرگرمیاں بے روک ٹوک سرانجام دیتے رہیں۔ اور آج یمنی حکومت اپنی اس غفلت وکوتاہی کی قیمت ادا کرتی پھر رہی ہے۔

کیا حوثی تحریک نے یمن میں اور حزب اللہ نے لبنان میں، ❷ اور نور مالکی نے عراق میں اور بحرین کے شیعہ نے بحرین اور اُدھر کے علاقوں میں جن جن جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور سنّیت کے خلاف جو کچھ کیا ہے، دیگر سنّی حکومتیں اس سے نصیحت پکڑیں گی؟؟!!

خبر دار! خوش بخت وہی ہوتا ہے جو دوسرے سے عبرت پکڑے۔ خبر دار کہ میں نے اپنی بات پہنچا دی ہے۔ اے اللہ! تو گواہ رہنا!!

علی الصادق

ali.alssadiq@hotmail.com

❀❀❀❀❀

---

❶ دیکھیں: کتاب ''الوصية السياسية'' مؤلف خمینی ص: ٤٠.

❷ دیکھیں: کتاب ''ماذا تعرف عن حزب الله۔'' اس کتاب میں حزب اللہ کے ان تمام جرائم کی تفصیل ہے جو اس نے لبنان، لبنانیوں اور سنیوں کے حق میں کیے ہیں۔

پہلا باب:

عقائد و اہداف

حوثیہ: ......تعارف اور پیدائش

حوثیہ کی تعریف:

یہ وہ تحریک یا مجلس یا فکری تربیتی تنظیم (یا درسگاہ) ہے جس نے ۱۹۹۰ء میں ”الشباب المؤمن“ کے نام سے اپنے آپ کو پہلی مرتبہ متعارف کروایا تھا۔ ابتداء میں یہ تحریک یا تنظیم ایک تربیتی اور ثقافتی حلقہ تھا۔ کیونکہ اس وقت ان کی سرگرمیوں کا دائرہ کار نوجوانوں کی تربیت کرنے اور انہیں بعض شرعی علوم کے مطالعہ کرنے اور پڑھنے کا اہل بنانا تھا۔ اور ساتھ ساتھ ایسی مجلسی سرگرمیوں کا بھی اہتمام کرنا تھا جو زیادہ تر زیدی مذہب کے نظریات کے موافق ہوں۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد بعض عوامل کی بنا۔

یہ مذہبی رنگ لیے ہوئے ایک تحریکی سرگرمی مسلح جدوجہد اور عسکری تنظیم میں تبدیل ہو گئی۔ اس عسکری تنظیم کا آغاز ۲۰۰۴ء سے ہوا۔ اور اب ان کا نام ”الحوثیون“ تھا۔ [1]

حوثی: یہ حُوث نامی علاقہ کی طرف نسبت ہے۔ حُوث یہ ایک آباد ”ہجرہ“ [2] ہے۔

یہ عصیمات میں واقع ہے۔ اور یہ چار گنجان قبیلوں میں سے ایک ہے۔ یہ قبیلہ شمال میں صُعدہ اور جنوب میں صنعاء کے درمیان رستے کے نصف میں واقع ہے۔ اور یہ سب سے

---

[1] قراء ۃ فی الجذور الفکریۃ والدلالات التربویۃ للحوثیۃ: از دکتور احمد الدغشی موصوف کا مقالہ جو انہوں نے ۲۳ شوال ۱۴۲۳ھ/ ۱۲-۱۰-۲۰۰۹ء میں ہلال احمر کی مجلس میں پیش کیا تھا۔

[2] ہجرہ اس بستی کو کہتے ہیں جس میں شہروں سے بے زار لوگ ہجرت کر کے آ بستے ہیں۔ اس لیے ایسی بستیوں کا نام ہی ”ہجرہ“ رکھ دیا جاتا ہے تا کہ لوگ اس کو اپنا دارِ اقامت بنا لیں۔ اور علم پھیلانے کی غرض سے وہاں سکونت اختیار کر لیں۔ دیکھیں: ہجر العلم ومعاقلہ فی الیمن۔ مؤلف القاضی السماعیل الاکوع: ۱/۵.

مشہور اور سب سے قدیم ''ہجرۃ'' ہے۔ [1]

پیدائش:

جماعتِ حُوثی کی پیدائش کو ہم دو مراحل میں بیان کر سکتے ہیں:

تاسیس وتکوین کا مرحلہ:

دکتور راغب السرجانی بیان کرتا ہے:

''اس قصہ کا آغاز ''صُعدہ'' میں ہوا۔ یہ صنعاء کے شمال میں ۲۴۰ کلومیٹر کی سافت پر واقع ایک صوبہ ہے۔ چونکہ یمن میں ''زیدیہ'' کی سب سے بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ ۱۹۸۶ء میں ''اتحاد الشباب المؤمن'' نامی ایک جماعت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس جماعت کا ہدف اس میں شامل ہونے والوں کو ''زیدی'' مذہب کی تعلیم دینا تھا۔ اس وقت بدر الدین الحوثی بھی اس جماعت کے مدرسین میں شامل تھا جو زیدیہ کے بڑے علماء میں شمار کیا جاتا تھا۔

۱۹۹۰ء میں ''وحدتِ یمنیہ'' وجود میں آئی اور حزبی تعدد کے بالمقابل میدان فتح ہو گیا۔ وہیں سے ''اتحاد الشباب'' ''حزب الحق'' میں تبدیل ہو گئی جو یمن میں زیدی جماعت کی نمائندہ تھی۔ اور حسین بدر الدین الحوثی ایک نمایاں سیاسی قیادت کے طور پر ابھر کر سامنے آیا جو مشہور زیدی عالم بدر الدین الحوثی کا فرزند تھا۔ ۱۹۹۳ء میں پہلی بار پارلیمنٹ کا رکن بنا پھر ۱۹۹۷ء میں دوبارہ منتخب ہو کر پارلیمنٹ میں پہنچا۔

ان واقعات کے ساتھ ساتھ بدر الدین حوثی اور یمن کے دیگر زیدی علماء کے درمیان ایک بے حد سخت اور بڑے اختلاف نے جنم لیا۔ یہ اختلاف ایک تاریخی فتوی کی بابت تھا جس کی یمنی زیدی علماء نے تائید وموافقت کی۔ جن میں سر فہرست اور پیش پیش مجد الدین المؤیّدی تھا۔ اس فتوی میں یہ حکم بیان کیا گیا تھا کہ فی زمانہ امامت کے لیے ہاشمی النسب ہونے کی شرط غیر مقبول ہے، اور یہ کہ یہ شرط تاریخی حالات کے پیشِ نظر تھی، اور یہ کہ اب قوم کو اختیار ہے کہ وہ جس کو چاہے امامت کے لیے چن لے جو اس منصب کے لائق ہو۔ اس

[1] هجر العلم ومعاقله فی الیمن القاضی اسماعیل الاکوع: ١/٤٩١.

کے لیے حسن t یا حسین t کی اولاد میں سے ہونا شرط نہیں۔

بدر الدین حوثی نے اس فتویٰ پر بے حد سخت اعتراض کیا، بالخصوص اس لیے کہ وہ ''جارودیہ'' ❶ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ زیدیہ کا ہی ایک فرقہ ہے جو اپنے افکار میں اثنی عشریہ کے قریب قریب ہے۔ بدر الدین کے حالات نے زبردست پلٹا کھایا۔ چنانچہ اس نے اثنی عشری مذہب کی کھل کر تائید کرنا شروع کر دی۔ بلکہ اس نے ''زیدیہ فی الیمن'' کے نام سے ایک کتاب بھی لکھ ماری جس میں اس نے پوری شرح وبسط کے ساتھ اس بات کو بیان کیا کہ زیدیہ اور اثنی عشری فرقے کئی اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔ چنانچہ زیدیہ سے فکری انحراف رکھنے کی پاداش میں شدید مخالفت کے پیش نظر بدر الدین کو مجبورا تہران ہجرت کرنی پڑی۔ چنانچہ بدر الدین حوثی چند برسوں تک تہران میں ہی مقیم رہا۔ اگرچہ بدر الدین نے یمن کا میدان خالی کر دیا تھا، لیکن اب اس کے اثنی عشری افکار ونظریات تیزی سے پھیلنے لگے۔ بالخصوص صعدہ اور محیطہ کے علاقوں میں۔ اور یہ ۱۹۹۷ء کی بات ہے۔ پھر عین اسی زمانہ میں بدر الدین کے بیٹے حسین بدر الدین نے ''حزب الحق'' سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنی ایک الگ سے جماعت بنا لی۔ ابتداء میں یہ ایک دینی، فکری اور تعلیمی وتہذیبی جماعت تھی۔ بلکہ یہ جماعت سنّی اسلامی اشاعت اور پھیلاؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت کی معاون تھی۔ ❷ حالانکہ یہ سنّی اسلامی جماعت ''حزب التجمع الیمنی للاصلاح'' کی نمائندہ تھی۔ ❸

---

❶ اس کی تعریف آگے آ رہی ہے۔ مؤلف

❷ نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ تعاون حکومت اور نظام کی بہت بڑی خطا تھی۔ اور اس کا سبب اس دشمن کی شخصیت اور اصلیت کا غلط اندازہ کرنا تھا جس سے بچنا چاہیے تھا۔ افسوس کے ایران یہ سب مشاہدہ کر رہا تھا۔ اور وہ حوثیوں اور حکومت کی اس قربت سے فائدے اُٹھائے جا رہا تھا۔ اور اس نے حوثیوں کے علاقوں میں ایرانی صوبے بنا ڈالے جو سراسر ایران کے زیر اثر تھے۔ ایران نے ان علاقوں کی مالی وعسکری ہر طرح کی مدد کی۔ اور ان کے لیے مراکز اور ٹھکانے بنائے۔ (مؤلف)

❸ جب سے عالم کبیر الشیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ نے یمن میں اپنی دعوت کا آغاز کیا تب سے وہاں دعوت سلفیہ بڑی قوت کے ساتھ پھیلنا شروع ہوئی۔ (مؤلف)

لیکن تھوڑا عرصہ بھی نہ گزرا کہ ۲۰۰۲ء کے آغاز میں یہ جماعت حکومت کے خلاف ہوگئی۔ [1]

ابتداء میں یہ جماعت ایک تنظیم یا عملی مجلس کے طور پر تھی۔ اس میں منہج کو جس کی رپورٹ طلباء پر گرمیوں کے اوقات میں پوری کی جاتی تھی، اور تربیتی لیکچرز کو اور معدودے چند فکری وسیاسی سرگرمیوں کو مقدم رکھا جاتا تھا۔ اس طرح یہ جماعت یا علمی مجلس دینی دروس پر مشتمل ہوتی تھی۔ چنانچہ اس میں فقہ، حدیث، تفسیر، عقائد وغیرہ کے دروس ہوتے۔ اس سب کے ساتھ ساتھ دیگر سرگرمیوں کو بھی شامل کیا جاتا۔ جیسے جسمانی ورزش اور خطابت، ترانوں، ڈراموں، ملاقاتوں، اور بحث ومباحثہ، مکالمہ اور انٹرویوز کی تعلیم وغیرہ۔ یہ سب کچھ ایک روزانہ کے پروگرام کے تحت تکمیل پاتا تھا جو تین وقفوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ صبح کے اوقات، دوپہر کے اوقات اور شام کے اوقات۔ [2] سو "الشباب المؤمن" کی تنظیم ۱۹۹۱ء میں بدرالدین حوثی کے حکم پر قائم کی گئی تھی جس کا مقصد و ہدف صعدہ وغیرہ مناطقِ یمن میں زیدی مذہب کے علماء کو اپنے جھنڈے تلے جمع کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ "حزب الحق" کو بھی مضبوط کرنا مقصود تھا جو زیدی مذہب کی نمائندہ تھی۔

بدرالدین الحوثی:

بدرالدین بن امیر الدین حوثی کو جماعت کا روحانی باپ سمجھا جاتا ہے۔ بدرالدین نے ۱۷ جمادی الاولی ۱۳۴۵ھ میں ضحیان میں ولادت پائی اور صعدہ میں پلا بڑھا۔

عمومی اعتبار سے یہ رافضی جبکہ خصوصی اعتبار سے جارودی تھا۔ یہ بات اس وقت کھل کر سامنے آئی جب اس نے اصحاب رسول ﷺ پر زبان طعن دراز کی، اور اس کے اقوال اور رافضی ائمہ کے اقوال میں بے حد تقارب دیکھا گیا۔ کیونکہ جس علمی مدرسہ میں اس نے پرورش

---

[1] قصة الحوثيين۔ از راغب السرجانی.

[2] قراءة فی الجذور الفكرية والدلالات التربوية للحوثية از دكتور احمد الدغشی موصوف نے اپنا یہ مقالہ منتدی الاحمر میں ۲۳ شوال ۱۴۲۳ھ، بمطابق ۱۲/۱۰/۲۰۰۹ء میں پیش کیا تھا۔

پائی وہ مدرستہ جارودیہ ہے جو یمن میں موجود ہے۔ روافض کئی اعتبار سے بدرالدین حوثی پر اثر انداز ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ان میں سب سے ممتاز اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ بدرالدین کا رافضی اثنی عشری شاگرد حسن الصفار مملکت سعودیہ عربیہ میں روافض کا قائد تھا۔

جبکہ اس کا دوسرا اہم پہلو ایران کا اس کو پناہ دینا ہے۔ چنانچہ ۱۹۹۴ء کی گرمیوں کی جنگ میں بدرالدین کا مؤقف علیحدگی کا مؤید تھا۔ اسی وجہ سے جنگ کے فورا بعد بدرالدین کو ایران فرار ہونا پڑا اور ایران نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے گلے سے لگا لیا اور سینہ کھول کر اسے پناہ دے دی۔ بدرالدین کو یہاں پناہ اور حفاظت ملی۔ حکومت ایران نے جہاں تک ہو سکا اس کی نصرت کی اور اسے آباد کیا۔

سو بدرالدین نے ایرانی روافض کے قدموں میں گر پڑنے اور ان کی پناہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھا، بالخصوص جبکہ اس نے اپنی وہ کتاب لکھ ڈالی جس میں اس نے زیدیہ، جارودیہ اور اثنی عشریہ کے درمیان تقارب کے پائے جانے پر تفصیلی اور سیر حاصل گفتگو کی تھی۔

بدرالدین حوثی نے دونوں میں کوئی خاص فرق نہ دیکھا، بالخصوص جبکہ دونوں فرقوں کے وہ بڑے بڑے عقائد باہم ایک دوسرے سے متفق تھے جنہوں نے ان کو اپنے دشمن اہل سنت سے جدا رستے پر ڈال دیا ہوا تھا۔ جیسے اصحاب نبی ﷺ پر سب وشتم کرنا، راویان حدیث پر طعن کرنا۔ ان کے علاوہ وہ عقائد جن میں بدرالدین حوثی نے باہم تقارب ثابت کیا جیسے رب تعالیٰ کی رؤیت کا انکار وغیرہ۔

پھر بدرالدین حوثی نے دونوں فکروں اور معتقدات کے درمیان تقارب وتطابق کی صرف اسی اصل کو بیان کرنے پر اکتفاء نہ کیا، بلکہ الھادی، عبداللہ بن حمزہ، سید حمیدان جیسے روافض کے، بلکہ خود زید بن علی کے ان اقوال کو بھی نظر انداز کر دیا جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان دونوں فرقوں میں جوہری اور بنیادی فرق ہیں۔ تا کہ خود اس کے زیدی ائمہ اور شیوخ جو ثابت کرتے ہیں ان کے برعکس کو ثابت کر سکے۔ [1]

---

[1] التشیع فی صعدة مؤلف عبدالرحمٰن المجاهد:۷۲/۲.

پھر ۱۹۹۶ء میں بدرالدین نے اپنے بیٹوں کے ساتھ مل کر یہ اعلان کرتے ہوئے اجتماعی استعفاء دے دیا کہ اب ہمارا ''حزب الحق'' سے کسی قسم کا کوئی تعلق باقی نہیں۔ بدر الدین نے یہ استعفاء اپنے اور مرجعِ مذہبی مجد الدین المؤیدی کے درمیان شدید اختلاف ہو جانے کے پس منظر میں دیا۔

دونوں کے مابین اختلاف کی وجہ دو باتیں تھیں:

اول:...... منہجی:

جو ان فکری ومذہبی مسائل میں سامنے آتا ہے جن پر حسین الحوثی کے لکھے دروس ومحاضرات میں گفتگو کی گئی ہے جو عام دستیاب بھی ہیں۔ جن میں وہ زیدی مذہب اور اس کے معاصر علماء پر اعتراض کرتا ہے۔ جن میں وہ رافضی شیعہ کے اقوال کی طرف اپنے میلان کا اعلان کرتا ہے۔ جن میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کیا گیا ہے جن میں سرفہرست حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

شیعہ رافضہ کے ان اقوال کی طرف بھی میلان کا اعلان کرتا ہے جن میں ائمہ کی عصمت اور مہدی کی دعوت کا بیان ہے۔ اور اہلِ سنّت کی کتب ورجال اور علمائے حدیث پر حرف گیری ہے۔

دوم:...... تنظیمی:

اس کا اظہار ''حزب الحق'' کی قیادت کے جماعت کی جملہ سرگرمیوں اور اعمال پر روایتی صورت میں قابو پانے اور قبضہ کرنے کی صورت میں ہوا۔ جیسا کہ حسین بدر الدین الحوثی اور ''الشباب المومن'' اس کو دیکھتی ہے۔

''حزب الحق'' سے استعفاء دینے کے بعد بدر الدین حوثی اور اس کے بیٹے ''الشباب المومن'' کی تنظیم سازی کے لیے فارغ ہو گئے۔ ''شباب المومن'' نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اور نوجوانوں کو اکٹھا کرنے اور اپنے ساتھ جوڑنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گئی۔ ان نوجوانوں میں زیادہ تعداد صعدہ کے ہاشمی خاندانوں اور زیدی مذہب سے تعلق رکھنے والوں

صعدہ کے قبائل اور معزز سماجی و معاشرتی افراد کی تھی۔

اب حسین بدرالدین حوثی نے ''شباب المومن'' کی سرگرمیوں کا دائرہ صعدہ سے باہر تک بڑھانا شروع کر دیا، تاکہ دیگر صوبہ جات میں بھی صعدہ جیسے مراکز تعمیر کیے جا سکیں۔ اور وہاں اپنے منظور نظر طلباء کو اثنی عشری عراقی اساتذہ کے ایک مجموعہ کے ہمراہ بھیجا۔ یہ لوگ دوسری خلیجی جنگ اور ان ظالمانہ پابندیوں کے بعد یمن پہنچے جو اقوام متحدہ نے عراق پر لگا دی تھیں۔

"الشباب المومن" کی تنظیمی سرگرمیاں متعدد صوبوں تک پھیلی گئی تھیں۔ جیسے صنعاء، صعدہ، عُمران، حجۃ، ذمار اور المحویت۔ اور ان مساجد و مراکز تک جا پہنچیں جن کو حوثی کے نظریہ کے موافق زیدی مذہب کی تدریس کے لیے قائم کیا گیا تھا۔

"الشباب المؤمن" کی تنظیم نے ''یوم غدیر'' کی مناسبت سے صوبہ صعدہ میں ایسے جلوسوں کا بھی اہتمام کیا جو بعد میں حوثی کے دوست قبائل کے جمع ہونے اور قوت کا مظاہرہ کرنے، اور ہر طرح کے ہلکے، درمیانی اور بھاری اسلحہ کی نمائش کرنے اور واضح چیلنج کے انداز میں شدید فائرنگ کرنے میں بدل گئے۔ اس طرح دوسرے صوبوں میں بھی ''یوم غدیر'' کا منانا حوثی اور اس کی فکر و دعوت سے جدا نہ تھا۔

تنظیم "الشباب المومن" نے متعدد علاقوں میں گرمائی مجالس کے قیام کا بھی اہتمام کیا۔ بدرالدین حوثی ان مجالس کو مذہبی شرعیت کا رنگ دیتا، ان کی خدمات کو سراہتا اور قبائل کو ترغیب دیتا کہ وہ اپنے بچوں کو ان مجالس میں داخل کروائیں۔ [1]

پھر یہ مراکز مختلف صوبوں سے جو زیدی اور الہادوی مذہب کی طرف نسبت رکھنے میں تاریخی اعتبار سے معروف تھے، آنے والے بے شمار طلباء کا قبلہ و مرکز بن گئے۔ اور یہ سلسلہ ''صُعدہ'' سے بڑھ کر متعدد صوبوں اور شہروں تک پھیل گیا۔ جو شیعی زیدی ہادوی مذہب رکھتے تھے۔ یہاں بھی صُعدہ کے نہج پر مراکز کھولے گئے تھے۔

---

[1] "العالم الاسلامی تحدیات الواقع واستراتیجیات المستقبل" (مجلہ البیان کی رپورٹ رافضیت کے سرایت کر جانے کا کڑوا پھل۔ از انور قاسم ص:۳۹۸۔

ان مراکز میں طلباء کی تعداد جاری شدہ بیان کے مطابق اثنی عشری یعنی طلباء کے نام سے صعدہ میں ۱۵۰۰۰ یا ۱۸۰۰۰ تک پہنچ گئی۔

چند سالوں میں ہی مجلس میں درسی حلقوں کی تعداد ۴۳ سے بھی تجاوز کر گئی۔ اور ان مراکز کا سلسلہ صُعدہ سے نکل کر ۹ کے قریب یمنی صوبوں تک پھیل گیا۔ بلکہ خلیجی مما لک جیسے قطر تک جا پہنچا۔ اور پہلی بار مجلس کے جذباتی اور جوشیلے نوجوان ''منہج دراسی'' نامی کتاب تیار کرنے اور اس کو چھپوانے میں کامیاب ہو گئے، اور یہ وہ پہلی جنگاری تھی جس نے اختلاف کی آگ کو بھڑکایا، جبکہ اس سے قبل یہ لوگ معاشرتی و دینی نفوذ کے غیر واضح ہونے کی بنا پر چھپے ہوئے تھے۔ [1]

تنظیم الشباب المؤمن کے سب سے پہلے جنرل سیکریٹری محمد یحییٰ سالم عزان کے بیان کے مطابق مجلس الشباب المومن کے عمومی اہداف مرحلہ وار یہ ہیں:

☆ نوجوانوں کو مختلف معزز علوم کی تعلیم دینا۔

☆ مختلف میدانوں میں نوجوان کے اندر تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے کی رعایت ونگرانی کرنا۔

☆ اخلاقی، روحانی، سلوکی اور تہذیبی اعتبار سے اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کو تیار کرنا، جس سے شعور اور فضیلت کی نشر و اشاعت ممکن ہو سکے۔

☆ ایک طالب کو ''الشباب'' کے دوسرے ساتھیوں پر نگران مقرر کرنا، اور باہمی ایمانی رشتہ کو مضبوط و مستحکم کرنا۔

☆ مسلمانوں میں وحدت ویگانگی کو راسخ و جاگزین کرنا اور ہر اس بات سے دوری اختیار کرنا جو اختلاف کو ہوا دے اور امت کا شیرازہ بکھیر دے۔ [2]

درحقیقت امورِ کی حقیقت اس خوشنما صورت پر باقی نہ رہی اور نہ ہو پائی جیسا کہ محمد عزان نے کوشش کی اور ان کی تسلی دینے کی کوشش کی۔ بالخصوص محمد عزان ان پہلے لوگوں میں

---

[1] قراءة في الجذور الفكرية والدلالات التربوية للحوثية: مؤلف دكتور احمد الدغشي.

[2] دیکھیں: گزشتہ حوالہ میں ۶۲ ستمبر کی اشاعت میں محمد یحییٰ سالم عزان کا مقالہ۔

سے تھا جو ایران گئے اور اس کے ساتھ تعاون کی پینگھیں بڑھائیں۔

ان فقہی وشعوری حلقات اور دروس سے مقصود صالح عقیدہ کی بنیاد پر اس جماعت کی تاسیس تھا، تاکہ وہ بعد میں وہ کرے جس کا اس سے مطالبہ کیا جائے۔ اور بعد میں حالات و واقعات نے جدھر کا رُخ اختیار کیا، اس سب کا اعتماد اسی مرحلہ پر تھا۔ اگرچہ ہم اس بات کی نفی نہیں کرتے کہ فتنوں کو بھڑکانے اور جنگ کے سست عمل کو تیز کرنے میں حسین بدر الدین حوثی کا بڑا اہم اور مرکزی کردار تھا۔

مسلح مقابلہ کا مرحلہ: [1]

یہ دوسرا مرحلہ ہے جس کو ہم "الشباب المومن" کی اعلانیہ مسلح تنظیم کا مرحلہ قرار دے سکتے ہیں۔ پھر یہ جماعت الشباب المؤمن کی بجائے "جماعة الحوثی" کے نام سے معروف ہوگئی۔ اس کا آغاز جون ۲۰۰۴ء سے ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ تنظیم یا اس کا ایک شعبہ عسکری ملیشیات میں تبدیل ہوگیا جو تباہی اور تخریب کاری کا نظریہ رکھتا تھا۔

اس تنظیم نے تقریباً پانچ برس سے کچھ زیادہ عرصہ میں یمنی فوج کے ساتھ چھ جنگیں لڑ ڈالیں۔ جن آغاز ۱۸ جون ۲۰۰۴ء سے ہوا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اگرچہ اس دوران جانبین سے جنگ بندی کے اعلانات بھی ہوئے اور جانبین نے اس کا التزام بھی کیا۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ عموما جنگ میں پہل یا تو یمنی فوجی قیادت کی طرف سے ہوتی تھی یا پھر رئیس یمن کی طرف سے ذاتی طور پر ہوتی تھی۔

پانچویں اور چھٹی جنگ کو دیکھا جائے تو اس میں جنگی کارووائیوں کا دائرہ بہت وسیع نظر آتا ہے کہ یہ صرف صعدہ کے علاقوں تک ہی محدود نہ تھی جیسا کہ گزشتہ چار جنگیں اسی دائرہ تک محدود رہی تھیں۔ بلکہ یہ دونوں جنگیں ان خطوں میں بھی پھوٹ پڑیں جہاں زیدی ہادوی (جارودی) روایات کا پرچم لہراتا تھا۔

---

[1] الظاهرة الحوثية، دراسة منهجية فی طبيعة النشاة وعوامل الظهور وجدلية العلاقة بالخارج، از دکتور احمد محمد الدغشی، مجلة العصر.

گزشتہ چند برسوں میں جماعت الشباب المؤمن کی تحریکِ عمل کے تحت ان علمی مراکز کا دائرہ اطراف وجوانب میں پھیلتا چلا گیا۔ ان میں صوبہ صنعاء کا قریب ترین ضلع، بنی حشیش کا ضلع تھا۔ ان لوگوں نے وہاں بعض حوثی عناصر پر مشتمل ایک نیا جنگی محاذ کھول دیا۔ چنانچہ ان لوگوں نے یمنی فوج کا بے تحاشا خون بہایا۔ اور اس چھٹی جنگ کے شعلوں نے سعودی عرب کے دامن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یہ ایک بہت بڑی پیش رفت تھی۔ اگر بدر الدین حوثی کا پہلے مرحلے میں ایک بڑا اور نمایاں کردار تھا، کیونکہ وہ اس مرحلے کا بلا نزاع رہنما تھا، تو اس کے بیٹے حسین بدر الدین کا دوسرے مرحلے میں ایک ممتاز اور بڑا کردار تھا۔

حسین الحوثی:

حسین بدر الدین بنی ہاشم کی طرف منسوب حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کے گھرانے سے تھا۔ اس کا والد بدر الدین حوثی یمن میں زیدی مذہب کا ممتاز، سر برآوردہ اور مرجعِ علمی عالم تھا۔ جیسا کہ گزشتہ میں ذکر ہوا، ابتدائی اور ثانوی یعنی پرائمری اور سکنڈری تعلیم معاصر تعلیم علمی اداروں سے حاصل کی۔ جبکہ زیدی مذہب کی تعلیم اپنے والد سے اور صعدہ کے علمائے مذاہب سے حاصل کی۔ ایک مستبعد اور خارج از امکان قول یہ بھی ہے کہ حسین بدر الدین نے اپنی یورنیورسٹی کی تعلیم، ایم اے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری یمن سے باہر کے تعلیمی اداروں سے حاصل کی۔

حسین بدر الدین ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۷ء تک صعدہ میں ’’مران‘‘ کے حلقہ سے پارلیمنٹ کا رکن رہا۔ پارلیمانی مدت پوری کرنے کے بعد حسین بدر الدین، دروس اور لیکچرز کے ذریعے اپنے افکار واعتقادات کی نشر واشاعت میں لگ گیا۔ مختلف خطوں اور علاقوں کے دعوتی سفر کیے۔ تنظیم ’’الشباب المؤمن‘‘ کی قیادت سنبھالی اور اس کی شاخوں کی تشکیل کی، حوزات اور ان کے ماتحت مساجد کی تعمیر کی۔

حسین بدر الدین جن افکار، آراء اور مسائل کو اُٹھایا کرتا تھا، اس مرحلہ پر وہ سب کھل کر سامنے آنے لگا۔ چنانچہ زیدی علماء، اور مذہب کی کتب وآراء پر حسین بدر الدین حوثی کی

دست درازی، ظلم وستم اور حملہ آوری کھل کر سامنے آ گئی۔ حسین اپنے تئیں خود کو مذہب کے علوم وتعالیم کا مجدد و مصلح مانتا تھا۔ حتیٰ کہ حسین نے حدیث اور اصول کی کتابوں کا مذاق اڑانا اور حضرات صحابہ کرام اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین پر سب وشتم کرنا شروع کر دیا۔ حسین بدر الدین کے اس جارحانہ اور ظالمانہ رویے نے علمائے زیدیہ کو ''الامۃ'' نامی ایک رسالہ کے جاری کرنے پر مجبور کیا جو ''حزب الحق'' کا ترجمان تھا۔

حسین بدر الدین رافضی عقائد سے متاثر تھا اور ان کے اثنی عشری مذہب کی طرف مائل بھی تھا۔ وہ اپنے لیکچرز میں اکثر ایرانی انقلاب، امام خمینی اور نجف اور قم میں شیعی مرجعیت کی بے حد تعریف کرنے لگا۔

پھر حسین بدر الدین نے لبنانی شیعی جماعت ''حزب اللہ'' کی بھی تائید کرنا اور اس سے متاثر ہونا شروع کر دیا۔ اور کبھی کبھی کسی مرکز میں اپنے جھنڈے لہراتا، اور ''اللہ اکبر''، ''اسرائیل مردہ باد'' اور ''امریکہ مردہ باد'' اور ''فتح اسلام کی ہوگی'' کے نعرے بھی بلند کرتا۔ تا کہ تنظیم کے نوجوان اور پیروکاروں کے جذبات میں گرم جوشی پیدا ہو۔ حسین مختلف علاقوں میں یہ نعرے بازی جمعہ کی نماز کے بعد کیا کرتا تھا۔ بالخصوص صنعاء کی مسجد جامع کبیر اور دیگر جامع مساجد میں اس کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

اگرچہ حکومت نے حسین کے معمولات اور تصرفات پر بہت سختی کر رکھی تھی۔ لیکن اس کی مالی امداد بند نہ کی۔ [1] اور اس کے بالمقابل اس کو اس بات کا قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ اپنے افکار ونظریات ترک کر دے، اور مذہبی، فرقہ وارانہ اور نسلی فسادات برپا کرنے اور فتنے بھڑکانے بند کر دے۔ حکومت کے نزدیک حسین بدر الدین کے افکار ونظریات فتنہ پرور اور ملکی قانون ودستور کے خلاف خروج شمار ہوتے تھے۔ اس غرض کے لیے حکومت نے زیدی مذہب کے علماء، اہم ہاشمی شخصیات، علماء دین اور قبائل کے مشائخ پر مشتمل متعدد ثالثی وفود حسین بدر الدین کے پاس بھیجے تا کہ وہ اس کو اس کے نظریات سے باز رکھنے کی کوشش

[1] بے شک یہ حکومتی غلطی تھی جس کی اسے بعد میں بڑی بھاری قیمت چکانی پڑی۔ (مؤلف)

کریں۔لیکن حسین نے کوئی بھی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے نوجوانوں کو مسلسل بھڑکاتا رہا جن کی عمریں ۱۵ سے ۲۵ برس کے درمیان تھیں۔ اور اکثر مساجد میں بالخصوص جمعہ کی نمازوں کے بعد اسرائیل اور امریکہ کے خلاف شدید نعرے بازی کر کے اپنے دینی وسیاسی وزن کا اظہار کرتا۔اور ایک مظاہرے میں نوبت اس حد تک پہنچ گئی کہ امریکی سفارت خانے کی طرف مارچ کے دوران تنظیم کے متعدد نوجوان قتل ہو گئے۔ یہ ۲۰۰۳ء میں جنگِ عراق کے دوران کا واقعہ ہے۔

اب حکومت اور حوثی کارکنوں کے درمیان کھلا تصادم اور ٹکراؤ شروع ہو گیا تھا۔

اسی دوران حسین بدر الدین الحوثی نے ''جبالِ مران'' میں خود کو اور اپنی تنظیم کو مضبوط کرنا شروع کر دیا جو اس کی جنم بھومی اور مذہبی ولاء کا گڑھ تھا۔چنانچہ حسین نے تربیتی کیمپ قائم کیے اور اپنے پیروکاروں کو اسلحہ سے لیس کیا اور قطعی حفاظتی اقدامات اٹھائے۔ اب یوں لگتا تھا کہ وہ جنگی مقابلے کے لیے بالکل تیار ہے۔

حسین کے بالمقابل حکومتی تیاریوں کی صورت یہ تھی: ملیشیا فوجی دستوں کا قیام، دفاع کو مضبوط کرنا، اسلحہ فراہم کرنا اور مال تقسیم کرنا۔

حسین کے جواب نہ دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس بات کی قرار داد منظور کر لی گئی کہ حسین کا سخت محاصرہ کیا جائے تا کہ وہ ہتھیار ڈال کر گرفتاری دے دے۔جس وقت محاصرہ شروع ہوا حسین نے حکومتی فوج کے ساتھ مسلح مقابلہ شروع کر دیا اور حکومت کو بھی قتال پر مجبور کر دیا حالانکہ حکومت کی طرف سے ایسی کسی پالیسی کا بالکل اعلان نہ تھا۔

اس دوران ثالثی وفود بھی آتے جاتے رہے لیکن وہ حسین کو گرفتاری دینے پر آمادہ نہ کر سکے۔ اس وقت جیسا کہ بعد میں ظاہر ہوا، حکومت نے جان لیا کہ معاملہ ان کے قابو سے باہر نکل گیا ہے اور کل کے اس حلیف نے آج ایک گہری سازش رچائی ہے۔ چنانچہ امن فوجوں اور لشکر نے علاقے کا سخت محاصرہ کر لیا۔ اور ۱۸ جون کو قلعہ بند حوثی کارکنوں سے مسلح جنگ کا آغاز کر دیا، البتہ اس سے قبل فوجیوں کو حوثیوں کی بار بار کی زیادتیوں اور چیرہ دستیوں کا بھی

سامنا کرنا پڑا تھا۔ ادھر ذرائع ابلاغ میں یہ بحث چھڑ گئی کہ حسین بدرالدین نے امامت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ ایک قول یہ بھی تھا کہ وہ مہدیت کا جبکہ بعض کے مطابق وہ نبوت کا مدعی تھا۔ یہ بحث مجلس کے اخبارات اور حکومتی ذرائع ابلاغ کی طرف سے تھی جس میں حسین بدرالدین پر ایک سرکش انسان کا اور شریعت سے خروج کرنے کا حکم لگایا گیا تھا۔ ❶

حوثیہ تحریک والوں کے عقائد کیا ہیں؟

حوثیہ: ...... یہ دراصل جارودی جماعت ہے جو ابو جارود زیاد بن منذر ہمدانی کی طرف منسوب ہے۔ ایک قول ان کے ثقفی کوفی الاعمی ہونے کا بھی ہے۔ امام باقر نے اس کو ''سرحوب'' یعنی ''اندھے شیطان'' کا لقب دیا تھا۔ یہ سمندر میں رہنے والا ایک جانور ہے۔ جیسا کہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ ❷

> ''جارودیہ'' یہ زیدیہ کے فرقوں میں سے واحد فرقہ ہے جس پر ''رفض'' کا حکم لگایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اصحاب رسول ﷺ کی تکفیر اور ان پر لعن طعن کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ امامیہ کے شیخ المفید نے زیدیہ کے فرقوں میں سے صرف جارودیہ کو ہی شمار کیا ہے۔'' ❸

شیخ محمد بن عبداللہ الامام کہتے ہیں:

> ''جارودیہ کی اس بات پر نص ہے کہ خلافت میں جناب علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر مقدم ہیں۔ جارودیہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ جارودیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد امامت کو ان کی بیٹوں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں ہی منحصر مانتے ہیں۔ جارودیہ کا دعویٰ ہے کہ حضرت

---

❶ العالم الاسلامی تحدیات الواقع واستراتیجیات المستقبل. (مجلة البیان کا مقاله) ثمار التغلغل المرة:از انور قاسم ص :٤٠٠.

❷ دیکھیں: "رافضة الیمن علی مرالزمن" مؤلف محمد عبدالله الامام:ص١٢٧-١٢٥.

❸ دیکھیں کتاب: "اوائل المقالات" للشیخ المفید ص:٣٩.

حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی امامت کی نص خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جبکہ بعض جارودیہ عقیدۂ رجعت کے بھی قائل ہیں۔ یعنی ان کے نزدیک ان کے بعض ائمہ قیامت سے پہلے دنیا میں لوٹ کر آئیں گے۔ بعض جارودیہ کے نزدیک عورتوں کے ساتھ متعہ کرنا جائز ہے۔ اور یہ سب اس بات کی قوی دلیل ہے کہ جارودیہ کے عقائد شیعہ امامیہ اثنیٰ عشریہ کے عقائد سے ملتے جلتے ہیں۔'' [1]

جارودیہ:

یہ شیعہ زیدیہ کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ حوثیہ بآواز بلند اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ زیدی مذہب کی طرف منسوب ہیں۔ اور ان کی ولاء زیدیہ کے لیے ہے۔ اور ان کی ساری سرگرمیاں زیدیہ کے لیے ہیں۔ [2]

چونکہ یہ لوگ ظاہر میں زیدیہ کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں اور اپنے عقائد اور عمل کی بنیاد شیعہ امامیہ اثنی عشریہ کے عقائد پر رکھتے ہیں، تو عام اور ادنی احوال میں حوثیہ کو طائفۂ جارودیہ کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ بعض ایسے اعمال کا بھی اہتمام کرتے ہیں جو شیعہ اثنی عشریہ کے ساتھ خاص ہیں۔

اب بات یوں صاف ہوتی ہے کہ حوثیہ کا جارودیہ سے اثنی عشریہ فرقہ کی طرف فکری انتقال، پہلے حوثی منہج کی طرف دیکھتے ہوئے اور ۱۹۹۷ء میں ایران کی طرف سفر کرنے کے بعد، اور اس طرح حوثی اپنے پیروکاروں کو جو دروس دیا کرتا تھا ان پر مطلع ہونے اور زیدی مذہب کی طرف خود منسوب کرنے کے اعلان کی طرف دیکھتے ہوئے، یہ فکری انتقال یمن میں زیدی مذہب کے پیروکاروں کو اپنی طرف مائل کرنے کی قبیل سے ہے۔ اور اس فکری انتقال

---

[1] دیکھیں کتاب: الرافضة على مرالزمن: مؤلف محمد بن عبداللہ الامام ص: ۱۲۷۔

[2] دیکھیں کتاب: الحوثية فی اليمن الاطماع المزهبية فی ظل التحولات الدولية'' لجنة المتحققين، ص: ۱۲۷۔

کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے تا کہ حکومتی نظام کی مخالفت، اہل سنت کی مخالفت اور حوثی منہج کے مخالف زیدیہ کے خلاف تیاری کرنے کے لیے اپنے لیے کوئی سہارا اور آسرا تلاش کر سکیں۔ ورنہ اگر حوثیہ زیدی مذہب سے اعلانیہ براءت کا اظہار واعلان کر دیتے تو انہیں اپنے زیدی پیروکاروں کے درمیان جن کو حوثی نے دھوکا دے کر اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا، ایک عوامی پلیٹ فارم نہ ملتا۔

تنظیم "الشاب المؤمن" کی تاسیس کے اسباب:

حوثی یہ تنظیم بنا کر مندرجہ ذیل اہداف حاصل کرنا چاہتا تھا:

☆ زیدی مذہب کے علماء پر تسلط قائم کرنا اور ان کو اپنا ماتحت بنانا۔

☆ سنّی تحریکوں اور جماعتوں جیسے "حزب التجمع الیمنی للاصلاح" وغیرہ کے خلاف اپنی جارحانہ اور مسلح کاروائیوں کو تیز کرنا۔

☆ پھیلتی اور بڑھتی ہوئی دعوتِ سلفیہ کے درپے ہونا اور اس کے آڑے آنا۔ یمنیوں کی صفوں میں دعوتِ سلفیہ روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔ بالخصوص (حوثیوں کے مرکز) صُعدہ کے قریبی شہر "دمّاج" کو شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ کے دور میں اور ان کے دماج میں ہوتے ہوئے۔ دعوت سلفیہ کی نشر واشاعت کا اہم ترین مرکز سمجھا جاتا تھا۔ اور آج بھی ان کے بے شمار شاگرد دمّاج میں موجود ہیں۔

☆ امامیہ نظریات کو پھیلانا جن کو بدرالدین حوثی ایران میں اپنے چند سالہ قیام کے بعد وہاں سے لے کر یمن میں آیا تھا۔

☆ سعودی عرب کی حدود پر ایک طاقتور شیعی تنظیم ایجاد کرنے کی کوشش کرنا خاص طور پر ان علاقوں میں اسماعیلی شیعوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا، تا کہ مملکت سعودیہ عربیہ کے امن کو براہِ راست خطرے میں ڈالا جا سکے جس کو حوثی اور اس کے سر برآوردہ کارکن اس خطے میں ایرانی رافضیت کے پھیلنے کی راہ میں سب سے بڑا خطرہ اور اکیلا مزاحم ملک سمجھتے تھے۔

بدر الدین حوثی کی رب تعالیٰ کی جناب میں بے ادبیاں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ﴾ (آل عمران: ۱۰۰)

''مومنو! اگر تم اہل کتاب کی کسی جماعت کا کہنا مانو گے تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے۔''

بدر الدین حوثی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''تب پھر امت اپنی تاریخ میں قرآن کی محتاج ہے۔ اور وہ ان کے درمیان قائم ہے۔ لیکن اس کا رسول۔ کیا اللہ کا رسول اس زمانہ میں موجود ہے؟ تو پھر اے اللہ! تو ہمیں کسی لیے ضائع کر رہا ہے؟ کیا تم نے امت کو اپنا رسول ۲۳ یا ۲۵ برس کے قلیل عرصہ تک کے لیے ہی دیا تھا؟ اور اس وقت جب کہ امت کی تعداد چند ہزار سے متجاوز نہ تھی، تو انہیں اپنا رسول دیتا ہے جو سب رسولوں اور نبیوں کا سردار ہے لیکن پھر بعد میں ہمیں ضائع کر دیتا ہے۔ سو تو ہمیں نشانیوں کی ہدایت نہیں دیتا، ہمارے لیے نشانیاں مقرر نہیں کرتا اور نہ نشانیوں کی طرف ہماری راہ نمائی کرتا ہے جو ہمارے درمیان تیرے رسول کے خلفاء بن کر قائم ہوتے۔ تیری رحمت اور سلامتی ہو اس رسول پر۔ وہ لوگوں کو اس کی ہدایت کے ساتھ ہدایت دیتے اور اس کے معیارات اور مبادیات کو عملی جامہ پہناتے، اور لوگوں کو اس کی سیرت پر چلاتے اور لوگ ان کے گرد جمع ہوتے۔''

بے شک رب ذوالجلال کی ذات بابرکات کے بارے ایسی بات علی الاطلاق کہنا ہرگز بھی جائز نہیں۔ وگرنہ یہ بات اس کی رحمت کے منافی ٹھہرتی۔ ہم رب تعالیٰ کی کتاب میں صاف پڑھتے ہیں:

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ: ۱)

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

اور

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ ①﴾ (البقرہ: ۱)

''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٓمّٓ ''

کیا سب سورتوں کے آغاز میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے کلمات موجود نہیں۔ جن میں ''رحمٰن'' اور ''رحیم'' کے صیغے ہیں جو دونوں کے دونوں رحمت میں مبالغہ کے معانی کو بیان کرتے ہیں۔

پھر اس کلام کی شرح میں طول بیانی سے کام لیتے ہوئے حوثی کہتا ہے: اگر ہم اس بات کو اللہ کے حق میں جائز قرار دے دیں تو پھر اس کی رحمت کدھر گئی؟ کہ وہ جزیرۂ عرب کے باشندوں کے لیے ۲۳ برس تک کو اس بات کا اہتمام کرے اور یہود کے سامنے جو کمزور بدو باشندے تھے، جن کے سامنے یہ بڑا اور سنگین خطرہ بھی نہ تھا۔ پھر ان کا نبی وفات پا جاتا ہے، اور وہ اپنی ہدایت، رحمت اور شفقت کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔''

حوثی آگے کہتا ہے: ''یہ رہی جنت اور جہنم۔ اب اللہ اپنی ہدایت اور رحمت کا دروازہ بند کر دینے کے بعد اس جہنم کو مزید بھڑکائے چلا جا رہا ہے۔ کیا یہ بات رب تعالیٰ کے شایان شان ہے؟ یہ بات اللہ تعالیٰ کے بالکل شایان شان نہیں۔ اور نہ تمہیں اس بات کا اعتقاد رکھنا ہی جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ امت اپنی طبیعت اور واقع میں اس بات سے خالی نہیں رہ سکتی حتیٰ کہ وہ باطل کے طریق پر چلی جا رہی ہو، باطل کی نشانیوں کی محتاج ہو۔ وہ ہرگز بھی اس سے خالی نہیں رہ سکتی۔ تم نشانیوں کے بغیر اپنی ذہنیت میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ تم اس سے روگردانی کرو۔ لیکن تم اس کی طرف از خود رجوع کرو گے۔ کیا یہ حاصل نہیں ہو رہا؟''

حوثی اس مسئلہ پر مزید گفتگو کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: ''لوگ ایسی نشانیوں کے محتاج ہیں جو ان کی قیادت کریں۔'' پھر سننے والوں کو اس نتیجہ تک لے جاتا ہے کہ ''عترت'' یہ اعلام اور نشانیاں ہیں۔'' چنانچہ حوثی کہتا ہے: ''وہ دونوں بالفصل ثقلین ہیں جن کے بغیر چارہ نہیں۔ اور وہ دونوں کتاب اللہ اور عترت ہیں۔'' جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ اَنۡتُمۡ تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتُ اللّٰہِ وَ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلُہٗ ؕ﴾ (آل عمران: ۱۰۱)

''(اور تم کیوں کر کفر کرو گے) جبکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں۔''

تم میں اللہ کے وہ رسول موجود ہیں جو سید البشر ہیں، جن کے بارے میں رب تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

﴿عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾﴾

(التوبة:۱۲۸)

''تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور وہ تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں (اور) مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔''

اور وہ ایک عَلَم (نشانی) ہیں۔

رہے ہم، تو رسول اللہ ﷺ کی عترت کیا وہ کم نہیں ہے، لیکن کافی ضرور ہے، ہم اس قلیل سے جو کافی ہو، بے رخی نہ برتیں گے۔''

آگے لکھتا ہے: ''جب ہم ثقلین پر ایمان نہ رکھیں گے تو ہم ذلیل ہی رہیں گے اور زمانہ جتنا ہو سکے گا طول پکڑتا رہے گا۔ اور ہم ہرگز بھی عزت وقوت اور شوکت وسطوت حاصل نہ کر پائیں گے۔ اور نہ ہم اسلام کی خدمت میں کچھ بھی پیش کر سکیں گے۔''

حوثی کے بیان کے مطابق ''عترت'' کی تعریف یوں ہے: ''کیا یہ دین کے ہر میدان میں اور زندگی کے بھی ہر میدان میں ضلالت وگم راہی سے ''صِمام امان'' [1] نہیں۔ [2]

---

[1] صمام امان: شیشی کی وہ واٹ جو مقررہ درجہ حرارت سے زیادہ دباؤ کے بڑھنے سے خود بخود کھل جاتی ہو۔ القاموس الوحید ص: ۹۴۳۔ یعنی عترت رسول ﷺ گمراہیوں کے سیلاب کے آگے بند ہے۔

[2] دروس من هدى القرآن الكريم سورة آل عمران، الدرس الاوّل، حسین بدرالدین حوثی کا ایک لیکچر ص:۸ تاریخ ۸ جنوری ۲۰۰۱ء۔

اس مقام پر بدرالدین حوثی ''عترت'' تک امامیہ کے فکر ونظر اور نظریہ وعقیدہ کے واسطے سے پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیونکہ یہی وہ نقطہ ہے جس پر امامیہ اور جارودیہ دونوں متفق ہیں۔ چنانچہ امامیہ کے نزدیک بطور اسم کے یہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں، اور جارودیہ کے نزدیک بطور وصف کے یہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بدرالدین حوثی کے اس نظریے کے بنیاد کی دلیل اس کا یہ قول ہے: ''اگرچہ اس عبارت میں ادب کا پہلو مفقود ہے لیکن اس لیے ہم جان اور سمجھ لیں، ہم مظلوم ہیں۔'' ہماری وضعیت اس شخص کی وضعیت کے جیسی نہیں جو نبی کریم صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ کے دورِ مبارک میں تھا۔ اور ہم ایک زیادہ طویل زمانے میں ہیں۔ ہمارے سامنے وہ دشمن ہے جو زیادہ خبیث اور زیادہ طاقتور ہے۔ کیا یہ حاصل نہیں ہوا؟ اور کاش کہ ہم یہ چاہتے کہ اللہ سے مطالبہ کریں۔ اور اگر یہ معلوم نہ ہوتا کہ مسئلہ کفایت کا ہے تو ہمارے لیے یہ کہنا ممکن تھا کہ قضیہ الٹ ہو گیا ہے۔ گویا کہ کیا اللہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیسویں صدی میں لائیں گے جو سختی اور مصیبتوں کا وقت ہے؟ لیکن نہیں۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ یہ مسئلہ کفایت کا اور کفایت سے بھی اوپر کا ہے۔ کہ رسول کی عترت ان میں موجود ہے جو کافی ہے اور کافی سے بھی زیادہ ہے۔ اور وہ امت کے لیے اَعلام یعنی نشانیاں بننے کے لیے کافی ہے۔

حوثیوں کا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں موقف:

حوثی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ بدرالدین حوثی کہتا ہے: ''میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر پر ایمان رکھتا ہوں کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی تھی۔ [1]

حسین بدرالدین حوثی کہتا [2] ہے: قطان کی کتاب ''علوم القرآن'' پڑھیے۔ [3] تاکہ

---

[1] جیسا کہ ابوجعفر مجوت متشیع نے اس کے بارے میں اس سے ہونے والی ملاقات کا احوال سناتے ہوئے بیان کیا ہے۔ دیکھیں شیعی ویب سائٹ ''المعصومین الاربعة عشر.''

[2] دروس من هدى القرآن الكريم: سورة آل عمران ص:١٣

[3] اگر حسین حوثی کا علم وفہم اور بحث وتحقیق سے ذرا سا بھی تعلق ہوتا تو ہم اس کو ایسا جواب دیتے جو اس کتاب کے ہر شبہ کو ختم کر دیتا۔ لیکن اس جیسے بدعقل کا حقائق و وثائق کے فہم، استیعاب اور ان کا سامنا کرنے سے (جاری ہے)

آپ کو معلوم ہو سکے کہ قرآن کریم نے کن کن بھونچالوں کا سامنا کیا ہے۔ اگر قرآن کریم خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے محفوظ نہ ہوتا تو اس میں اور بھی کئی سورتیں داخل ہو چکی ہوتیں۔ ایک معاویہ کی طرف سے، ایک عائشہ کی طرف سے، ایک ابوبکر کی طرف سے، ایک عمر کی طرف سے اور ایک عثمان کی طرف سے۔ ❶ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن کی حفاظت فرمائی۔ کس کے لیے اس کی حفاظت کی؟

حتیٰ کہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ان سے بھی اس کو محفوظ رکھا تاکہ یہ قرآن ہم تک سالم ونظیف پہنچ جائے۔

میرا اعتقاد ہے کہ اللہ نے اس قرآن کو ان لوگوں تک سے محفوظ رکھا کہ جو رسول ﷺ کے زمانہ میں موجود تھے۔ کیونکہ ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد قرآن کے لیے کئی خطرات پیدا کر دیے تھے۔ ان میں ایک (معاذاللہ) معاویہ تھے۔ کیا وہ نبی کریم ﷺ کے معاصر نہیں تھے؟! کیا وہ صحابی نہیں تھے؟ کیا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ صحابی نہیں تھے؟ کیا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور (سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) صحابہ میں سے نہیں تھے؟ ❷

حسین بدرالدین حوثی مزید ہذیان بکتے ہوئے کہتا ہے: لیکن حاصل کیا ہوا؟ اے مخاطب! ذرا جناب علی کے بارے میں جھک مارنے سے بچ۔ ہمیشہ بچ۔ صرف علی کے بارے میں بات کرو۔ خبردار اہلِ بیت کے بارے میں نازیبا نہ کہنا، پھر خبردار کہ اہل بیت کے

(سابقہ حاشیہ) کیا واسطہ۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ حسین قطّان کی کتاب کے نقائص بیان کرتا جس کو وہ سرے سمجھا ہی نہیں، اس کے لیے مناسب تھا کہ وہ اپنے بڑوں کی کتابیں پڑھتا، اور کتاب الکافی سے لے کر ''بحارالانوار'' تک کی مراجعت ومطالعہ کرتا۔ کاشانی اور بحرانی کی کتاب التفسیر پڑھتا۔ اور طبرسی کی کتاب ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' کو دیکھتا، تاکہ اسے نظر آ جاتا کہ کیسے خوبصورت اور واضح طور پر اللہ کی کتاب میں مزین وآراستہ کر کے اور خوشنما کر کے تحریف کی گئی ہے۔ (مؤلف)

❶ اس کے منہ میں خاک۔ اللہ ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو۔

❷ دروس من هدى القرآن الكريم، سورة آل عمران، الدرس الاوّل، یہ لیکچر حسین بدرالدین الحوثی نے 8 جنوری ۲۰۰۱ء کو دیا۔ دیکھیں کتاب ہذا کا ص نمبر ۹۔

بارے کچھ نازیبانہ کہنا۔صرف انہی کے بارے باتیں کرو۔''

لیکن افسوس کہ یہ حسین بدر الدین عین اسی وقت ان دوسرے حوثیوں کو نہیں دیکھتا جو دن رات مساجد و مدارس میں، جامعات ومَعاھد میں، ٹیپ ریکارڈرز میں، گرجوں میں، عربی زبان میں، ریڈیو میں، اخباروں اور رسالوں میں جناب ابوبکر وعمر وعثان رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کا بازار گرم رکھتے ہیں۔

خبردار صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بدزبانی سے بچو!!

خبردار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں سب وشتم سے بچو!! [1]

پھر تیسرے یا چوتھے لیکچر کے بعد حسین کہتا ہے کہ: ''اہل بیت کے بارے میں اس قدر گفتگو کافی ہے۔'' کیا یہ حد درجہ کی گھٹیا حالت نہیں؟!!

جبکہ دوسرے اس کے برعکس ہیں! تم نے سنّیوں کو کب یہ کہتے سنا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اس قدر گفتگو کافی ہے؟ یا تم نے ہمیں صحابہ سے مشغول کر دیا؟ بلکہ اس کے برعکس سنّی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ گفتگو کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ذرا دونوں طبقوں میں اس عظیم فرق کو ملاحظہ کیجیے۔کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم سنّی حضرات کے نزدیک کسی بڑی گمراہی میں گرفتار ہیں۔ ان کے نزدیک اس بات کے محتاج ہیں کہ ان پر روشنی ڈالی جائے،مگر وہ اس سے بے نیاز ہیں۔ضرورت ہے کہ ان کے بارے میں زیادہ سے زیادہ گفتگو کی جائے۔جبکہ سنّی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے بہت زیادہ اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں کرتے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں، اور نہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں اور نہ یہ ممکن ہے۔ پھر بھی وہ یہ باتیں کثرت کے ساتھ کرتے ہیں۔'' [2]

[1] یہ مسکین بے چارہ یہ نہیں جانتا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بلکہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ ہم جب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ کرتے ہیں ان میں سرفہرست جناب علی رضی اللہ عنہ کا نام نامی اسم سامی ہوتا ہے۔ اور جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع کرتے ہیں تو سب سے پہلے جناب علی رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے ہیں۔لیکن حسین جیسے کور فہموں کو عقل وخرد اور علم سے کیا واسطہ!

[2] دروس من هدى القرآن الكريم ص: ١٢.

حسین بدرالدین کہتا ہے:

''دوسرے بھائیو کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے، چاہے وہ یمن کے ہوں یا یمن سے باہر کے ہم خاموش رہتے ہیں۔ باوجودیکہ ان دونوں حضرات یعنی حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ خطا کار، نافرمان اور گمراہ تھے۔'' ❶

حسین بدرالدین کہتا ہے:

''سلف صالحین'' نے امت سے کھلواڑ کیا، امت پر ظلم کی بنیاد رکھی ان کی وحدت کو پارہ پارہ کیا۔ ''سلف صالحین'' کا لفظ بولنے والے کے ذہن میں سب سے نمایاں جو شخصیت ابھرتی ہے وہ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ، عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی ہے۔ یہ ہے سلف صالحین کی نوعیت، اور یہ کمزور بھی ہے۔'' ❷

حسین بدرالدین یہ بھی کہتا ہے:

''اس امت کی ہر برائی، اس میں ہونے والا ہر ظلم، ہر مصیبت جس میں یہ امت گرفتار ہوئی اس سب کی پوچھ (معاذ اللہ) ابوبکر، عمر اور عثمان سے ہوگی۔ اور بالذات عمر سے (نعوذ باللہ) ہوگی۔ کیونکہ اس ساری کارروائی کو ترتیب دینے والے وہی ہیں انہوں نے ہی اس سب کارروائی کو مرتب کیا ہے اور یہ سارا لائحہ عمل تیار کیا ہے جو ابوبکر سے متعلق ہے۔'' ❸

حسین بدرالدین یہ بھی کہتا ہے:

''اس بیعت ❹ کا شر آج تک چلا آ رہا ہے۔ مراد سقیفہ بنی ساعدہ میں جناب

❶ دروس من هدى القرآن الكريم سورة المائده: الدرس الرابع. تاریخ درس سولہ جنوری ۲۰۰۲ء۔
❷ دروس من هدى القرآن الكريم سورة آل عمران الدرس الثانی ص: ١٤ بتاریخ نو جنوری ۲۰۰۲ء۔
❸ دروس من هدى القرآن الكريم: سورة المائده، درس اوّل بتاریخ تیرہ جنوری ۲۰۰۲ء۔
❹ اس بیعت کے آثار میں سے بعد میں جناب علی رضی اللہ عنہ اور جناب حسن رضی اللہ عنہ کو خلافت کا ملنا بھی تو ہے۔ کیا (جاری ہے)

ابو بکر کی خلافت کی بیعت ہے۔ ہم مسلمان آج تک اس بیعت کے برے اثرات کو بھگت رہے ہیں۔'' ❶

حسین یہ بھی کہتا ہے:

''یہ اُمت نسل در نسل ہر سال اور زیادتی پستی میں گرتی چلی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ یہود کے قدموں میں آ گری۔''

اس کا سلسلہ دورِ ابی بکر سے شروع ہوا اور آج تک جاری و ساری ہے۔ ❷، ❸

❀❀❀❀❀

(بقیہ حاشیہ) اس کو بھی سقیفہ بنی ساعدہ کی بیعت کے شرور کا تسلسل و استمرار کہیں گے؟!!

❶ دروس من هدى القرآن الكريم، سورة المائدة، درسِ اوّل تاریخ، ۱۳ جنوری ۲۰۰۲ء.

❷ دروس من هدى القرآن الكريم، سورة المائدہ۔ درس اوّل بتاریخ ۱۳ جنوری ۲۰۰۲ء

❸ پر یہ تو وہ امت ہے جس نے اسلام کو بزرگی دی، اس کی عمارت کو مضبوط کیا، اور اسی امت نے کسریٰ کے محلات زمین بوس کیے، اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی، اس امت نے لوگوں کو جوق در جوق اسلام میں داخل کیا۔ یہی وہ امت ہے جس کی فتوحات کا دائرہ چین کے شمال سے لے کر اندلس کے شمال اور بلقان کے قلب تک جا پھیلا۔ اسی امت نے حدودِ اسلام کی حمایت کی حفاظت کی اور صلیبیوں اور تاتاریوں کو شکست دی۔ اے حوثی! صرف تم ہی ہو جو اس امت سے جاہل و ناواقف ہے۔ پوچھنا ہے تو اپنے رب سے پوچھ کہ اپنے وقت پر تیری امت کہاں تھی؟

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے حسین بدرالدین الحوثی کے چند اقوال

حوثی صغیر کے اقوال کے یہ چند نمونے پیش کیے جا رہے ہیں جو ہم نے اس کی تحریروں سے لیے ہیں۔ البتہ ان کی غلطیوں کو اس طرح چھوڑ دیا جیسا کہ وہ اپنے مآخذ میں درج نہیں۔ یہ اقوال اس جماعت کے سربراہ کی گھٹیا اور پست علمی سطح کی آئینہ دار ہیں۔ جبکہ ان اقوال کا اسلوب بھی بڑا ہی عامیانہ ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ بھلا وہ جماعت کیونکر سلامت رہ سکتی ہے جس کی قیادت خود ہی اس کو موت کے گھاٹ اتارنے لیے جا رہی ہو۔ اور حسین حوثی نے ایسا کر بھی دکھایا۔ لیجیے، ملاحظہ کیجیے۔

☆ ہم جانتے ہیں جن کو ہم تعلیم دیتے ہیں [1] اور علم کا حامل بناتے ہیں کہ [2] عالم اور علم کے نام پر خود پر اور امت پر کس قدر برا کر رہے ہو۔ جس وقت ان لوگوں نے ویسی ہی آوازیں بلند کیں جیسی کہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، یزید کے ادوار میں بلند کی جاتی تھیں۔ اور امت کی پوری تاریخ میں آج تک ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ ہم ان کو کہتے ہیں: دیکھو دیکھو! تم لوگوں نے ہمیں ان کی خاطر دھوکا دیا تو انہوں نے ہمیں یہود کی خاطر دھوکا دیا۔ [3]

جیسا کہ تم لوگ ہمیں کہا کرتے تھے کہ ہم چپ رہیں۔ سو تم بھی چپ رہو اور اس بادشاہ

---

[1] موصوف یہاں "مَنْ نُعَلِّمْ" کی بجائے "مَنْ نَتَعَلَّمْ" لکھتے ہیں یعنی ہم سیکھتے ہیں۔

[2] موصوف نے یہاں "مَا يَجنِي" کی جگہ "مَا تَجْنِيْ" لکھا ہے۔

[3] موصوف یہاں دَجَّنَ کا صیغہ استعمال کر رہے ہیں جبکہ باب تفعیل سے یہ مادہ آتا ہی نہیں۔ شاید وہ دَاجَنَ کہنا چاہتا تھا جس کا معنی ہے کسی کو دھوکا اور فریب دینا۔

یا اس پیشوا یا اس خلیفہ یا اس سربراہ کے خلاف ایک کلمہ بھی نہ بلند کرو۔ اور آج یہ لوگ ہمیں یہ کہہ رہے ہیں: چپ رہو اور امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نہ بولو۔ [1]

☆ حقیقت اس بات کی گواہ ہے کہ (سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو خیبر میں شکست ہوئی۔ یہ شکست آپ کو یہود نے دی۔ انہوں نے (جناب) عمر رضی اللہ عنہ کو شکست دی اور اس زمانہ کے ان کے شیعہ کو بھی شکست دی۔ حالانکہ وہ نہایت مہلک ہتھیاروں سے مسلح بھی تھے۔ [2]، [3]

☆ ہم اس بات کو پوری تاکید کے ساتھ کہتے ہیں، اور سب مسلمان بھی اس کو خوب جانتے ہیں کہ جناب امام علی رضی اللہ عنہ کو اس مقام سے جو رسول اللہ ﷺ آپ کے لیے مخصوص کر گئے تھے، دور کر دیا گیا، ہٹا دیا گیا اور پرے کر دیا گیا، اور اس جگہ ابوبکر براجمان ہو گئے، پھر عمر اور پھر عثمان اس مقام پر قابض ہوئے۔

سو جس وقت ہم رسول ﷺ کو یہ فرماتے دیکھتے ہیں کہ

''علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے۔'' اور جس وقت امام علی رضی اللہ عنہ کو ایک طرف کر دیا گیا تو ضرور ان کے ساتھ قرآن کو بھی دور کر دیا گیا کیونکہ آپ قرآن کے ساتھی تھے۔'' [4]

☆ اس لیے اس انحراف کے بعد یہ بات فطری تھی کہ ہم دین کے سر برآوردہ لوگوں اور

---

[1] حسین بدرالدین کا لیکچر بعنوان: ''الصرخة فی وجه المستکبرین'' بتاریخ اٹھارہ جنوری ۲۰۰۲ء

[2] دروس من هدی القرآن الکریم: مسؤولیت اهل البیت علیهم السلام:ص: ٤، تاریخ ۲۱ دسمبر ۲۰۰۲ء.

[3] تب پھر جس ''حزب اللّٰه'' کو بڑھا چڑھا کر تم پیش کرتے ہو، تمہیں اس کی طرف انتساب نے کیا فائدہ دیا۔ کیا یہی حزب اللہ کمزور یمنی فوج کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست سے دوچار نہیں ہوئی۔ کیا ہم نے تمہیں ایک قبر میں سیاہ بدبودار لاش نہیں پایا جس سے متعفن بدبو نکل رہی تھی۔ اور اس کو کیڑے کھا رہے تھے؟ جبکہ حضرات شیخین جناب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سید الخلائق کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

[4] دروس من هدی القرآن الکریم: ذکری استشهاد الامام علی (ع) ص: ۲، بتاریخ ۱۹ رمضان ۱٤۲۳ء.

عظیم افراد کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس امت کے اندر ایک کے بعد ایک (نعوذ باللہ) کر کے گرتے چلے جاتے ہیں۔ اور کاذبین ومنحرفین ❶ کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس امت کے امر کے والی بن بیٹھے ہیں۔

ان لوگوں نے اس امت کے معاملات پر حکم رانی شروع کر دی اور بعد میں بھی اس دین کے سردار بن بیٹھے اور انہوں نے اس دین کو ایک نئی صورت میں پیش کیا۔ پھر فطری طور پر یہ ہوا کہ تم نے دیکھا کہ معاویہ بلادِ اسلامیہ کے حاکم بن گئے۔ حالانکہ تم نے دیکھا کہ امیر المؤمنین جو قرآن کے ساتھی تھے وہ خود اپنی محراب میں شہید ہو کر گر گئے تھے۔ کیونکہ اگر ابوبکر نہ ہوتے تو عمر بھی نہ ہوتا، اور اگر عمر نہ ہوتا تو عثمان بھی نہ ہوتے، اور عثمان نہ ہوتے تو معاویہ بھی نہ ہوتے۔ بے شک یہ ایک حقیقت ہے۔ ❷

☆ میں یہ بات ہمارے اپنے لیے نقل کر رہا ہوں کہ جب جب یہ لوگ ان کے بارے میں ''الصدیق، الفاروق، ذوالنورین اور کاتب وحی وغیرہ القاب کا ڈھونڈورا پیٹتے رہیں گے، اور ان بھاری بھرکم القاب کے ساتھ انہیں پکارتے رہیں گے، ہم ان کی ان باتوں سے کبھی دھوکا نہ کھائیں گے۔ کیونکہ یہ سب بقول ان کے ''ان کا صدیق، ان کا فاروق، ان کا نور اور کاتب وحی'' ہمارے نزدیک بلا شک وشبہ ان سب نے امام علی (ع) کو مسند خلافت سے دور کیا۔'' ❸

☆ ''صرف یہی نعرے لگتے ہیں کہ: ''ہم سلف صالحین کے نہج پر چلیں۔'' جن لوگوں کو یہ سلف صالحین کہتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس امت کے ساتھ کھلواڑ کیا، جنہوں نے ظلم کی بنیاد رکھی، امت کو پارہ پارہ کیا۔ اور جب بھی سلف صالحین کا لفظ آتا

---

❶ حوثی کی کاذبین ومنحرفین سے مراد اصحاب رسول ﷺ: جناب ابوبکر، وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

❷ دروس من هدى القرآن الكريم: ذكرى استشهاد الامام علی (ع)، بتاريخ ١٩ رمضان ١٤٢٣ھ۔ ص: ٣.

❸ دوس من هدى القرآن الكريم: ذكرى استشهاد الامام علی (ع)، بتاريخ ١٩ رمضان ١٤٢٣ھ۔ ص: ٣.

ہےتو ذہن میں جوشخصیت ابھر کر سامنے آتی ہے، وہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ عائشہ، عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی ہے (نعوذ باللہ)۔ اور یہ نوعیت سلف صالح ہیں۔ اور یہ بے حد کم زور نوعیت ہے۔'' [1]

''کیا یہ لوگ ہمارے بارے میں یہ نہیں کہتے کہ ہم شیعہ ہیں کیونکہ ہم مشرک ہیں۔ اور یہ کہ ہم روافض ہیں۔ کیونکہ ہم جہنمی ہیں؟ بھلا ہمارا جرم کیا ہے؟ کیا یہی کہ ہم ابو بکر وعمر کے ساتھ محبت نہیں رکھتے۔ اور یہ کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں۔'' [2]، [3]

☆ لیکن جب تمہارے سامنے صرف ابو بکر ہوں گے، تو تمہیں پورا قرآن کچھ بھی نہ دے گا۔ بلکہ تم قرآن سے نکل جاؤ گے اور تم گمراہ رہو گے۔ اور تم قرآن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے جنگ کا ذریعہ بنا لو گے۔ اور تم قرآن سے اس عقیدہ کے ساتھ نکل جاؤ گے کہ رب تعالیٰ اپنی قضاء وقدر کے ساتھ ہر برائی اور ظالم کا منبع وسرچشمہ ہے۔ تم قرآن سے نکل جاؤ گے حالانکہ وہ تم پر طاعت کو واجب کرتا ہے، چاہے کسی ظالم کی ہی ہو جو تمہارا حاکم بن بیٹھا ہو، یا چاہے وہ کوئی مجرم ہی کیوں نہ ہو، جیسا بھی ہو، جب تک کہ وہ کھلے کفر کا اظہار نہ کرے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء: ٥٩)

''اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اور اپنے میں سے صاحب حکومت کی بھی طاعت کرو۔''

تو یہ رہا ولی امر، یوں یہ قرآن اس وقت سے لے کر آج تک امت کی درستی کے لیے

---

[1] دروس من هدی القرآن الکریم، سورة آل عمران، درس ثانی، تفسیر آیت ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (آل عمران: ١٠٣) ص: ١٤، بتاریخ ۹ جنوری ٢٠٠٢ء۔

[2] دیکھیں: حوالہ گزشتہ ص: ١٦۔

[3] شیعہ کے تکفیری منہج کو جاننے کے لیے دیکھیں کتاب ''الشيعة الاثنا عشرية وتكفير هم لعموم المسلمين'' مؤلف: شیخ عبداللہ السلفی۔

دوسروں کو ولایت سونپتا ہے۔ ❶

☆ ''دوسرے کہتے ہیں: ''قلم اور دوات لاؤ کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے ایک ایسی دستاویز لکھ دیں کہ اس کے بعد ہم کبھی گمراہ نہ ہوں۔'' اس پر عمر نے اصرار کے ساتھ کہا: نہیں... نہیں۔'' کیا انہوں نے نہیں سنا کہ رسول ﷺ اس دستاویز کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ: ''اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے؟'' اگر انہیں امت کے امر کی پروا ہوتی تو وہ اس ایک کلمہ کے بھی بے حد حریص ہوتے جس میں امت کے لیے ضلالت سے سلامتی اور امن تھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ ارشاد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن نہیں، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کیا کرنے والے تھے، وہ اس کا معارضہ کریں گے کیونکہ ان کے کچھ اہداف تھے۔ اور کچھ دوسری امیدیں بھی۔ انہیں اس بات کی کوئی پروا نہ تھی کہ امت گمراہ ہو یا راہِ راست پر رہے۔

چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سننے کے بعد بھی کہ: ''میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں، جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔'' اس تحریر کی کتابت اور رسول اللہ کے درمیان آڑے آ گئے۔''

کیا اس مقام پر ہمارے سامنے عمر رضی اللہ عنہ کی ذہنیت سامنے نہیں آتی کہ وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں امت کے امر کی کوئی پروا نہیں۔ اور ایک ایسے انسان ہیں جنہیں امت کے گمراہ ہو جانے کا کوئی غم نہیں۔ اور وہ ایک ایسے انسان ہیں جو ایک ایسے کلام کے تحریر کیے جانے کی راہ میں آڑے آ گئے جو امت کو گمراہی سے روک رہا تھا۔ کیا وہ ایک ایسے انسان ہیں جنہیں دل کی گہرائیوں سے امت کے اور دین کے امر کی کوئی پروا ہو؟!

تب پھر یہ نوعیت ایسی ہے جو اس لائق نہیں کہ امر ولایت کے ایک ذرے کا بھی اس پر

---

❶ حسین بدرالدین الحوثی کا لیکچر ''دہشت گردی اور امن'' بمقام صعدہ، بتاریخ آٹھ مارچ ۲۰۰۲ء

ہم اپنے معزز قارئیں سے ان غلیظ عبارات کے پیش کرنے کی معافی چاہتے ہیں جو اللہ اور اس کے اولیاء کے حق میں کسی بھی طرح جائز نہیں ہیں۔ ہمارا مقصود صرف ان باطل عقائد کو بیان کرنا جو حوثی اور اس کے پیروکاروں کے ہیں۔

بار ڈالا جائے۔ چاہے اسے تمہارے سامنے کتنا ہی مزین و آراستہ کیا جائے اور چاہے ان کے لیے ان صورتوں کے کتنے ہی فضائل کا دعویٰ کیا جائے۔'' ❶، ❷

☆ کل شام ہم نے ان آیات کریمہ پر گفتگو کرتے ہوئے امام علی کی ولایت کے بارے میں اپنی معروضات پیش کی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ (المائدہ: ۵۵)

''تمہارے دوست تو اللہ اور اس کے پیغمبر اور مؤمن لوگ ہی ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (اللہ کے آگے) جھکتے ہیں۔''

پھر مقارنہ وموزانہ کرتے ہوئے ہم نے دوسرے لوگوں پر بھی گفتگو کی جیسے عمر، ابوبکر، عثمان اور ان جیسے دوسرے لوگ۔

☆ اکثر لوگوں کے اس بات سے نامانوس ہونے اور اکثروں کے اس کو نہ سن پانے کی وجہ سے ایک شخص ابوبکر، عمر اور عثمان کے بارے میں سخت گفتگو کرتا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا مجموعہ ہے کہ ان کی اللہ اور رسول کی مخالفت کرنے کے اثرات کو ہم لوگ بھگتتے رہیں گے۔ ❸

☆ اہل بیت میں سے سب سے پہلے جن پر ظلم ہوا وہ امام علی، فاطمہ، امام حسن، امام حسین ہیں۔ اور امت میں ان حضرات پر سب سے پہلے کس نے ظلم کیا؟ وہ ابوبکر وعمر ہیں۔

☆ معاویہ امت کے حاکم بن گئے، یزید بھی امت کا حاکم بنا، اور وہ لوگ بھی حاکم بنے جو شراب کے تالابوں میں تیرتے تھے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ تلچھٹ تک پی جاتے تھے۔ اور وہ

---

❶ الارهاب والسلام حسین بدرالدین حوثی کا لیکچر۔ بمقام صعدہ بتاریخ آٹھ مارچ ۲۰۰۲ء۔

❷ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعی عقائد کو جاننے کے لیے دیکھیں: ''اوجز الخطاب فی بیان موقف الشیعة من الاصحاب.''

❸ دروس من هدی القرآن الکریم سورة المائده الدرس الثالث لیکچر حسین بدرالدین الحوثی۔ بمقام صعدہ بتاریخ ۲۱ دسمبر ۲۰۰۲ء۔

امیر المؤمنین ہیں؟ یہ کس نے کیا؟ کس کے سبب ہوا؟ ❶

☆ تب پھر تم مجھ سے یہ کس طرح چاہتے ہو کہ میں تمہیں یہ ولایت دے دوں جو میں نے عمار کو نہ دی کہ میں یہ ولایت اس کو دے دوں جس نے اس میں رسول کی مخالفت کی تھی۔اس بارے کس نے مخالف کی تھی: وہ ابو بکر، عمر، عثمان اور دوسرے لوگ ہیں۔

کیا یہ عجیب باتوں میں سے نہیں؟ تم مجھ سے چاہتے ہو کہ میں انہیں دوست بناؤں جیسا کہ امام علی (ع) نے دوست بنایا تھا۔ اور میں نے خود ابھی تک عمار کو دوست نہیں بنایا جیسا کہ امام علی (ع) نے دوست بنایا تھا۔ اور عمار خود جناب امام علی (ع) سے اس سے کہیں زیادہ محبت کرتے ہیں جتنی ہم ان سے کرتے ہیں۔

☆ تب پھر ہم نے یہ سمجھ لیا کہ مسئلہ ولایت جس کی طرف ہم اس اہم مقام میں متوجہ ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں امت کو ہونا چاہیے۔ کہ فلاں معاشرہ اس ''حزب اللہ'' میں سے ہوگا جو آگے چل کر مقابلے کے میدان میں غالب رہے گا۔ کیا ہم ابھی تک یہ نہیں سمجھے کہ اس مسئلہ سے مراد وہ لوگ نہیں اور نہ ان کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق ہے۔ یعنی نہ ابو بکر کا اور نہ عمر وعثمان کا؟ تب پھر یہ مقام وہ مقام نہیں کہ جس میں ہمارے لیے امام علی (ع) اور ابو بکر وعمر وعثمان سب کو دوست بنانا درست ہو۔ اور تم یہ چاہتے ہو کہ یہ آیت ان سب پر جاری ہو۔'' ❷

☆ امت کی تاریخ میں اس بات کا لحاظ رکھا جانا ضروری ہے کہ ان سب لوگوں نے جنہوں نے مسلمانوں پر حکومت کی جناب ابو بکر نے جس کی ابتداء کی۔ ان سب نے امام علی (ع) کے علاوہ سب مسلمانوں پر حکومت کی۔ اہل بیت پر اور ان لوگوں پر بھی حکومت نہ کی جو ان حضرات کے ماتحت تھے۔ ان لوگوں نے صرف ان مسلمانوں پر حکومت کی

---

❶ حوالہ بالا۔

❷ دروس من هدى القرآن الكريم سورة المائده، الدرس الثالث، لیکچر حسین بدر الدین الحوثی بمقام صعدہ، بتاریخ ۲۱ دسمبر ۲۰۰۲ء۔

جو ایمان کے مقتضیٰ سے خارج تھے۔ ان لوگوں نے امت کے ایمان کو ضائع کیا۔ [1]، [2]

میں (یعنی مؤلف) کہتا ہوں کہ یہ سب عبارات جو حوثیہ تحریک کے موسس اور بالفعل نگران کی ہیں، وضاحت کے ساتھ عقیدہ کے باب میں حوثی منہج کو بتلاتے ہیں جس سے اس قول کو تقویت ملتی ہے کہ حوثی دراصل شیعی اثنا عشری مذہب کا چربہ ہیں۔ اور یہ حوثیوں کا مذہب عقائد باطلہ پر مبنی ہے۔ [3]

بدر الدین حوثی کا اہل سنت کے بارے میں مؤقف:

بدر الدین حوثی اپنے ایک رسالہ میں نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بعد آمین [4] کہنے کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: ''یہ ایسا ہی ہے جیسے نماز میں کلام فاسد کر لینا۔ اس کی کوئی صحیح اساس نہیں۔ اور ''کتاب الاحکام'' میں بھی نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنے پر الامام الہادی علیہ السلام سے انکار نقل کیا ہے۔ اس روایت کو وہ رؤیۃً یا آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عالم سے سن کر بیان کرتے ہیں۔ اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ اس تامین سے منع کرنا جمیع اہل بیت کا مذہب ہے۔

یہ سب نقل کرنے کے بعد بدر الدین حوثی لکھتا ہے: ''اس زمانہ میں ارجح مذہب منع کا

---

[1] دروس من هدى القرآن الكريم، الدرس الثانی لیکچر "فی ظلال دعاء مكارم الاخلاق" مقام صعدہ بتاریخ ۲ فروری ۲۰۰۲ء۔

[2] اگر ان لوگوں نے امت کے ایمان کو ضائع کیا تھا تو پھر قرآن وسنت کو کس نے جمع کیا تھا۔ اور مرتدین اور مانعین زکوۃ سے جہاد کس نے کیا تھا اور انہیں دوبارہ ایمان کی طرف لے کر کون آیا تھا؟ اور تمہارے پہلے ایرانی سرداروں کو ایمان میں کس نے داخل کیا تھا۔ جبکہ وہ سب آگ کے پجاری تھے؟!

[3] شیعہ مذہب کے عقائد تفصیل کے لیے دیکھیں دکتور ناصر القفاری کی کتاب ''اصول مذهب الشيعة الاثنى عشرية۔ عرض ونقد.''

[4] ابتداء میں تامین زیدیہ کا مذہب تھا۔ اس بارے امام مہدی (متوفی ۸۴۰ھ) کہتے ہیں: رفع، ضم اور تامین ہمارا مذہب ہے اور آل اور اصحاب اور فقہاء کا بھی مذہب ہے۔ رفع سے مراد تکبیرات میں رفع یدین کرنا اور ضم سے مراد نماز میں ہاتھوں کو سینے پر باندھنا ہے۔ دیکھیں قاضی اسماعیل الاکوع کی کتاب: ''الامام محمد بن ابراهيم الوزير وكتابه العواصم من القواهم'' ص: ۱۰۱

ہے۔ کیونکہ یہ (یعنی آمین کہنا) نواصب (ناصبیوں) کا شعار ہے۔ اور اس کے اظہار میں نواصب کے باطل میں ان کی ہم نوائی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪﴾ (المائدہ: ۲)

''اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔ اور گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔''

جب یہ تعاون نواصب کی طرف میلان کے طریق سے ہو تو اور بھی اشد ہے کیونکہ یہ ان کی طرف جھکنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ﴾ (ھود: ۱۱۳)

''اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی۔''

یہی حکم ہر باطل کے شعار کے استعمال کا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ [1]

سو اس کے نزدیک اہل سنت میں سے جو اس کے مذہب کے موافق نہ ہو وہ ظالم اور اہل باطل ہے بلکہ ناصبی ہے۔ اثنا عشری شیعی کے نظریہ کے مطابق نواصب وہ ہیں جو جناب ابوبکر وعمر وعثمان (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو جناب علی رضی اللہ عنہ پر مقدم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اہل سنت نواصب اور کفار ہیں۔ کیونکہ اہل سنت اسی عقیدہ کے مالک ہیں۔

جو قول بدرالدین کے عقائد کے بارے میں ہے، وہی حسین بدرالدین کے بارے بھی ہے۔ یہ بھی جارودی العقیدہ ہے۔ باوجودیکہ ہمیں حسین کے سب افکار کے بارے اطلاع نہیں مل سکی۔ کیونکہ حسین کی کوئی مطبوعہ کتاب یا تالیف دستیاب نہیں۔ اس کے سب افکار کی خبر اس کے ان لیکچرز کے ذریعے ملی ہے جو وہ طلباء میں دیا کرتا تھا۔ پھر ان لیکچرز کو کیسٹوں میں ریکارڈ کر لیا جاتا۔ اگرچہ عامیانہ لہجے اور غیر معیاری گفتگو کی وجہ سے ان لیکچرز کے بعض

---

[1] دروس من هدى القرآن الكريم: سورة آل عمران۔ الدرس الاول لیکچر حسین بدرالدین الحوثی۔ بتاریخ آٹھ جنوری ۲۰۰۲ء۔

حصے حذف کر دیے جاتے تھے۔ لیکن پھر بھی جو کچھ معلوم ہوا اس سے یہی عیاں ہوتا ہے کہ حسین بھی عقائد میں جارودی ہی ہے۔

زیدیت کا اثنا عشریت سے کیا تعلق ہے؟

اس اہم ترین سوال کا جواب جاننے کے لیے ہمیں درج ذیل امور سے واقف ہونا ضروری ہے:

① یمن میں جارودیہ اور امامیہ کے درمیان مضبوط تعلق اور مستحکم رابطے ان کے داعی کبیر بدر الدین حوثی اور اس کے بیٹے حسین کے واسطے سے پیدا ہوئے۔ یہ بات درج ذیل باتوں سے واضح ہوتی ہے:

الف:...... بدر الدین نے زیدیہ کے لیے ''الزیدیۃ فی الیمن'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ اس میں یمن میں زیدیت کی اصل اور اصول کو بیان کیا گیا ہے اور زیدیت اور امامیہ جعفریہ کے درمیان تقارب کو کھولا گیا ہے۔ بلکہ بعض اہم امور میں اتفاق کو ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ان کے علمی مراکز میں تقسیم کی جاتی تھی۔

ب:...... حوثی نے امامیہ کے خلاف زیدیہ میں نفرت کے ہر بیج کو اکھاڑ پھینکنے کی پوری کوشش کی اور ان کا رخ اہل سنت کی طرف موڑ دیا۔

اس کتاب میں حوثی نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ امامیہ کی تکفیر کے قول کو امام الہادی سے موڑ کر دوسری جماعتوں کی طرف کر دے۔ حالانکہ امام الہادی نے اس بات کی تصریح کی تھی کہ اس کا مقصود اثنا عشری امامیہ ہیں۔

ج:...... بدر الدین حوثی نے رجعت کے عقیدہ کی منڈی پیدا کی (یعنی عقیدہ کے بازار میں اس عقیدہ کا گاہک پیدا کیا اور لوگوں کو اس عقیدہ کا قائل بنایا)

د:...... بدر الدین حوثی کی ایک دستاویز بتلاتی ہے کہ یمنی جارودیہ اور قُم کے اثنا عشریوں کے درمیان مضبوط تعلق و اتصال تھا۔ اس میں یمن میں دولت آل بیت قائم کرنے کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سخت تاکید ہے۔ اس میں حوثی ان ایرانیوں سے مالی

ومعنوی مدد کا مطالبہ کرتا ہے۔

۲ پھر اس کے بیٹے نے "الشباب المؤمن" کے جارودی العقیدہ نوجوانوں اور اثنا عشری نوجوانوں میں تعلق کو مضبوط کرنے کی از حد کوشش کی۔ درج ذیل امور سے یہ بات روشن ہو کر سامنے آتی ہے:

الف:...... حسین نے شباب المؤمن کے کارکنوں کا ان تمام زیدی کتابوں سے تعلق بالکلیہ ختم کر دیا جو اس کے نظریے کے متفق وموافق نہ تھیں، کیونکہ حسین امامیہ کے مسائل وعقائد کو قبول کر چکا تھا۔

ب:...... حسین نے جارودی نوجوانوں کی خمینی طریقہ پر تربیت کی۔

ج:...... حسین نے خمینی کے اقوال اور علمی مسائل کو زیدیہ ائمہ اوائل ومتقدمین کے اقوال ومسائل کا بدل قرار دے دیا۔ حسین کے جملہ مصاحب اور ساتھی بھی اس بات کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہیں کیونکہ حسین نے بعض تراث فقہی، علم اصول وکلام کو رد کر دیا تھا۔ اور خمینی کے علمی مسائل کو تدریس کے قابل قرار دے کر ان کو اختیار کر لیا۔ اور یہ یمنی جارودیہ کی شیعہ جعفریہ کے قرب کے لیے نوعیاتی انتقال ہے۔

د:...... اثنا عشری دینی رسومات ومناسبات کا احیاء۔ جیسے امامی رافضی دعا مانگنا، ہر جمعرات کو کمیل بن زیاد کی دعا مانگنا۔

ھ:...... مذہب کے برخلاف ہر شی کا خمس لینا۔ اور یہ بات اثنی عشریہ شیعیت کا خاصہ ہے۔

و:...... علماء امامیہ کی مدح وتوصیف کرنا، بلکہ بعض امامیہ نے زیدیہ کی کتابوں کی تقدیم بھی لکھی۔ چنانچہ محمد رضا الحسین الجلالی الامامی نے مجد الدین المؤیدی کی کتاب "لوامع الانوار" کی تقدیم لکھی۔

ز:...... حسین بدر الدین کا اپنے اخبارات ورسائل جیسے البلاغ، الامۃ اور الشوریٰ وغیرہ میں ایرانی کا دفاع اور اس کی بڑائی بیان کرنا۔ یہ ان کا روزانہ کا عمل تھا۔ الشوریٰ اخبار کے

مالک ابراہیم بن علی الوزیر نے ایران کا دورہ کیا۔ وہاں خمینی اور اس کے انقلابی قائدین سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں بتایا کہ ان دنوں شمالی یمن کے لوگ ایرانی انقلاب کے زبردست حامی ومؤید ہیں۔

ح:...... طائفہ زیدیہ کے بے شمار نوجوانوں کو تعلیم کے حصول کے لیے ایران بھیجنا۔ چنانچہ ان نوجوانوں نے طہران میں یمنی سفارت خانے کے سامنے متعدد مظاہرے کیے۔

ط:...... اگرچہ زیدیہ کے ائمہ متقدمین ''امامیہ'' کی تکذیب کیا کرتے تھے لیکن اس سب کے باوجود حسین بدر الدین نے اثنی عشری روایات کو قبول کیا اور ان کے مآخذ ومصادر کی طرف رجوع کیا۔ آخری دنوں میں امامیہ کی کتابوں کی تخریج کرنے والے اکثر محققین کا یہی رویہ تھا، جیسے عبدالسلام الوجیہ اور عبدالکریم جدبان۔

ی:...... متاخرین جارودیہ نے ایران اور عراق کے شیعہ مراجع سے تقرب کی بنا پر بعض زیدی علماء کی علمی تحقیقات پر نقد شروع کر دیا حالانکہ وہ لوگ سنت کے زیادہ قریب تھے۔ ان میں حسن بن احمد الجلال، اس کا بھائی الہادی، یحییٰ بن حمزہ، اخفش، مقبلی جنداری وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ اس فعل کی پہلی اینٹ رکھنے والا یمن میں زیدیت کا پروفیسر مجد الدین المؤیدی ہے۔ اس نے اپنی کتابوں ''لوامع الانوار'' اور ''مجمع الفوائد'' میں متقدمین زیدیہ کی علمی کاوشوں پر بھرپور نقد کیا۔ اسی مجد الدین مؤیدی کے ردود سے جارودیہ نے اپنی تالیفات میں بھرپور استفادہ کیا۔

ک:...... حسین نے ''ولایت الفقیہ'' کے اس نظریے کی زبردست تائید کی جو ایرانی انقلاب کی اصل ہے۔ اس نظریے سے انہوں نے خالص زیدی نظری کو لیا۔ سو ایرانی انقلاب اسی زیدی نظریے پر قائم ہے۔ جیسا کہ یمن کے ایک جارودی داعی محمد بن ابراہیم المرتضی نے اپنی کتاب ''الزيدية والا مامية وجهًا لوجهٍ'' میں لکھا ہے۔ عبدالرحمن شایم اور مجد الدین المؤیدی نے اس کتاب کی تقدیم لکھی ہے۔

جبکہ اپنی عمومی مجالس میں یہ لوگ عصر حاضر کے رافضہ جیسے خمینی، الصدر اور حسن نصر اللہ

کی مخصوص علامات (logoes) سے محبت کو عام کرتے۔ اور ان رموز وعلامات کو سرفروشی، جد وجہد اور آزادی کی رموز قرار دیتے۔

ل:...... یمن کے جارودی دُعاۃ نے تقریباً مسلسل ایرانی سفارت خانے جانا شروع کر دیا۔ یہ وفود یحییٰ دیلمی اور محمد مفتاح وغیرہ پر مشتمل ہوتے تھے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ اثنا عشریہ نے زیدیہ کو کتنا متاثر کر رکھا تھا۔ چنانچہ طلباء کے ایک مجموعہ نے زیدیہ کے اصول سے جعفری مذہب کا رخ اختیار کر لیا اور انہوں نے اپنی ایک شیعی مجلس اعلیٰ قائم کر لی۔ ان میں عصام عماد اور اسد الوزیر وغیرہ کے نام سرفہرست ہیں۔ ان کا منصوبہ تھا کہ اِدھر بحرین کو سعودیہ سے الگ کر لیا جائے اور اُدھر صعدہ کو یمن سے توڑ لیا جائے۔ اور یہ دونوں علاقے باہم متحد ہو جائیں۔ [1]

حوثی تحریک کا یمنی حکومت کے بارے میں موقف:

حوثی اہلِ سنت کے عقائد میں طعن کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اہل سنت کی کوئی حیثیت نہیں۔ چاہے وہ حاکم ہوں یا محکوم۔ اور آپ نے یہ بھی دیکھ لیا کہ حکومت وقت کے خلاف خروج کرنا ان کے اصول میں سے ایک اصل ہے۔ حالانکہ یمنی حکومت کا مذہب ''زیدی'' تھا۔

اس کے باوجود یمنی حکومت حوثیوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ان پر فوجی چڑھائی کر دی۔ البتہ اس کا سبب ان کا مذہب نہ تھا، بلکہ خود حوثی تھے، جنہوں نے یمنی حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کر دیا تھا اور یمنی قانون کے خلاف خروج کر دیا۔ دوسرے انہوں نے مساجد پر حملے شروع کر دیے تھے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ حوثیوں نے نہتے یمنی نوجوان پر دہشت گردانہ حملے بھی شروع کر دیتے تھے۔ ان سب حالات نے یمنی فوج کو دخل اندازی پر مجبور کر دیا تاکہ حوثیوں کی بڑھتی جنگی اور دہشت گردانہ کاروائیوں کو روکا جا سکے۔ لیکن اصل مصیبت یہ تھی کہ حوثی اپنی یمنی حکومت کے خلاف اسرائیلی اسلحہ کے بل پر لڑ رہے تھے۔

---

[1] دیکھیں: کتاب ''الزیدیۃ المعاصرۃ فی الیمن'' زیر اہتمام مرکز الحقیقۃ للدراسات والبحوث ص: ۶۰۔

یمن میں حوثی تحریک کی تاسیس کے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ اہداف کیا تھے؟

حوثیوں کے اعلانیہ اہداف تو یہ تھے کہ شیعہ یمن میں اپنے مذہبی شعائد کو اور دینی رسومات کو بلا خرخشہ ادا کر سکیں۔ اور یمنی حکومت ان شیعوں پر بزعم خویش کیے جانے والے مظالم، گرفتاریوں، سزاؤں، لوٹ مار اور قتل و غارت کو بند کر دے۔

رہے غیر اعلانیہ اہداف تو وہ بے شمار تھے۔ جیسے یمنی حکومت کی اطاعت کا جوا گردنوں سے اتار پھینکنا، اپنی علیحدہ حکومت قائم کرنا جس کا پایہ تخت اور دارالحکومت صعدہ ہو جہاں بیٹھ کر وہ اپنے شدت پسندانہ افکار و نظریات کی نشر و اشاعت کا بندوبست کر سکیں۔

زیدیہ اور ان کے بارے میں اہل سنت کا مؤقف:

یمن میں زیدی مذہب کو لانے والا پہلا شخص امام یحییٰ بن الحسین بن القاسم المعروف بہ الہادی (۲۴۵ھ-۲۹۸ھ) ہے۔ یہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پوتوں میں سے تھا۔ ولادت مدینہ میں ہوئی۔ اور ۲۸۰ھ میں یمن کوچ کر گیا۔ اسے وہاں اپنی فقہی آراء کو آبیاری کے لیے بڑی زرخیز زمین دستیاب ہوگئی۔

الامام الہادی نے یمن کے شمال میں ''الصعدہ'' نامی مقام میں سکونت اختیار کر لی اور لوگوں سے ان باتوں کی بیعت لینا شروع کر دی کہ وہ کتاب وسنت کو قائم کریں، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو قائم کریں اور معروف کی طاعت کریں گے۔

زیدیہ کی تعریف:

''زیدیہ'' یہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔ اور زید کی طرف منسوب ہو کر زیدیہ کہلاتے ہیں۔ زیدیہ کو شیعہ کے فرقوں میں سے اہل سنت کے سب سے زیادہ قریب سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا مذہب اثنی عشریہ اور دیگر شیعہ فرقوں کے غالیانہ اعتقادات سے دور ہے۔ بانی فرقہ زید بن علی نے حکم وسیاست میں ایک جدا اور ممتاز نظریہ ایجاد کیا۔ زید نے اسی نظریہ کی خاطر جہاد کیا اور اسی راہ میں جان دے دی۔ زید جناب ابوبکر و عمر و عثمان سب صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت وخلافت کو درست مانتے تھے۔ زیدیہ میں سے

کوئی بھی کسی بھی صحابی کی تکفیر کا قائل نہیں۔ ان کے نزدیک فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی امامت جائز ہے۔

پھر انہیں زیدیہ سے تین اور فرقوں نے جنم لیا جن میں سے بعض حضرات شیخین رضی اللہ عنہما میں سے طعن کرتے تھے۔ اسی طرح بعض مفضول کی امامت کے بھی قائل نہ تھے۔ وہ فرقے یہ ہیں:

☆ جارودیه: یہ ابو الجارود زیاد بن ابی زیاد کے ماننے والے ہیں۔ اس پر رافضی ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔

☆ الصالحیه: یہ حسن بن صالح بن حیی کے ساتھی ہیں۔

☆ البتریه: یہ کثیر النوی الابتر کے ساتھی ہیں۔

معاصر اکثر زیدی جنابِ شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کو مانتے ہیں، ان دونوں بزرگوں پر لعنت نہیں بھیجتے جیسا کہ شیعہ امامیہ اثنی عشریہ کے فرقوں کا دستور ہے، بلکہ یہ ان دونوں صحابہ سے راضی رہتے ہیں اور جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی صحت کے بھی قائل ہیں۔ البتہ بعض امور میں ان کا مؤاخذہ بھی کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ کی ذات اور اعمال میں اختیار سے متعلق امور میں اعتزال کی طرف مائل ہیں۔ یہ حضرات مرتکب کبیرہ کے دو منزلوں کے بیچ ایک منزل میں ہونے کے قائل ہیں جیسا کہ معتزلہ کا قول ہے۔ البتہ تصوف کا بالکلیہ اور قطعی انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ عبادات وفرائض میں عمومی شکل میں اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں البتہ بعض فروعی احکام میں معمولی اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ جیسے:

☆ زیدیہ شیعہ امامیہ کی طرح اپنی اذان میں ''حیی علی خیر العمل'' بھی کہتے ہیں۔

☆ ان کے نزدیک نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں۔

☆ یہ نماز میں حالت قیام میں ہاتھوں کو باندھنے کی بجائے نیچے چھوڑ دیتے ہیں۔

☆ ان کے نزدیک عید کی نماز جماعت کے ساتھ اور اکیلے بھی جائز ہے۔

☆ ان کے نزدیک نماز تراویح کو باجماعت پڑھنا بھی بدعت ہے۔

☆ یہ فاجر کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے۔

☆ اہل سنت کے چار فرائض کی بجائے ان کے نزدیک وضو کے دس فرائض ہیں۔

ابن حزم کہتے ہیں: شیعہ مذاہب میں سے اہل سنت کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو حسن بن صالح بن حی الہمدانی الفقیہ کی طرف منسوب ہیں۔ جو اس بات کے قائل ہیں کہ امامت اولاد علی رضی اللہ عنہ میں رہے گی۔ [1]

حوثیوں کے بارے اہل سنت کا حکم: [2]

حوثیوں کے اعمال کو دیکھتے ہوئے اہل سنت ان پر یہ حکم لگاتے ہیں کہ یہ باغی، سرکش اور مفسد فی الارض ہیں۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اوّل:... یہ فتنہ وشر کے داعی ہیں۔ جو بھی ان کا ساتھ نہ دے یہ اس کے قتل کی دعوت دیتے ہیں۔ جب کہ جو ان کے عقائد میں ان کی موافقت نہ کرے اس سے جنگ کرتے ہیں۔

دوم:... ان کے نزدیک دوسروں کا خون مباح، اور بوڑھوں، بچوں اور عورتوں جیسے بری لوگ کا قتل جائز، اور مشائخ، سربرآوردہ شخصیات اور اعلیٰ عہدیداروں کو دھوکے سے قتل کر ڈالنا جائز ہے۔

سوم:... بستیوں میں غارت ڈالنا، لوگوں سے ان کے اموال ناجائز لوٹ لینا، شہریوں کے گھروں میں جا گھسنا اور ان سے مار دھاڑ کرنا۔

چہارم:... راستے لوٹنا اور راہ گیروں کو ڈرانا دھمکانا اور انہیں دہشت زدہ کرنا۔

پنجم:... خیر القرون میں طعن اور عیب جوئی کرنا۔

ششم:... مسلمانوں کی تکفیر کے معاملہ میں خوارج وروافض [3] کے عقائد رکھنا۔

---

[1] الفصل: ۱۰٦/۲.

[2] "قراءة فی موقف اهل السنة والجماعة من فتنة التمرد الحوثی" مؤلف بلال بن محمد الزهیری ص: ۳ ـ ٦.

[3] یہ بات درست ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر روافض کا پکا عقیدہ ہے اور جو بھی ائمہ اثنی عشر پر ایمان نہ رکھے یہ اس کو بھی کافر مانتے ہیں۔ کہ وہ ضال اور خلود فی النار کا مستحق ہے۔

ھفتم:... وطن سے خیانت وغداری کرنا اور اس باب میں ظالموں اور فاجروں کے ساتھ تعاون کرنا۔ چنانچہ ان کے قم، نجف اور کربلاء کے اہلِ عمائم کے ساتھ خفیہ اور مستحکم تعلقات ہیں۔

ھشتم:... تعلیمی اداروں، شفاخانوں، بازاروں اور رستوں کو تباہ وبرباد کرنا۔

غرض بے شمار وجوہات میں سے یہ چند اہم اسباب ہیں جن کی بنا پر اہل سنت نے ان پر مذکورہ حکم لگایا ہے۔

زیدی علماء کا حوثیوں کے بارے موٴقف:

بدر الدین حوثی نے اپنے اعتقادات اور تحریروں میں علمائے زیدیہ سے مختلف رستہ اختیار کیا۔ سو وہ صراحت کے ساتھ کہتا تھا کہ میں زیدی شیعہ ہوں صرف اس وجہ سے کہ حوثی یمنی قوم کو غلط فہمی میں مبتلا کیے رکھے۔ اور جو بات زیدیہ کو یمن کے باشندوں کے ساتھ ایک بڑی نسبت دلواتی ہے، وہ یہ ہے کہ حوثی کی حکومت کے خلاف فرقہ وارانہ جنگ نہیں، بلکہ یہ جنگ یمنی قوم کے بلاک اور اتحاد کی پیداوار ہے۔ اس میں ایرانی اثنی عشریہ کا کوئی ہاتھ نہیں۔

البتہ اس کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں گندے عقائد وضاحت کے ساتھ اس کے رافضی اثنی عشری وجود کو ننگا کر دیتے ہیں۔ اسی لیے پہلی جنگ سے قبل ۲۰۰۴ء میں زیدی علماء نے ایک بیان جاری کیا جس میں واضح کیا کہ وہ حوثی اور اس کے عقائد سے بری ہیں۔ اور بتلایا کہ اس کا ساتھ دینا بدعت اور ضلالت ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: ''علماء زیدیہ کی گزشتہ مذکورہ آراء کی بنا پر جن کے نام آگے آتے ہیں، مذکور شخص یعنی حوثی کی ضلالات، اس کے پیروکاروں سے بچنا، اور اس کے ان اقوال وافعال سے دھوکا نہ کھانا ضروری ہے جن کا اہل بیت اور زیدی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ ان بدعات وضلالات پر کان دھرنا جائز نہیں اور نہ ان کی تائید ہی کی جائے۔ اور نہ ان سب باتوں پر راضی ہی ہوا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ (المائدہ: ۵۱)

''سو جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہوگا۔''

یہ بری الذمہ ہونے کی دستاویز ہے۔ اور تبلیغ کے حق واجب کو ادا کر کے اللہ کے حضور اپنی ذمہ ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے۔ واللہ الموفق۔

دستخط کنندگان: حمود عباس المؤید، احمد الشافی، محمد محمد المنصور، صلاح بن احمد فلیتہ اور دوسرے۔ [1]

[1] یہ پورا بیان استاذ المحقق عبدالفتاح البتول والزھر والحجر کی کتاب'' تاریخ الامة الزیدیة فی الیمن'' ص: ۲۵۳، ۳۴۹ میں درج ہے۔ دیگر دستخط کنندگان کے نام یہ ہیں: القاضی، احمد الشامی، جنرل سیکریڑی حزب الحق، جن کے تحت حوثی کام کیا کرتا تھا۔

عالم اسلام کے اہل سنت کے بارے حوثی تحریک کا مؤقف کیا ہے؟

حسین بدرالدین الحوثی کہتا ہے:

''قرآن کریم میں ''حزب اللہ'' کے نام سے جن کا ذکر آتا ان سے مراد یہ سنّی مسلمان نہیں ہیں..اس کی دلیل یہ ہے کہ امریکہ اور یہود ونصاریٰ کے مقابلہ میں انہیں غلبہ نہیں ملا۔ بلکہ قرآن کریم میں مذکور ''حزب اللہ'' کا مفہوم صرف شیعہ تک محدود ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ''حزب اللہ'' نے امریکہ کو شکست دی ہے وہ شیعہ ہیں۔ اور اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جس ۱۵۸ اسلامی ممالک میں سے جس ایک ملک نے امریکہ کو شکست دی ہے وہ ایران ہے۔ جو پورے عالم میں واحد شیعہ حکومت ومملکت ہے۔

دوسرے قرآن کریم صراحت کے ساتھ یہ پیغام دیتا ہے کہ امت اسلامیہ صرف اور صرف شیعہ [1] کی مدد سے فتح پائے گی اور علی کی اولاد کی ماتحتی میں فتح پائے گی۔ جمہوریت اور انتخابات کے ذریعے نہ تو یہ فتح پائے گی اور نہ ان کے حالات درست ہوں گے۔ اور یہ ان لوگوں کی مدد سے فتح پائے گی جو ''شارع'' کی طرف سے آئیں گے اور وہ قیادت کے والی

[1] یہاں حوثی کے پیروکاروں سے ایک سوال ہے، وہ یہ کہ تم یہ کہتے ہو کہ امت اسلامیہ کو کبھی بھی فتح نہ ملے گی مگر شیعوں کی مدد سے، جیسا کہ تمہارا گمان ہے، تو کیا تم کسی ایک شیعہ قائد کا نام لے سکتے ہو جس نے دیار مسلمین میں سے کسی ایک شہر کو فتح کیا ہو۔

بنیں گے۔ [1]، [2]

اس کے نزدیک شیعوں پر واجب ہے کہ وہ آج ہی اہل سنت اور سنّیت سے جدا اور ممتاز ہونا شروع کر دیں۔ [3] اور ان کا موقف واضح ہونا چاہیے۔ یہ سراسر حماقت ہے کہ ہم سنّیت سے جڑنے یا ان کے ساتھ اتحاد کرنے کا سوچیں... اگر ہم نے یہ بات سوچنا شروع کر دی تو وہ لوگ اور قوم نہ رہیں گے جو اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اور ہم وہ ''حزب اللہ'' بھی نہ رہیں گے جو غالب آتے ہیں۔

"الزيدية المعاصرة فى اليمن" [4] میں لکھا ہے: ''اہل سنت سے شدید عداوت جن کو یہ وہابیت کا نام دیتے ہیں کیونکہ ان کا الزام ہے کہ انہوں نے آل بیت سے عداوت کی اور ان سے قتال کرنے والے ظالموں کے ساتھ دیا۔ بلکہ یہ لوگ اس بات کو پھیلاتے ہیں کہ بے شمار وہابیوں نے حوثی سے قتال کرنے میں شرکت کی اور ان لوگوں نے ان کتابوں اور کتابچوں کو شائع کرنے اور پھیلانے کی کوشش کی جن میں مذہب آل بیت پر طعن ہے۔''

غرض انہوں نے ایسی کئی افواہیں پھیلائیں جنہوں نے زیدیہ کے دلوں میں شدید بغض پیدا کر دیا۔ چاہے یہ حوثی کے پیروکار تھے اور اس کے مدرسہ کے طلبا تھے، یا دوسرے زیدی تھے۔ یہ وہ امر ہے جس کے بارے ہم ڈرتے ہیں کہ جس کا اہل سنت کے بارے میں ان کے نظریات پر گہرا اثر مرتب نہ ہوگا۔ چنانچہ اگر انہیں آج یا آئندہ کل کو غلبہ اور اقتدار مل گیا تو یہ اہل سنت کو اپنا ایسا پرانا دشمن باور کریں گے جس سے بدلہ لینا واجب ہوتا ہے۔

---

[1] دروس من هدى القرآن الكريم: آیت " ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارىٰ۔" لیکچر حسین بدرالدین الحوثی۔ بتاریخ ۱۰ فروری ۲۰۰۲ء۔

[2] یہ مسکین حوثی جو اپنی جہالت میں غرق ہے، نہ تو اس نے تاریخ پڑھی اور نہ اپنے بزرگوں کو ہی جانتا ہے۔ یہ تو اس بات کو بھی نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ تھے جو ہمیشہ اہل سنت کے خوف سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور غاروں کے گڑھوں میں جا چھپتے تھے۔ اور آج بھی حوثیوں کا یہی رویہ ہے۔ تب پھر اسے یہ کہنا زیبا ہے؟!!

[3] حوثی ''سنّیت'' کی اصطلاح استعمال کر کے اس سے مراد اہل سنت والجماعت لیتے ہیں۔

[4] باهتمام مركز الحقيقة للدراسات والبحوث ص: ۱۰۳.

دوسرا باب:

تنظیم اور تعلقات

حوثی تحریک کے ایک عسکری قوت بن کر ابھرنے کا راز کیا ہے؟

عبدالسلام الحسنی [1] امریکہ پر حوثیوں کی پشت پناہی کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہتا ہے:

''ریاست ہائے متحدہ نے یمن میں اپنے سفارت خانوں کے ذریعے خود صعدہ میں واقع اور دوسرے علاقوں میں واقع اسلحہ کی منڈیوں سے اور قبائل سے اس آڑ میں اسلحہ خریدا کہ شہروں میں اسلحہ کی نمائش اور استعمال کو روکا جائے اور اس کے پھیلاؤ کو ختم کیا جائے۔ لیکن یہ وضاحت نہ کی کہ یہ اسلحہ جا کہاں رہا ہے؟ اس سے بعض لوگوں کو خیال ہونے لگا کہ یہ اسلحہ ایجنٹوں اور دلالوں کے ذریعے حوثی اور اس کے کارکنوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے لوگوں کے پاس اسلحہ کے بھاری ذخائر اور قسم ہا قسم کے اسلحے نکلے ہیں۔ بلکہ خود صعدہ میں اسلحہ کے ذخائر پکڑے گئے جہاں ہر طرف حوثی کے پیروکار اور کارکن پھر رہے ہوتے ہیں۔''

یمن میں حوثی تحریک کو مستحکم کرنے والی مصلحت آمیز جہت کون سی ہے؟

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایران اور لبنانی ''حزب اللہ'' دونوں پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے حوثی تحریک کو تقویت دی ہے اور اس کو مضبوط و مستحکم کیا ہے۔ اور جزیرہ عرب میں یمن کے جغرافیائی وقوع کو دیکھتے ہوئے ان کی للچائی نظریں یمنی حکومت پر لگی ہیں۔ اسی لیے یمنی حکومت کو ایران اور حزب اللہ لبنانی سے مال اور عسکری امداد لینے پر تیار کرنے کے لیے

---

[1] دیکھیں: کتاب بروتوکولات آیات قم والنجف حول الیمن، ص: ١٦.

ورغلانے کی کوششیں کی گئیں۔ بالخصوص حسین اپنے والد بدرالدین کے ساتھ ایران جا کر چند ماہ تک قم میں ٹھہرا رہا جو شیعہ امامیہ کے نزدیک ایک مقدس سرزمین ہے۔ اس طرح لبنان میں حزب اللہ سے بھی مل کر آیا۔

یمنی علاقے ''بنی معاذ'' میں حوثی بغاوت کے سابقہ کمانڈر شیخ عبداللہ المحدون صاف صاف کہتے ہیں کہ بغاوت کا لیڈر عبدالملک الحوثی نے ایرانی غیر محدود امداد کے ذریعے ''فارسی تہذیب'' دوبارہ لے آنے کے لیے یہ جنگ لڑی تھی۔

یمنی رئیس شیخ علی عبداللہ صالح صاف کہتا ہے: ''یہ حوثی یمنی سعودی حدود اور سرحدوں پر ایک انتہاء پسند شیعی پٹی قائم کرنا چاہتے ہیں تا کہ سعودیہ اور یمن کو ستایا جاسکے۔''

موصوف رئیس ایک عربی سٹیلائیٹ [1] چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے صاف کہتے ہیں:

''حوثی یہ چاہتے ہیں کہ وہ مملکۃ العربیہ السعودیہ میں نجران سے جیزان تک، اور یمن میں صعدہ سے حرب تک اور پھر میدی تک ایک شیعی پٹی قائم کر کے ایک شیعی خطہّ قائم کریں جو ایرانی مبادیات اور افکار و نظریات پر ایمان رکھتا ہو۔

یمنی رئیس مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ حوثی شیعہ نہیں بلکہ یہ زیدی ہیں جو شیعہ بنے ہوئے ہیں، یہ مال کے پیچھے سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں۔ موصوف اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یمنی حکام کو اس بات کی خبر'' ملنے والی خفیہ معلومات'' اور ان کے لٹریچر کا بخوبی جائزہ لینے کے بعد ہوئی ہے۔

دوسری طرف یمنی رئیس اس بات کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ یہ حوثی بحیرہ احمر میں ایک گزرگاہ بنانا اور نکلنے کا ایک رستہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اے عزیز قاری! اب تو ہم بخوبی جان گئے ہوں گے کہ ان دہشت گرد حوثیوں کی مدد کرنے کے لیے ایران یمن کے معاملات میں کھلی مداخلت کرتا ہے۔

ایرانی نیوز چینل'' برس ٹی وی'' کی ویب سائٹ پر وزیر خارجہ''منوشہر'' (منوچہر) کا

---

[1] موصوف علی صالح کا یہ بیان بروز ہفتہ ۲۸ شوال ۱۴۳۰ھ/ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو نشر ہوا تھا۔

صحافیوں کی مجلس و کانفرنس میں یہ قول نقل کیا گیا ہے: ''ہم نہایت سختی کے ساتھ اس خطے کی حکومتوں کو بھی اور پڑوس ممالک کو بھی اس بات کی فہائش کرتے ہیں کہ وہ یمن کے داخلی مسائل میں دخل اندازی کرنا بند کر دیں۔''

اس بات کو بھی نہایت سختی کے ساتھ بیان کیا:

''خطے کے امن میں یمن کے امن کا بنیادی کردار ہے۔''

انہوں نے مزید یہ کہا:

''یمن، عراق اور افغانستان میں کشیدگی یا پاکستان میں کشیدگی کا اثر اس پورے خطے پر مرتب ہوگا۔''

پھر اس بات سے خبردار کیا:

''جو لوگ جنگ کی اس بھڑکتی آگ کو تیز کرنے کے لیے اس میں ایندھن پھونکیں گے، ان کے دامن بھی اس آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آنے سے بچ نہ سکیں گے، عنقریب وہ بھی اس آگ کے شعلوں میں جھلس کر راکھ ہو جائیں گے۔'' [1]

اس بات کو واضح کیا:

''ان شدت پسندوں کا دہشت گردوں کی اسلحہ، عملی کاروائیوں اور عام شہریوں کے خلاف عسکری حملوں کے ذریعے امداد کے سلبی نتائج نکلیں گے۔ ہم اس بات کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ اس خطے کے ممالک کا امن اور سلامتی پہلے کی طرح لوٹ آئے۔

ایرانی میڈیا نے یمنی حکومت کے ساتھ جنگ میں حوثیوں کی مدد کرنے کے لیے کیا کردار ادا کیا، حزب اللہ لبنانی کے ہم خیال چینل ''المنار'' چینل ''العالم'' اور دیگر رافضی چینلز کو دیکھ کر اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

---

[1] جریدہ ''الشرق الاوسط'' لندن:۲۸ ذی القعدہ ۱٤۳۰ھ/ ۱۶ نومبر ۲۰۰۹ء ویپ سائیٹ الجزیرہ چینل۔

حوثی تحریک کی طاقت کے سرچشمے

ذاتی قوت کے مراکز اور ملنے والے مواقع

زیدی مذہب کے لیے عمل کرنے کے ذریعے، جس کو حوثیوں کی تعبیر کے مطابق حکومت یا وہابیت نے اچک لیا تھا، ایک مذہبی ڈھانچے کی تاسیس کا عمل جاری ہوا، تاکہ مذہبی تربیت یافتہ گروہ اور طبقہ ایک خاص نظریہ کے مطابق ڈھالا جاسکے۔ شباب المؤمن کی تنظیم اپنے علمی، عملی، دعوتی اور تہذیبی سرگرمیوں اور دروس کے ذریعے زیدی عقیدہ کے مالک خطوں کو اپنی لپیٹ میں لینے میں کامیاب ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ اس تنظیم کا جس کو زیدیہ جارودیہ کے چند سربر آوردہ افراد جیسے بدر الدین حوثی وغیرہ ایک معتبر جماعت سمجھتے تھے، زیدیہ عقیدہ کے مالک خطوں میں صعدہ سے لے کر "الجوف، عمران، صنعاء ذمار اور حجۃ تک کے سب علاقے زیدیہ کے لیے ایک لمبا چوڑا اڈہ قائم ہوگیا۔

حسین بدر الدین الحوثی سید ہونے کی وجہ سے تنظیم کا لیڈر اور سربراہ بننے میں کامیاب ہوگیا۔ جیسا کہ یمن میں امامیہ ثقافت کلچر اور تشیع کے زیر سایہ آل البیت کی طرف منسوب لوگوں پر سید ہونے کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

بعض پہلوؤں میں جارودی مذہب کے اثنی عشری مذہب کے قریب ہونے کی وجہ سے حوثی اس فکری تقارب کی وجہ سے اس ایران کے ساتھ تعلقات بنانے میں کامیاب ہوگیا جہاں وہ ۱۹۹۴ء کی جنگ کے بعد اپنے والد کے ساتھ کچھ عرصہ کے لیے ٹھہرا تھا۔ سو مذہبی پس منظر نے ایک ایسا مناسب ماحول پیدا کیا جس نے بظاہر اس نوع کے باہمی تعلق کو قبول کرلیا۔ اگرچہ حوثیوں نے اس تعلق سے براءت کے اظہار کی کوشش بھی کی تھی۔

پھر عین اس وقت ایران نے یہ دیکھا کہ حوثی کی مدد کرنا اثنی عشری افکار کے پھیلنے کا

ذریعہ اور اس کے ساتھ وسیع تر مفادات پر مبنی سیاست کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل حوثی اپنے سیاسی منصوبے کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے مالی، مادی اور معنوی امداد حاصل کریں گے جیسا کہ اس بحث سے یہ بات واضح ہے۔

یوں یہ گٹھ جوڑ دونوں مذاہب کے مشترکہ دشمن کے بالمقابل خاص مفادات کے حصول کو یقینی بنائے گا۔ اور وہ شیعہ کے بیان کے مطابق نظام علی عبداللہ الصالح اور وہابی تھے۔ [1]

حوثی تحریک کا ایران کے شیعہ امامیہ اور امامیہ حکومت کے بانی خمینی سے کیا تعلق ہے؟

فرقہ زیدیہ کا ایک بڑا عالم محمد بن ابراہیم المرتضیٰ [2] ایرانی انقلاب سے متعلق یمن کے روافض کا موقف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

> ''زیدیوں کی خمینی سے محبت اور اس کی تائید کا منبع یہ امر ہے کہ خمینی نے سرکشوں کے بالمقابل ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ اس ایک عمل کی وجہ سے ہم خمینی سے محبت کرتے ہیں اور اس کا بے حد اکرام واعزاز اور عزت وتوقیر کرتے ہیں۔ اس بات قطع نظر یا اس بات کو دور رکھتے ہوئے کہ خمینی کے عقائد اور اصول وقواعد کیا ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ خمینی نے تقیہ اور عاجزی وانکساری کی مذہبی قیدوں کو ختم کر دیا اور ظالموں کے خلاف ایک عظیم انقلاب برپا کرنے نکل کھڑے ہوئے۔
> اور یہ قاعدہ اور بنیاد زیدیہ کی بھی بنیاد اور جڑ ہے۔ ایرانی انقلاب اگر کامیاب ہوا ہے تو انہی قواعد کی بنیاد پر ہوا ہے۔''

لیجیے حسین بدر الدین حوثی ایران اور مملکت ایران کے مؤسس خمینی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

---

[1] الحوثیة فی الیمن: ص ١٥١-١٥٠.

[2] دیکھیں موصوف کی کتاب: ''الزیدیة والامامة وجهالوجة'' ص١٢٦-١٢٧

''امام خمینی کے دور میں ایران کے اسلامی انقلاب کے خلاف جو بھی کھڑا ہوا، ہم نے ایک کے بعد ایک ملک کو اپنے اس عمل کا وبال چکھتے ہوئے دیکھا۔''

آگے کہتا ہے:

''خود یمن بھی فوجیوں کی ایک بڑی تعداد لے کر ایرانیوں سے لڑنے نکلا تا کہ ایران کے اسلامی انقلاب سے نبرد آزما ہو۔''

آگے کہتا ہے:

''امام خمینی ایک عادل، متقی امام تھے۔ اور امام عادل کی دعوت کو رد نہیں کیا جاتا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔''

آگے کہتا ہے:

''بعید نہیں کہ یمنی رئیس کو اپنے اس کرتوت کی سزا مل کر رہے۔'' [1]

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب حسین بدر الدین حوثی اپنے والد کے ساتھ ایران گئے اور چند ماہ کے لیے ایران اور بالخصوص قسم میں ٹھہرے تو بعد میں حوثی تحریک ایرانی انقلاب سے بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ چنانچہ حوثی خمینی [2] کے، نہج اور ولایت فقیہ کی طرف مائل ہو گئے اور ولایت فقیہ کے نظریے کا دوسرے نظریات سے موازنہ کرنے لگے۔'' [3]

مرکز الدراسات الایرانیہ لندن کے مدیر (منتظم) دکتور علی نوری کی رائے میں حسین بدر الدین حوثی نے قصداً اس فتنہ کو بھڑکایا، تا کہ ایرانی نظام کے منصوبے کی تنفیذ کی جا سکے جس سے یمن کا امن برباد ہو جائے گا اور وہ ہل کر رہ جائے گا۔ اور یمنی قوم زبردست فرقہ واریت کا شکار ہو جائے گی۔

[1] دروس من هدى القرآن الكريم (امریکہ کے یمن میں آ گھسنے کا خطرہ) لیکچر حسین بدر الدین حوثی بتاریخ تین فروری ۲۰۰۲ء۔

[2] خمینی کی حقیقت جاننے کے لیے دیکھیں خمینی کی ویب سائٹ: http/www.khomaimy.com/:http

[3] دیکھیں: كتاب الحرب فى صعدة ص:۳۹.

دکتور عبدالمنعم الجابری، دکتور علی نوری کا قول نقل کرتا ہے: ایرانی نظام یمن کو مصر اور خطے کی دوسری مملکتوں تک پہنچے کے لیے جنوبیت کے پار کرنے کا ایک بہترین پھاٹک باور کرتی ہے۔ بالخصوص یمن کی ۱۹۹۴ء کی گرمائی جنگ کے بعد ایران کی زیارت اور دورے کے دوران بدرالدین حوثی کے خامنائی (خمینی) کی بیعت کر لینے کے بعد۔ بدرالدین نے خمینی کو اب دنیا میں مسلمانوں کے امر کا والی یقین کر لیا تھا۔ جس سے اس بات کا پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ ایرانی نظام حکومت ایک اور ''حزب اللہ'' کو یمن میں پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور ایرانیوں سے مسلسل عسکری تربیت لینے کے بعد اب حوثی یمنی افواج سے بہتر طریقہ سے جنگ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ [1]

''المؤتمر نت'' کی ویب سائٹ کی رپورٹ کے مطابق اسلحہ کے چھ ایسے ذخیرے پکڑے گئے جن میں ایرانی ساختہ اسلحہ بھی شامل تھا۔ اور اسے حوثیوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔

''المؤتمر نت'' کے ذرائع بتلاتے ہیں کہ فوج اور سیکیورٹی اداروں نے چھ ایسے اسلحہ کے ذخائر پکڑے ہیں جو تخریب کاروں اور امن تباہ کرنے والوں میں تقسیم کیے جانے تھے۔ اور یہ تخریب کار ''حرب سفیان'' اور شمالی یمن میں صوبہ صعدہ کے حوثیوں کے زیر نگرانی تھے۔

ذرائع کے مطابق اسلحہ کے ان ذخائر کی خبر اس وقت لگی جب فوج اور سیکورٹی فورسز نے صوبہ عمران کے علاقہ حرب سفیان پر قابو پا لیا تھا۔ اور مہاذر اور ملاحیظ، اور صوبہ صعدہ کے دیگر علاقوں میں شر پسند حوثیوں کے ٹھکانوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ یہ خطے تخریب کاری کے مراکز اور دہشت گردانہ کارروائیوں کے اڈے تھے۔

المؤتمر نت کے ذرائع یہ بات بھی بتلاتے ہیں کہ پکڑے جانے والا یہ اسلحہ تخریبی اور فسادی عناصر کی سرکوبی کے لیے کی جانے والی عسکری کارروائیوں کے درمیان قبضہ میں لیا گیا۔ اس میں ہلکی مشین گنیں، گولہ بارود، کارتوس اور تھوڑی مسافت تک نشانہ بنانے والے

---

[1] جریدۃ الجزیرۃ السعودیۃ بروز بدھ، ۲۵ شوال ۱۴۳۰ھ میں شائع ہونے والا مقالہ۔ شمارہ نمبر ۱۳۵۳۰۔

راکٹ میزائل شامل تھے۔ ان میں سے بعض ایرانی ساختہ بھی تھے۔

متعدد باغی حوثیوں نے عدالتی کارروائی کے دوران عدالت کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے یمنی فوج سے لڑنے کے لیے ایرانی اسلحہ بھی استعمال کیا تھا۔ جبکہ بعض دوسرے حوثیوں نے جنگی مقدمات کے دوران اس بات کا انکشاف کیا کہ بنی حشیش کے علاقے میں تخریبی کارروائیوں اور فوجیوں پر حملوں کے دوران وہ ایرانی انقلاب پر بنائی گئی فلموں کی نقل کرتے رہے ہیں۔

ثبوت:......یمنی معرکہ میں ایرانیوں کی موجودگی کے دیگر شواہد اور ثبوتوں میں سے ایک مصری اخبار ''الاھرام'' کے نائب چیف ایڈیٹر، یمنی امور کے ماہر و محقق دکتور حسن ابو طالب کا یہ انکشاف بھی ہے کہ مصر میں زیر تعلیم یمنی طلباء کو مسلح کرنے میں قاہرہ میں ایرانی ثقافتی اتاچی [1] نے نہایت مشکوک، ناپسندیدہ اور مجرمانہ کردار ادا کیا۔ چنانچہ یہ ایرانی ان یمنی طلباء کو مصر سے طہران تک کا ایک ہفتہ کا بلا معاوضہ فری سیاحتی دورہ کروانے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ [2]

ایک اور ثبوت جس کی بنیاد پر یمنی ان ایرانیوں پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ یمن میں تخریب کارانہ کارروائیاں کروانے کے لیے ایرانی ان حوثیوں کی مدد کرتے ہیں، یہ وہ خبریں ہیں جو بتلاتی ہیں کہ یمن میں بم دھماکے کرنے والے جاسوس موجود ہیں۔ جو باغی حوثیوں کے ساتھ مل کر دھماکہ خیز کارروائیاں کرتے ہیں۔ اس کی پرزور تائید بری افوج کے قائدہ التائب نے یہ کہہ کر کی کہ: ''یہ جاسوس ایران یا لبنان کے جنوب میں موجود ہیں۔ اور یمن میں ان کی ٹریننگ ایران اور لبنان کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ اور یہ اپنی جنگی مشقوں میں ''ڈسیکاٹ'' کا استعمال اور مختلف پروگراموں پر کرتے ہیں۔'' [3]

---

[1] اتاچی: سفارت خانے میں رہ کر امور ثقافتی کی نگرانی کرنے والا مشیر تعلیم و تربیت۔ دیکھیں: القاموس الوحید ص: ۲۱۸۔

[2] دیکھیں: جریدة المجھوریة کا میل ایڈریس: الجمھوریة نت/ سوموار ۱۵ اکتوبر/ تشرین الاوّل۔ ۲۰۰۹ء

[3] مختلف خبر رساں ایجنسیوں اور ویب سائٹس نے عبداللہ المحدون کے ساتھ اس بارے گفتگو کی ہے۔

رہ گئی حوثیوں کی اسلحہ کے ساتھ مدد تو اس کے بھی متعدد شواہد موجود ہیں جن سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے۔ چنانچہ متعدد خبر رساں ذرائع بتلاتے ہیں کہ ایران نے حوثیوں کو ایسے جدید ترین میزائلوں سے آراستہ کیا جو بکتر بند گاڑیوں کو بھی تباہ کر دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

ان خبر رساں ذرائع نے صنعاء کے اخباری ذرائع کی طرف اس بات کی نسبت کی ہے کہ میزائلوں کی یہ قسم کسی بڑی جنگ میں بھی کافی رہتی ہے۔ یہ میزائل بحیرہ احمر کے رستے سے افریقی بندرگاہ سے ایرانی بحری جہازوں پر لاد کر یمنی بندرگاہوں تک پہنچائے گئے تھے۔

بی بی سی نیوز چینل ❷ نے بھی اسی قسم کی خبر دی ہے کہ ''یمنی حکام نے خبر دی ہے کہ انہوں نے بحیرہ احمر کے یمنی ساحلوں پر ایک ایرانی بحری جہاز ضبط کیا ہے جو شمالی یمن میں فوج کے ساتھ جنگ میں مصروف باغی حوثیوں کو اسلحہ سمگل کر رہا تھا۔''

یمنی لوکل گورنمنٹ کا منتظم فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہتا ہے:

''بکتر بند گاڑیوں کو تباہ کر دینے والے اسلحہ سے بھرا ایک بحری جہاز پکڑا گیا ہے۔ یہ جہاز صوبہ صعدہ کی سرحد کے سامنے والے رستے پر پکڑا گیا ہے جو حوثی باغی شیعوں کا مرکز اور پناہ گاہ ہے۔''

یہی خبر رساں ایجنسی ایک اور لوکل گورنمنٹ آفیسر کا بیان نقل کرتی ہے کہ پہلی تحقیق کے نتائج بتلاتے ہیں کہ گرفتار کیے جانے والے پانچوں ایرانی تربیت یافتہ جاسوس ہیں۔ یہ جہازوں کے ذریعے حوثی باغیوں تک اسلحہ پہنچانا چاہتے تھے، اور صعدہ کے محاذ پر زخمی ہونے والے ایرانیوں کو ایران منتقل کرنا چاہتے تھے۔

یمنی رئیس علی عبداللہ الصالح کہتا ہے:

''حوثیوں کو بعض ایرانی اداروں سے مالی امداد ملتی ہے۔'' ❷

---

❶ ویب سائٹ بی بی سی نیوز چینل: منگل ۲۷ اکتوبر/تشرین الاول ۲۰۰۹ء

❷ ویب سائٹ بی بی سی نیوز چینل منگل ۲۷ اکتوبر/تشرین الاول: ۲۰۰۹ء

معلومات اور انقلابی حقائق:

صعدہ کے محاذ پر باغی حوثیوں سے نبرد آزما ایک فوجی کمانڈر نہایت خطرناک اور شرانگیز حقائق کو کھولتے ہوئے اشارہ کرتا ہے کہ صعدہ کی جنگ میں ایران پورا پورا ملوث ہے۔

صوبہ صعدہ کے ضلع سحار میں باغیوں کا کمانڈر عبداللہ جابر المحدون، جس نے گرفتاری دے دی تھی، بیان کرتا ہے کہ باغی حوثیوں کی ایرانی حکومت اور حزب اللہ اللبنانی نے لامحدود مدد کی تھی۔ حزب اللہ کا بیان ہے کہ اس کے جاسوس حوثی باغیوں کو ٹریننگ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باغی حوثیوں اور یمنی فوجوں کے درمیان ہونے والی یہ جنگ کافی طول پکڑ گئی۔ جبکہ گزشتہ کئی سالوں سے انہیں ہر طرح کی مدد بھی فراہم کی جا رہی تھی۔

اس سلسلہ میں اس بات کی طرف اشارہ کرنا بے حد ضروری ہے کہ اس سے قبل یمنی حکومت نے دو دہشت گردانہ اکائیوں پر فوجی مقدمے چلائے تھے۔ یہ اکائیاں متعدد ایسے اشخاص پر مشتمل تھیں جو ایرانی انٹیلی جنس کے مفاد کے لیے جاسوس کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ بلاشبہ یہ امران قوی دلائل میں سے ہے جو یمن اور خطے میں ایران کے توسیع پسندانہ عزائم اور خفیہ منصوبوں کو آشکارا کرتے ہیں۔ اور امسال مارچ میں یمن کی ملکی امن وامان کے مقدمات سے متعلقہ دیوانی عدالت نے دو یمنی شہریوں پر جو تین افراد پر مشتمل اکائی میں سے تھے، ایرانی مفادات کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں بھاری جرمانے عائد کیے ہیں۔ عبداللہ جابر کا کلام ختم ہوا۔

یمنی حکومت آج تک حوثی جماعتوں پر فوجی مقدمے چلا رہی ہے، اور ان سے ایرانی حکومت کے ساتھ مل کر سازشیں اور جاسوسی کرنے کے الزام میں بھاری جرمانے بھی وصول کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس جاسوسی اور سازش سے ان کا مقصد یمنی حکومت کا تختہ الٹنا اور باغی رافضی حسین بدرالدین حوثی کی مدد کرنا تھی۔

لبنانی مجلہ ''الشراع'' شمارہ ۱۴۰۶ نے بھی یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ یمن میں حوثیوں کے ساتھ مل کر یمنی حکومت اور سعودی حکومت کے خلاف جنگ کے دوران حزب اللہ کے

سینکڑوں کارکن مارے گئے۔ چنانچہ ان کی لاشوں کو اریٹیریا میں قائم ایرانی فوجی چھاؤنی میں منتقل کیا گیا۔ پھر ان لاشوں کو دمشق کے ہوائی اڈے منتقل کیا گیا، جہاں سے ایرانی جہازوں میں لاد کر ان لاشوں کو لبنان منتقل کیا گیا تا کہ سب کو ان کے آبائی وطنوں میں دفن کیا جا سکے۔

انٹرنیٹ پر ”شبكة الدفاع عن السنة“ کی ویب سائٹ نے یمن کے عسکری ذرائع سے یہ رپورٹ نقل کی ہے کہ لبنانی عسکریت پسند اور دہشت گرد تنظیم ”حزب اللہ“ کے تین جاسوس شمالی یمن میں ضلع صعدہ میں لڑی جانے الی جنگ میں مارے گئے۔ یہ جنگ یمنی فوجوں اور باغی حوثیوں کے درمیان ہوئی تھی۔

”مأرب برس“ نے جو ایک یمنی ویب سائٹ ہے، یہ بیان جاری کیا ہے کہ یمنی عسکری ذرائع کا کہنا ہے کہ یمن میں بم دھماکوں میں ملوث تین لبنانی جاسوس جنگی طیاروں کی بمباری میں مارے گئے۔ یہ جاسوس صوبہ صعدہ کے علاقہ ملاحیظ میں بنی عریج کے محلے میں چھپے ہوئے تھے۔

غرض حوثی تحریک ”خمینی انقلاب“ اور ایرانی ہم نوا لبنانی تنظیم ”حزب اللہ“ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ ان کی پیروی کرنا ضروری ہے اور یہ دونوں تنظیمیں ایک قابل تقلید مثال ہیں۔

جنوبی ایران کا دبا دبا نعرہ:

یمن کے بحران میں ایرانی دخل اندازی کا آخری ثبوت یمن کے سابق نائب رئیس علی سالم البیض کا یہ صاف بیان ہے جو ”فك الارتباط بين الشمال والجنوب“ کے نام سے معروف ہے، یعنی شمال اور جنوب کے درمیان قائم ہونے والے رابطوں کو ختم کیا جائے، یعنی یمن کے شمال اور جنوب کو ایک دوسرے سے جدا کیا جائے۔ چنانچہ وہ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اس بارے اور اس ھدف کو حاصل کرنے کے لیے ایران پر بھرپور اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ [1]

---

[1] المركز اللبناني للابحاث والاستشارات.

یعنی یمن کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے میں ایران اپنا کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔

بسا اوقات حوثیوں اور جنوبی تحریک کے قائدین کے درمیان کوئی باہمی رابطہ سامنے آ جاتا تو علی سالم اس کی وضاحت یوں کرتا کہ حوثیوں اور علیحدگی پسندوں کے درمیان یہ وہ باہمی رابطہ اور تعلق ہے جس کی نگرانی طہران کر رہا ہے۔ یہ حوثی تحریک کے لیڈر کا وہ مؤقف ہے جس کی بنا پر اس نے دوسرے گروہ کے ان بیسیوں جنوبی فوجیوں کو قید سے رہا کیا جو اس کے پاس قید تھے۔

کیا حوثی تحریک اور لبنانی حزب اللہ میں کوئی تعلق ہے؟

عبدالمنعم الجابری کہتا ہے: اس بات کے متعدد ثبوت اور شواہد ہیں جو بتلاتے ہیں کہ یمنی صوبے صعدہ میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات میں ایرانی ہاتھ براہِ راست ملوث ہے۔ چنانچہ ایران نے باغی حوثیوں کو ہر قسم کی مالی، عسکری، فکری و نظریاتی اور لاجسٹک امداد فراہم کر کے اپنے ملوث ہونے کے ناقابل تردید شواہد دنیا کے سامنے خود ہی پیش کر دیے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ امداد ''ایرانی اسلامی انقلاب'' کے نام سے یمن اور دیگر خطوں میں بر آمد کی گئی۔ چنانچہ ایرانی حکومت نے دیکھا کہ اس خطے میں فارسی تہذیب کی پیش قدمی کے لیے حوثی تحریک بہترین ذریعہ ہے۔ اور اس تحریک کو ایرانی اہداف کے حصول کا آلہ کار بنایا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس منصوبے پر گزشتہ میں نوے کی دہائی کے نصف سے ہی کام شروع کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ بدرالدین حوثی اور اس کا بیٹا ۱۹۹۴ء میں ایران کے طویل دورے پر روانہ ہوئے۔ دونوں نے طہران اور قم سمیت متعدد شہروں کا دورہ کیا۔ اسی دورے کے دوران حوثیوں اور ایرانیوں کے درمیان مشترکہ کارروائیوں کے لیے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ کہ کس طرح ایرانی حکومت یمن میں حوثیوں کو ہر قسم کی امداد فراہم کرے گی۔

باوثوق ذرائع کی رپورٹیں بتلاتی ہیں ایرانی حکومت صنعاء میں واقع اپنے سفارت خانے کے ذریعے سالانہ لاکھوں ریال بلا واسطہ یا بالواسطہ حوثی تحریک اور اس کے تابع شباب المؤمن کی تنظیم کو پہنچاتی تھی۔ اس کے علاوہ علاقہ صعدہ میں واقع حوثی تعلیمی اداروں کی

مالی معاونت میں بھی پیش پیش رہی۔ یہ تو وہ امداد تھی جو حوثیوں کو مختلف ایرانی شیعہ اداروں (فاؤنڈیشنز) انجمنوں (سوسائٹیز) اور تنظیموں سے ملتی تھیں چاہے وہ خود ایران میں موجود تھیں یا انہی ایرانی شیعہ تنظیموں کے ماتحت دنیا کے دوسرے ممالک میں پائی جاتی تھیں۔ ان تنظیموں میں سے ایک قم ایران کی "مؤسسة انصارین" لندن کی "موسسة الخوئی" کویت کی "مؤسسة الثقلین" اور لبنان میں حزب اللہ کے ماتحت متعدد تنظیمیں شامل ہیں۔

ایرانی حکومت نے یمنی میں حوثیوں کی وسیع پیمانے پر عسکری امداد کی۔ چنانچہ ایک طرف انہیں اسلحہ اور جنگی سازوسامان پہنچایا تو دوسری طرف ایرانی جاسوسوں اور جنگی ماہرین کو بھیج کر حوثی میلیشیات کی جنگی ٹریننگ بھی کی۔ چاہے وہ جاسوس خود یمن میں تھے اور چاہے ایران کے۔ اسی طرح حزب اللہ کے کارکنوں کا صعدہ تک پہنچانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ صعدہ یمنی حکومت کی ان سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتا تھا جو یمنی ہم وطنوں کو صعدہ کی زمینوں میں آنے اور آ بسنے میں مدد فراہم کرتی تھیں۔

ایرانی امداد کا دوسرا اہم اور خطرناک ترین پہلو یمن میں باغی حوثیوں کو لوجیسٹک اور تربیتی امداد فراہم کرنا ہے جو مختلف دھماکا خیز سامان بنانے اور بارودی سرنگیں تیار کرنے کی ٹریننگ کو شامل تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ خود حوثیوں کو بھی اس میدان کا ماہر بنایا۔ چنانچہ یمنی فوجوں نے جب حوثیوں کے متعدد ٹھکانوں پر قبضہ کیا اور انہیں وہاں سے نکال باہر کیا تو بارودی سرنگوں کی ایک بھاری تعداد برآمد ہوئی جس کو یمنی فوج نے قبضہ میں لے کرنا کارہ بنا دیا۔ حوثیوں نے متعدد علاقوں میں بارودی سرنگوں کو بچھا رکھا تھا۔ یمنی فوجوں نے ان سب پر قبضہ کرلیا اور ان کو اکھاڑ پھینکا۔ حوثی زمینی بارودی سرنگیں بنانے میں ابتدائی درجہ میں بارودی مواد اور گھریلوں گیس پائپ وغیرہ کو استعمال کرتے تھے۔

گزشتہ چند ہفتوں میں یمنی افواج نے ایسی کئی مال بردار بحری بیڑے قبضہ میں لیے ہیں جو بارود، گیس پائپ اور پٹرولیم خام مال کی اچھی خاص تعداد سے لدے ہوئے تھے۔ یہ

جہاز یمنی صوبہ ''الجوف'' اور دیگر علاقوں سے سیدھے صعدہ جا رہے تھے تا کہ یہ دھماکا خیز اور آتش گیر سامان دہشت گردانہ کارروائیوں کے لیے حوثیوں تک پہنچایا جا سکے۔

عبدالمنعم الجابری مزید کہتا ہے: ''گرفتار ہونے والے متعدد حوثی باغیوں نے ایرانی اور حزب اللہ کے دہشت گردوں کے یمن میں موجود ہونے کا اعتراف کیا ہے جو حوثیوں کی جنگی تربیت کرتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات حوثیوں کے ساتھ مل کر یمنی افواج سے قتال بھی کرتے ہیں۔

اسی طرح باوثوق مقامی ذرائع بتلاتے ہیں، جن میں سے بعض حوثیوں کے بہت قریب بھی ہیں، کہ باغیوں کے کمانڈر عبدالملک حوثی نے اپنے کارکنوں کو اس بات کی ہدایت جاری کی ہیں کہ ''ہمارا جو کارکن جو یمنی نہ ہو، اور جنگ کے دوران مارا جائے، اس کا سر قلم کر کے جسم سے جدا کر دیا جائے تا کہ وہ پہچانا نہ جا سکے۔''

اس طرح بعض مقامی ذرائع ابلاغ نے بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ متعدد حوثی باغیوں نے جنہوں نے یمنی افواج کو اپنی گرفتاری دے دی، یا وہ جنگ کے دوران گرفتار ہوئے، اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے ''ایرانی القلابی فورس'' کے ماتحت متعدد چھاؤنیوں سے جنگی تربیت حاصل کی ہے۔ [1]

کیا حوثی تحریک، شیعی مملکت اور خلیج کے درمیان رابطے ہیں؟

"المصدر آن لائن" [2] کی ویب سائٹ پر عراقی نمائندہ جنان العبیدی کہتی ہے:

> ''نجف شہر میں حوثیوں کے دفتر کا موجود ہونا یہ معنی نہیں رکھتا کہ یمن میں مسلح شدت پسندی کو شیعی نظریات سپورٹ کر رہے ہیں۔''

جنان عبیدی یہ بات اس وقت کر رہی تھی جب عراقی نمائندہ ہمام حمودی بغداد میں حوثیوں کو اپنا دفتر کھولنے کی دعوت دے رہا تھا۔ اور ہمام کے بقول یہ گویا کہ یمن کے ''عزت

---

[1] جریدہ الجزیرہ السعودیہ بروز بدھ ۲۵ شوال ۱۴۳۰ھ شمارہ نمبر ۱۳۵۳۰ میں شائع ہونے والا مقالہ۔

[2] یہ یمنی نیوز ویب سائٹ ہے۔ http://www.almasdaron line. com

الدوری'' کو دعوت دینے کا ردعمل تھا۔ کیونکہ ''عزت'' کالعدم تنظیم ''حزب البعث'' کے ان سر برآوردہ کارکنوں میں سے ایک تھا جو عراقی حکومت کو مطلوب تھے۔

جنان العبیدی اس بات پر زور دیتے ہوئے کہتی ہے کہ حوثیوں کا تو پہلے سے ہی بالفعل نجف میں ایک دفتر (مکتب) موجود ہے۔ جیسا کہ عراقی چینل ''الشرقیۃ'' اس بات کو واضح طور پر کہتا ہے کہ ''یمن کو یہ بات سمجھنا ہوگی کہ نجف میں جو پوری دنیا میں شیعیت کا پایہ تخت اور دارالحکومت ہے، حوثیوں کا دفتر موجود ہے۔'' الشرقیہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''یہ مکتب عراق میں مقدس آستانوں اور درگاہوں کی زیارات کے امور کو سنبھالتا ہے۔ اور اس کے سوا اس دفتر کا کوئی کام نہیں۔''

''کل العراق'' ویب سائٹ کے مطابق عراقی حکومت نے ان سب خبروں کے بالمقابل چپ سادھ رکھی ہے۔ حالانکہ یہ خبریں بڑی دہشناک تھیں۔ کیونکہ یمنی حکومت نے صنعاء میں عراقی سفیر کو صعدہ کے معرکوں کے بارے میں عراقی حکومت کے سرکاری بیانات پر احتجاج کرنے کے لیے طلب کر لیا تھا۔

فارن افیرز کے چیف اور سپریم کونسل کے نائب صدر عبدالعزیز الحکیم، ہمام حمودی نے پارلیمنٹ میں اس بات کا مطالبہ کیا کہ ''یمنی حکومت کے حزب البعث المنحل'' کے متعدد کارکنوں کو پناہ دینے کے جواب میں عراق کے دارالحکومت میں حوثیوں کا بھی ایک ٹھکانا بنایا جائے۔'' "شبكة الدفاع عن السنة" کی ویب سائٹ نے "موسوعة الرشيد" سے اس بات کو نقل کیا ہے کہ عراقی صحافی اور مضمون نگار صلاح المختار نے، جو گزشتہ دورِ حکومت میں عراق کے سرکاری اخبار "الجمهورية" کے چیف ایڈیٹر تھے اور ان دنوں یمن میں مقیم ہیں، اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ عراق کے جنوبی شہر ''نجف'' میں حوثی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ صلاح المختار کا یہ بھی کہنا ہے کہ حوثیوں کا وسطی عراق کے صوبہ نجف میں بنیادی، اور جنوبی عراق کے پایہ تخت بغداد میں ایک ذیلی مکتب موجود ہے۔

"كتائب حزب الله فى العراق" کے نام سے ایک اعلامیہ اور اشتہار شائع ہوا۔

جس میں اس بات کی صراحت تھی کہ حزب اللہ کے ایران کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں اور وہ یمن میں حکومت کے خلاف مسلح جنگ اور بغاوت میں حوثیوں کی بھرپور مدد کر رہی ہے۔

یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ ایران حوثیوں کی مدد کرتا ہے۔ بالخصوص ''کتائب حزب اللہ'' (حزب اللہ کی بٹالین) کا بیان جس کو نیوز ایجنسی ''العراق نیوز'' نے نشر کیا، بتلاتا ہے کہ کتائب حزب اللہ کا یہ اشتہار خطہ میں امریکی منصوبے کا مقابلہ کرنے کے لیے اور ظلم کے مقابلے میں مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کے لیے شائع کیا گیا تھا۔''

یمنی وزیر خارجہ ابوبکر القربی نے ایک سٹیلائٹ چینل میں اعلان کرتے ہوئے کویت، بحرین اور سعودیہ کے بعض اداروں پر یہ تہمت لگائی کہ وہ باغی حوثیوں کی مادی مدد کرتے ہیں۔ [1]

جب بحرین نے مملکت سعودیہ کی تائید میں یہ پارلیمانی بیان جاری کیا کہ اپنی زمینی سرحدات کی حفاظت کرنا اور اپنی زمینوں سے حوثیوں کے دہشت گردانہ اثر ونفوذ کو ختم کرنا مملکت سعودیہ کا حق ہے تو بحرین کے وفاقی پارلیمان کے شیعہ بلاک نے اس کے خلاف ووٹ دیا اور اس بیان کی تردید کی، تو عین اس وقت بحرین کے صفوی شیعہ نے حوثیوں کے ساتھ اپنی دوستی اور ہمدردی کا اعلان کر دیا۔ اور وفاقی شیعہ ممبران نے اس بل اور بیان کے واپس لینے کا مطالبہ کر دیا۔ حالانکہ اس بیان میں باغی حوثیوں کی طرف اشارہ تک نہیں تھا۔

بحرینی نائب رئیس جاسم سعید جنہوں نے پہلے جمعیت پر الزام لگایا تھا کہ اس کے یمن کی حوثی باغی جماعت کے ساتھ تعلقات ہیں، یہ کہتے ہیں کہ انہیں اس بات کی پوری امید تھی کہ وفاقی (یعنی حکومتی اتحادی) ایسے کسی بیان کی تائید کرنے سے انکار کر دیں گے کہ اپنی زمینوں کی حفاظت کرنا، اور اپنی جنوبی سرحدوں پر حوثی باغیوں کی غارت گریوں کا جواب دینا یہ مملکت سعودیہ کا حق ہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وفاق کے حوثیوں کے ساتھ ناپسندیدہ اور مجرمانہ تعلقات سوائے قطعی انکار کے اور کسی بات کی اجازت نہ دیں گے۔ اور وہ ایسے بیان کو رد کر دیں گے جس میں باغیوں حوثیوں سے بدلہ لینے کا ذکر ہو۔ [2]

---

[1] یہ انٹرویو بروز اتوار ۸ نومبر تشرین الثانی ۲۰۰۹ میں نشر ہوا۔ دیکھیں: ''مارب برس'' العربیة نت۔

[2] جریدة الشرق الاوسط: بروز بدھ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ، ۱۱ نومبر ۲۰۰۹ء شمارہ نمبر ۱۱۳۰۶

حوثیوں کے ساتھ سیاسی تعلق اور فکری ونظریاتی انتساب:

گزشتہ میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ حوثی اپنا مذہبی انتساب (زیدی ۔جارودی) مذہب کی طرف رکھتے ہیں۔ البتہ حسین الحوثی اور اس سے پہلے اس کا والد بدر الدین الحوثی اس فکر ونظریہ میں ایک قسم کا اثنا عشری مذہبی تاثر اور اس کے دینی وسیاسی رموز کو داخل کر دیا تھا۔ اور اس حد تک داخل کر دیا تھا کہ اب حوثیوں اور اثنی عشریوں میں بظاہر کوئی فرق نہ کیا جاتا تھا۔

عجیب بات یہ ہے کہ زیدیہ کے شیخ مجد الدین المؤیدی، [1] امام زید بن علی بن حسین کے امویوں کے خلاف خروج کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

> ''امام کو سوائے اس رافضی فرقہ کے کسی نے نہیں چھوڑا تھا جن کے گمراہ ہونے کی خبر حدیث شریف میں وارد ہے۔''

اس وضاحت کے ہوتے ہوئے ایک آدمی اس بات کا تصور نہیں کر سکتا کہ حوثی تحریک نے اس بات کی کوشش کیسے کی کہ جارودیہ اور اثنی عشری نظریات وافکار کو ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔

❀❀❀❀❀

---

[1] دیکھیں: كتاب التحف شرح الزلف: ص ٦٨.

تیسرا باب:

جنگیں اور جدید ہتھیار

سعودی حکومت پر حملے کرنے سے حوثی تحریک کے اہداف کیا ہیں؟

حوثیوں کا کہنا ہے کہ سعودی حکومت نے حوثیوں پر حملوں کے لیے یمنی فوجوں کو اپنے ملک میں آنے کی اجازت دی ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ یمن کے مرکزی سیکورٹی اداروں کا ایک عسکری ونگ ''خوبہ'' کے علاقے سے سعودی عرب میں داخل ہوا، اور یہ خطے کے سربراہ کے ساتھ پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے تحت تھا۔ اس فوجی دستے کا رخ حصامہ کے علاقے کے محاذاۃ میں تھا۔ تاکہ اس کے گرد جمع ہوں اور وہاں سے یعنی سعودی سرزمین سے یمنی سرزمین پر حملے کریں۔ چنانچہ اس فوجی دستے نے متعدد حملے کیے اور سعودی سرحدوں تعینات متعدد محافظ فوجیوں کو قتل بھی کیا۔

قطری اخبار ''العرب'' بروز اتوار ۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں شیعہ حوثی جماعت کا ایک کمانڈر صالح ہبرہ یہی بیان دیتے ہوئے کہتا ہے: یعنی حکومت نے مرکزی امن فوجوں کا ایک دستہ سعودیہ بھیجا۔ ایسا ایک طے شدہ لائحہ عمل کے بعد کیا گیا۔ کیونکہ سعودی علاقہ الحصامہ کو نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ جو آج تک یمنی فوجوں اور باغی حوثیوں کے درمیان میدان کارزار بنا ہوا ہے۔

ہبرہ کہتا ہے کہ مملکت سعودیہ عربیہ کا یمنی فوجوں کے ساتھ یہ تعاون کہ وہ سعودی سرزمین کو استعمال کر کے یمنی حوثیوں پر حملہ کریں، یہ اب تک جاری جنگ میں ریاض کی حکومت کے بالفعل شرکت کے درجہ میں ہے۔ اور یہ اپنی نوعیت کا ایک نہایت خطرناک اقدام ہے۔

پھر ھبرہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتا ہے:

''جب مملکت سعودیہ عربیہ نے یمنی حکومت کی امداد کا سلسلہ جاری رکھا تا کہ سعودی سر زمین سے حوثیوں پر حملے کیے جا سکیں تو اب ہمیں نہایت طاقتور اور مضبوط اقدامات اٹھانے ہوں گے۔ البتہ ان اقدامات کی نوعیت کیا ہوگی اس کی وضاحت کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ابھی ان کے بارے میں گفتگو قبل از وقت اور نا مناسب ہوگی۔ اور سعودی حکومت سے اس بات کا مطالبہ کر دیا کہ وہ یمن کے اندر جاری اس جنگ میں دخل اندازی سے باز رہے کیونکہ اس جنگ کا تعلق صرف یمنی حکومت سے ہے۔

اس تناظر میں یمنی اخبار ''اخبار الیوم'' بیان کرتا ہے کہ: "اعلام التمرد الحوثی" (حوثی بغاوت کے اعلان) نے اس خطرناک اقدام کو طشت از بام کیا ہے جو وہ اٹھانے جا رہے ہیں اور جو اپنی نوعیت کا پہلا اقدام ہے کہ حوثی باغی سعودی زمین پر حملے کرنے کی اور سعودیہ کے خلاف مسلح کارروائیاں کرنے کی شدید رغبت رکھتے ہیں۔ [1]

شمالی یمن کے صوبہ صعدہ کے قریب صوبہ جوف میں یمنی امن ذرائع کا کہنا ہے کہ تقریباً ۴۵ برس سے یمن میں مقیم ایک شہری کو جب گرفتار کیا گیا تو اس کے پاس سے کپڑوں سے بھرا ایک بڑا بیگ برآمد ہوا۔ اس میں بعض قیمتی اشیاء کے ساتھ ساتھ ایک خط بھی نکلا جو حکومت ایران کی طرف سے عبدالملک الحوثی کو لکھا گیا تھا۔

اس کے علاوہ چند بیگ اور بھی نکلے جو جعلی فوجی وردیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ تاکہ یہ دھوکا دیا جا سکے کہ یہ لوگ سعودی فوجی ہیں۔ اس کے سامان میں جدید کیمرے، اور گاڑیوں کی جعلی نمبر پلیٹس بھی ملیں جن پر سعودی افواج کا نام لکھا ہوا تھا۔

یمنی ذرائع کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایک خط پکڑا گیا جس میں عبدالملک الحوثی نے اس بات کی معذرت کی کہ اس ویڈیو کو جو گزشتہ اگست کی ۲۸ تاریخ کو ایک انٹرنیشنل چینل کے ہاتھ لگ گئی تھی، وائرل کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ متعدد صوبوں میں یہ بات واضح ہو چکی ہے بالخصوص جاسوس فوٹو گرافروں اور نیوز ایجنسی کے ایجنٹ کی فراہم کردہ معلومات سے اس پیغام کی

❶ اس کے لیے دیکھیں یہ لنک:http:www.khabar.ws/news action show id 8-79.com

حقیقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اس پیغام میں اس بات کا بھی مطالبہ تھا کہ سعودی آرمی کی جعلی وردیوں کو بھی اس مشن میں استعمال کیا جائے۔ اسی طرح سعودی آدمی جو گاڑیاں استعمال کرتے ہیں ان کی جعلی نمبر پلیٹس بھی تیار کی جائیں۔ حتیٰ کہ ایک انٹرنیشنل چینل (القناۃ العالم) نے یہ جھوٹی خبر نشر کر دی کہ صعدہ میں یمنی فوجوں کے ساتھ معرکہ کے دوران سعودی فوجوں اور ان کے بعض فوجی افسران پر یمنیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ❶

ٹی وی چینل ''ایم۔بی۔سی'' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں جس کو یمنی خبر رساں ایجنسی ''سبا'' نے نشر کیا تھا، رئیس عبداللہ صالح کہتے ہیں: ''شمال یمن کے باغی حوثیوں کو ایرانی اداروں کی طرف سے بے شمار مالی امداد ملتی ہے۔ یہ لوگ سعودی ساری حدود کے ساتھ ساتھ ایسی ''شیعہ آبادیوں'' کو قائم کرنا چاہتے ہیں جو ایرانی اصول وقواعد اور مبادیات پر ایمان رکھتی ہوں۔ عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ یہ مالی امداد بعض ایرانی اداروں کی طرف سے آتی ہے۔ عبداللہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ یہ معلومات ہمیں ملنی والی بعض دستاویزات سے اور عدالتوں میں پیش کیے جانے والے بعض جاسوسوں کے ذریعے ملی ہیں۔ البتہ رئیس عبداللہ صالح اس بات کو تاکید کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایرانی حکومت پر دوسری حکومتوں کی طرح الزام نہیں لگاتے۔

رئیس علی الصالح کہتے ہیں کہ حوثی جنگجوؤں کی تربیت کوئی عام تربیت نہیں۔ بلکہ ان کی تربیت لبنان کی دہشت گرد تنظیم ''حزب اللہ'' کے طرز پر ہوئی ہے۔

حرمین شریفین پر قبضہ، اہل سنت والجماعت کا قلع قمع، عالم اسلام کی ہر سنّی حکومت کا خاتمہ جن میں سرفہرست مملکت عربیہ سعودیہ کی حکومت ہے، یہ ہر رافضی کا خواب اور اس کی شدید تمنا ہے۔

❶ دیکھیں: الیکٹرونک نیوز پیپر: الاقتصادیۃ جس کا لنک یہ ہے:

http:www.aleqt.com.200909/08/articale271594html

حوثی تحریک کے نعروں کی حقیقت کیا ہے؟

حوثی تحریک کے نمایاں نعروں میں سے یہ نعرے ہیں: امریکہ مردہ باد، اسرائیل مردہ باد، یہود پر لعنت، اور فتح اسلام کی ہوگی۔ ان نعروں سے ان لوگوں کا مقصد سوائے امت اسلامیہ کو دھوکا دینے کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔لیکن ان پر فریب نعروں کے باوجود اس تحریک کے کارکن اگر اسلحہ اٹھاتے بھی ہیں تو صرف یمن کے نہتے مسلمانوں پر یا پھر پر امن سعودی حکومت کے خلاف۔ جبکہ امریکہ اور اسرائیل کے خلاف صرف نعرے بازی ہی کی جاتی ہے۔ تاکہ غفلت میں پڑے اور سادہ لوح مسلمانوں کا استحصال کرسکیں۔ خمینی بھی اپنے خونی انقلاب کے دوران یہی کچھ کیا کرتا تھا۔ امریکہ اور اسرائیل کے خلاف صف بندی اور لا بنگ نے یمنی حلقوں میں اس لیے بھی پذیرائی حاصل کی کیونکہ ان میں عربی نخوت، غیرت اسلامیہ اور نہایت پر جوش جذبہ تھا۔ چنانچہ حوثیوں کے یہ نعرے ان یمنیوں کے دلوں کی آواز کی ترجمانی کے بمنزلہ تھے، جو مشرق ومغرب کے مسلمانوں کے متعدد مسائل کے علم بردار تھے اور ان کے حق میں سینہ سپر تھے۔ اور ان نعروں کے زیر سایہ جذبات میں اور بھی تیزی، جولانی جوش اور انگیخت پیدا ہوتی تھی۔ جس سے واضح ہوا کہ ان حوثیوں نے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف نعرے بازی کر کے صدام حسین کے گزشتہ اور حسن نصر اللہ کے اگلے تجربات سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور لوگوں کو اس نعرے کے پرچم تلے اکٹھا کرنے میں انہیں خوب جوش دلایا اور مہمیز کیا۔ ❶

اس موقع پر عبدالسلام الحسنی ❷ نے ایک سوال اٹھایا، وہ کہتا ہے کہ: اسی طرح ایک دوسرے پہلو سے ان جنگوں کی بابت امریکی مؤقف کی منافقت اور کینہ پروری بھی کھل کر ہمارے سامنے عیاں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ سب جھڑپیں اور جنگیں ''امریکہ مردہ باد''

❶ دیکھیں: الحوثية فى اليمن: ١٥٣ ـ ١٥٤.

❷ یہ وہی عبدالسلام الحسنی ہیں جنھوں نے "برو تو کولات آیات قم والنجف حول الیمن" کتاب لکھی ہے۔ یہ تفصیلات کتاب ھذا کے ص ۱۵ پر درج ہیں۔

کے نعروں تلے لڑی گئیں، لیکن اس سب کے باوجود ان تمام جھڑپوں کے دوران ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اپنے شہریوں اور عوام کو کبھی کبھی اس جنگ سے خبردار نہ کیا اور نہ کبھی ان خطوں سے بچ کر رہنے کی وارننگ ہی دی۔ اور ایسی دھمکیوں کے جواب میں اپنی مخصوص کارروائیاں بھی نہ کیں۔اس کے ساتھ اس بات کو بھی ملا لیجیے کہ امریکیوں نے اس بحران کی بابت ذرائع ابلاغ کے ذریعے احتیاط کرنے کا پروپیگنڈا بھی کیا اور جیسا کہ ان کی عادت ہے کہ ایسی کسی عسکری کارروائی اور جنگی تحریک کو بلاتا خیر دہشت گرد تحریک اور تنظیم قرار دے دیتے ہیں۔لیکن حوثیوں کی ان دہشت گردانہ کارروائیوں کو دہشت گردی قرار نہ دیا۔ جبکہ اس کے برعکس حوثیوں کی ان مذموم کاروائیوں کے جواب میں فوجی حملوں کو دہشت گردی کی طرف منسوب کر دیا۔

مظلومیت اور آزادیٔ رائے کا سلب کرنا جیسا کہ حوثیوں کا کہنا ہے:

''یہ بیان حوثیوں نے جاری کیا ہے۔ اس کو''شہدائے قطیف'' نامی شیعی ویب سائٹ نے وائرل کیا ہے۔ جو اس بات کے واضح دلیل ہے کہ قطیف کے باشندے حوثیوں کے معاون ومددگار ہیں۔ پھر اہل قطیف نے عبدالملک حوثی اور اس کے پیروکاروں کو یہ پیغام لکھ بھیجا جس میں انہوں نے عبدالملک حوثی کو اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہ سعودی عرب کے خلاف حوثیوں کے بھرپور مؤید ومعان ہیں۔

یمنی شیعہ کی طرف سے دنیا بھر کے اور بالخصوص جزیرہ عرب کے شیعوں کو درد بھری پکار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یمن اور بالخصوص شمالی یمن کے صوبہ صعدہ میں رونما ہونے والے دردناک واقعات کسی سے پوشیدہ نہیں، جہاں علی عبداللہ الصالح کی حکومت نے حوثی مجاہدین کے خلاف جو

شیعہ اہل بیت میں سے ہیں، پکڑ دھکڑ، ظلم وستم، اور تشدد کی ہر قسم کی مجرمانہ کارروائیاں کیں۔ چنانچہ علی کی حکومت نے حوثیوں کو بے گھر کیا، قتل کیا، بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ کیا۔ بازاروں میں قتل عام کیا، اسی طرح پر امن بستیوں میں محافظ کیمپوں میں اور مختلف خیمہ بستیوں میں مظلوم حوثیوں کو خاک وخون میں نہلایا پھر ان تک امدادی سامان اور ادویات وغیرہ کے پہنچنے پر بھی بندش لگا دی۔ اور خود یمنیوں نے اپنے بھائیوں، عم زادوں، پڑوسیوں، اور ہم وطنوں کے خون سے ہاتھ رنگنے شروع کر دیے۔ قبائل نے حوثیوں کے خلاف چھٹی جنگ میں دوسرے قبائل کو اپنی مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس سے قبل پانچ جنگیں ہو چکی تھیں اور یہ چھٹی جنگ تھی۔ جو یمنیوں نے ان لوگوں پر برپا کر رکھی تھی جو امریکا اور اسرائیل کے دشمن ہیں۔ جو اپنے حق کا مطالبہ کر رہے ہیں، جو اپنے دین، اپنی عزت اور اپنی سرزمین کا دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن یمنی حکومت اپنے مفادات کی خاطر حقائق کو مسخ کرنے اور حالات و واقعات کو غلط رنگ میں پیش کرنے سے ہرگز بھی باز نہ آ رہی تھی۔ جب کہ دوسری طرف خلیجی ممالک حوثی مجاہدین کے خلاف جنگ ونفرت کی آگ بھڑکانے میں پیش پیش تھے۔ سعودی حکومت اسلحہ، مال اور فوجیوں کے ساتھ یمنی حکومت کی پوری پوری مدد کر رہی ہے۔ اور اسی پر بس نہیں، بلکہ سعودی حکومت نے یمنی افواج کے لیے اپنی سرحدوں کے دروازے کھول دیے تھے تاکہ یمنی فوجیں سعودی سرزمین میں آ گھسیں اور حوثی مجاہدین پر تابڑ توڑ حملے کریں اور انہیں سعودی سرزمین پر موت کے گھاٹ اتار دیں۔

یہ سب صرف اس بات کی پاداش میں نہ تھا کہ حوثی مجاہدین اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے تھے، یا یہ کہ حوثی مجاہدین اپنے دین، عزت اور سرزمین کے دفاع کے لیے کھڑے ہوئے تھے، بلکہ اس لیے کہ یہ حوثی اہل بیت کے شیعہ اور ان کے حب دار تھے۔ کیونکہ ان کا مذہب زیدیہ کا تھا۔ اور اکثر جعفری مذہب رکھتے تھے۔ ان حویثوں کا یہی ایک گناہ ہے۔ اسی لیے ان کو نیست و نابود کرنے کے لیے سب وسائل کو استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ جن میں سخت ترین وسیلہ اور ذریعہ میڈیا وار ہے جو رکنے کا نام نہیں لے رہی۔ یمنیوں کی حوثیوں کے

خلاف میڈیا وار میں سعودیہ کا ہر سرکاری اور غیر سرکاری چینل بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے، جس میں سعودی علماء تعلیمی ماہرین اور اصحاب قلم وقرطاس پیش پیش ہیں۔ جبکہ مصر، اُردن اور دیگر خلیجی ممالک بھی اس جنگ میں سعودی حکومت کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اس سب کا سبب وحید صرف یہی ایک خوف ہے کہ مبادا زیدی اور جعفری مذہب کے پھیلنے اور عام ہونے سے ان کے ہاتھوں سے حکومت واقتدار کی ڈور نہ نکل جائے۔ اور یہ کرسی اقتدار سے محروم نہ ہو جائیں۔

لیکن یمنی اور خلیجی حالات کا جائزہ لینے والا دیکھتا ہے کہ حوثی مجاہدین کو اپنی سرزمین پر غلبہ وتسلط اور فتح ونصرت حاصل ہے۔ ان سب احوال وحوادث کی آڈیوز اور ویڈیوز منظر عام پر آچکی ہیں۔ چاہے وہ حکومتی قتل وغارت کے واقعات ہوں یا سعودی اسلحہ، گاڑیوں اور فوجی سازوسامان کی تفصیل ہو۔ پر حوثی مجاہدین نے ان سب کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ یہ سب کامیابیاں سید عبدالملک بدرالدین حوثی اور ان کی سرفروش جماعت کے ہاتھوں سرانجام پائی ہیں جبکہ یمنی فوجوں کو بے حد نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

یہ سب واقعات رونما ہوئے ہیں لیکن ان کا دور تک چرچا نہ ہو سکا اور نہ ہر گھر میں اس کی خبر پہنچ سکی کہ وہ اس سب کو دیکھ لیتا اور حقیقت جان لیتا، کیونکہ حکومت اور ان کے ادارے تو صرف کذب بیانی، تدلیس اور حقائق کو جھٹلانے سے کام لے رہے ہیں۔ اس حکومتی رویے کو حوثی مجاہدین کی شوکت توڑنے، ان کے گرد سے لوگوں کو منتشر کرنے حوثی مجاہدین کے خلاف قبائل مفکرین، اور تجزیہ نگاروں کی ایک بھاری تعداد کو یمنی حکومت کے ساتھ جمع کرنے اور دہشت گردی اور بغاوت کو ثابت کر کے اور اس دلیل سے دنیا بھر کی حکومتوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے اس جنگ کا ہی ایک حصہ سمجھا جائے گا۔

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ القاعدہ کے ارکان بلاخوف وخطر اور کسی نگرانی ونگہداشت کے بغیر یمن میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ بلکہ انہیں سعودیہ اور یمن کی حکومتوں کی بھرپور تائید بھی حاصل ہے۔ اس لیے ہماری حوثی مجاہد بھائیوں کو صرف میڈیا کی سرپرستی چاہیے اور یہی ایک

کمی انہیں شدید نقصان پہنچا رہی ہے۔ چنانچہ ہمارے کچھ لوگوں نے یوٹیوب پر چند ایک چینل شروع کیے ہیں جو حقائق کو ظاہر کرتے اور صعدہ کے باشندوں کا دفاع کرتے ہیں۔ جبکہ بعض نے ویب سائٹ پر صعدہ کی جنگ کی تفاصیل بتلاتے کے لیے کچھ صفحات خاص کر دیے ہیں۔ اور خود ہم نے ''شهداء القطيف'' کے نام سے ایک ویب سائٹ بنائی ہے۔ جو چھٹی جنگ کے آغاز سے ہی صعدہ کی خبریں اکٹھی کر کے ان کو نشر کر رہی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان امور تک سب کی رسائی آسان ہے۔ اور ان امور نے لوگوں کو صعدہ کی جنگ کی صحیح اور قرار واقعی صورت حال کو سمجھنے میں بڑی مدد کی ہے۔ اور بعض قبائل کے حوثی مجاہدین کے ساتھ آ ملنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اور سب کو یہ بتلاتے میں بہت مدد کی ہے کہ یہ حوثی مجاہدین اہل بیت کے شیعہ ہیں۔

سو ہم سب لوگوں سے اس بات کی التجاء کرتے ہیں کہ وہ سب ویب سائٹس اور چینلز پر حوثی مجاہدین کی کامیابیوں کو عام کرنے میں ہماری بھرپور مدد کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے تارکین وطن، قیدیوں اور گرفتار لوگوں کی آواز کو دوسروں تک پہنچانے میں اپنا اپنا حصہ ڈالیں۔

پھر یہ کہ یوٹیوب پر اپنا ایک مستقل چینل کھولنا کسی کے لیے بھی مشکل نہیں۔ جہاں وہ خاص ان جنگوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔ غرض ہماری یہ معمولی کاوشیں بھی سید عبدالملک الحوثی کی جماعت کی مظلومیت کے پرچار اور اس کے اعلان میں بے حد مددگار اور میڈیا وار میں ان کی بے حد معاون ثابت ہوں گے۔

آج آپ کے حوثی بھائی میڈیا کے ذریعے آپ کی معاونت کے بے حد محتاج ہیں، ان سے اپنا ہاتھ کھینچ کے مت رکھیے اور آج ثابت کر دیجیے کہ آپ مظلوم کے معان و مددگار ہیں اور اس کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ ہم آپ کو بعض چینلز اور ویب سائٹس کے ایڈریس بتلاتے ہیں جہاں سے آپ کو متعدد آڈیوز، ویڈیوز اور صحیح خبریں باسانی مل جائیں گی۔ آپ وہاں سے اس سارے مواد کو بآسانی دوسروں تک فارورڈ کر سکتے ہیں۔ [1]

(1) یہ بیان ہر شیعہ ویب سائٹس پر جاری ہوا اور بلا استثناء جاری ہوا، جیسے "منتدى الفضيلة الثقافى" پر گیارہ جولائی ۲۰۰۹ء کو "منتديات شيعة العالم" پر بھی اسی تاریخ کو اور "وكالة اور للانباء" پر ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو نشر ہوا۔

قطیف کے شیعوں کا اپنے حوثی بھائیوں کو جواب

<u>یہ خط ہے ''شہداء القطیف'' کی طرف سے سید عبدالملک بدر الدین حوثی کے نام:</u>

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جناب سید عبدالملک بدر الدین حوثی (اللہ آپ کی عمر دراز کرے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم جزیرۂ عربیہ کے شرقی خطے کے صوبہ قطیف کے رہنے والے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو آپ سے مخاطب ہیں۔

یہ بات آپ پر ہرگز بھی پوشیدہ نہیں کہ صعدہ مظلوم میں ہمارے بھائی بہنوں، ماؤں اور باپوں پر ظلم کے جو پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اس سے ہمارے دل خون ہوئے جاتے ہیں اور سینے چھلنی اور جگر سوختہ ہیں۔

اس وقت جو اندھا ظلم ڈھایا جا رہا ہے جس نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، جس سے بچے بوڑھے عورتیں اور کوئی خشک اور ترشی محفوظ نہیں۔ یہاں مرنے والے ہر شخص کا تعلق صعدہ سے ہے۔ بے شک یہ ظلم ہے، اور یہ لوگ ظالم اور گنہ گار ہیں۔ اور یہ ظلم انسانیت کی ہر معنیٰ کے خلاف ہے۔

ہم اپنے اس خط کے واسطے سے یہ کہنا چاہتے ہیں ہم آپ لوگوں پر کیے جانے والے ان مظالم کا سعودی حکومت سے بدلہ لیں گے۔ اور اے ہمارے عزیز بھائیو! اللہ کی مدد سے ہم خوشی اور تکلیف میں آپ کے ساتھ ہیں۔ کوئی ملامت کرنے والا آپ لوگوں کی ملامت نہ کر سکے گا، کیونکہ آپ لوگ اپنی جانوں، زمینوں اور عزتوں کے لیے لڑ رہے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ زیادتی کے مرتکب آپ لوگ نہیں۔ بلکہ زیادتی سعودی افواج کر رہی

ہیں۔ اس لیے جزیرہ عرب کے بعض نام نہاد شیعہ قائدین نے جو بے اعتدالیاں کی ہیں، ہم اس سب سے درگزر کر دینے کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ قائدین نہیں بلکہ ظالموں کے خدمت گار ہیں۔

کیونکہ یہ لوگ جلاد کے ساتھ کھڑے ہوئے، اور آپ لوگوں کی قربانیوں کے برخلاف ان لوگوں کی مدد کی۔ اور آپ کے خلاف جنگ میں سعودی حکومت کی تعریفوں کے پل باندھے اور آپ لوگوں کو بدترین بدلہ دیا۔ بلکہ انہوں نے اپنے اس رسوائے زمانہ مؤقف میں قطیف اور احساء کے لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ اور شرقی خطے میں اس کو طائفہ شیعیہ کا نام دیے دیا ہے۔

سو ہم اس پر تنبیہ کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم قطیف، احساء، نجران اور مدینہ منورہ کے لوگ اس امت کے آزاد اور شریف لوگ ہیں۔ یہ اپنے بارے میں بات کرنے اور اپنا مؤقف بیان کرنے کے لیے کسی کو اپنا نائب نہیں بناتے۔ اور ان سرکاری ملازموں اور نوکری پیشہ لوگوں کی طرف سے جو بیان آیا ہے، یہ صرف انہیں کی ترجمانی ہی ہے، یہ کسی آزاد اور شریف آدمی کی ترجمانی نہیں۔ یہ لوگ صرف اپنے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ انہیں ایک آزاد اور شریف کی نیابت میں ان کی ترجمانی کرنے کا کوئی حق نہیں۔

اسی لیے ہم نے چاہا کہ ہم آپ کے سامنے اس بات کو واضح کر دیں کہ ان لوگوں کے بیان میں شرقی خطے کی شیعہ کمیونٹی کی کسی قسم کی کوئی ترجمانی نہیں۔ یہ صرف ان کی شخصی ترجمانی ہے۔ اور بس۔ اور قطیف، احساء، نجران اور مدینہ منورہ کے لوگ اپنے جذبات کو خود اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں، اور اس غرض کے لیے انہیں کسی کی مدد کی مطلق ضرورت نہیں۔ بالخصوص اس شخص کی تو بالکل بھی نہیں جس نے مال اور اغراض کی خاطر اپنا اور اپنی قوم کا سودا کر لیا ہو۔

اس لیے ہم اپنے عزیز واقارب اور دوست احباب کے ساتھ مل کر سعودی حکومت کے آپ لوگوں پر کیے جانے والے مظالم کا بدلہ لیں گے اور ہم پوری سچائی کے ساتھ آپ لوگوں

کے ساتھ کھڑے ہیں، کیونکہ آپ لوگ مظلوم ہیں۔ اور ہم بالکل بھی خوش نہیں۔

صعدہ میں ہونے والی قتل وغارت گردی، دہشت گردی اور پاکیزہ جانوں کی خونریزی پر ہماری آنکھیں خون کے آنسو بہا رہی ہیں۔

آخر میں ہم ایک بار پھر پوری تاکید سے یہ کہتے ہیں کہ بعض نوکری پیشہ اور ملازم لوگوں نے طائفہ شیعہ کے نام سے جو ایک عمومی پیغام دیا ہے، ہم اس سے بالکل بری اور بیزار ہیں۔

ہم ان لوگوں کے بارے میں فتویٰ بھی لیں گے تاکہ آپ لوگوں کے خلاف اس ظالمانہ جنگ کی بابت ہمیں قوم کی رائے بھی معلوم ہو جائے۔

آپ لوگوں پر اور روئے زمین کے ہر مظلوم پر ہزاروں رحمتیں اور سلامتیاں ہوں۔

کیا حوثی تحریک نے جہاد فی سبیل اللہ کا پرچم اٹھا رکھا ہے؟

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ حوثی بڑے جذباتی نعرے لگاتے ہیں تاکہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا سکے۔ جیسے اسرائیل مردہ باد، امریکہ مردہ باد۔ جیسا کہ ان کا سرغنہ خمینی یہی کیا کرتا تھا اس نے امریکا کو ''شیطان اکبر'' کا نام دے رکھا تھا۔ لیکن در پردہ ان سے معاہدے کر رکھے تھے اور صدام حسین اور مسلمان عراقیوں سے لڑنے کے لیے ان سے بے تحاشا اسلحہ خریدتا تھا۔ [1] ان پرفریب نعروں کے باوجود خمینی نے اپنے پورے دورِ حکومت کے دوران امریکہ یا اسرائیل پر ایک بھی میزائل نہ چلایا اور نہ کوئی بم ہی پھینکا۔ تب پھر یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ حوثیوں کی کوئی بھی تحریک ہو وہ جہاد نہیں بلکہ صرف سنّی حکومتوں کے خلاف عسکری کارروائیاں ہیں۔ ان حوثیوں کے نزدیک سنّیوں کی جو بھی حکومت

---

[1] ایرانی جیٹ طیاروں کی رسوائی۔ صدر ریگن نے ایران کو خفیہ طور پر اسلحہ بیچا۔ حالانکہ خود امریکہ نے ایران کو اسلحہ بیچنے کی بندش کا اعلان کر رکھا تھا۔ صدر ریگن نے اس اسلحہ کے نفع کو ''نکاراگوئے'' میں دہشت گردانہ کارروائیوں کی مدد کے لیے خرچ کیا۔ لیکن ۱۹۸۶ء میں اس خفیہ سودے کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اور یہ راز فاش ہو گیا۔ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی رپورٹ نے صدر ریگن پر اس بارے کڑی تنقید کی جو ۱۹۸۷ میں پیش کی گئی۔ آج اس بات کو ساری دنیا جانتی ہے اور اس راز کو ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات سے تعلق رکھنے والی سب ایجنسیوں نے نقل کیا ہے۔

ہے وہ صرف امریکا اور اسرائیل کی ایجنٹ، حلیف، دوست اور اتحادی ہے۔ اور آج کل یہ آپس میں یہی گردان کرتے ہیں:

''آج ہمارا رہبر علی الصالح ہے، اور کل مکہ آزاد ہو گا۔''

جی ہاں! یہ حوثی ہر وقت مملکت سعودیہ عربیہ پر حملہ کرنے کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ وہابیت کا گڑھ ہے اور یہ حرمین کو وہابیوں سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے امام، امیر، قدوہ ''خمینی'' ❶ نے علی خامنائی اور میر حسن موسوی کی موجودگی میں یہ کہا تھا:

''مکہ مٹھی بھر ملحدین کی آزمائش میں ہے جنہیں علم ہی نہیں کہ کرنا کیا چاہیے۔''

حسین الخرسانی کہتا ہے: ''روئے زمین کا ہر شیعہ اس بات کا متمنی ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ کو ان نجس وہابیوں کے تسلط سے آزاد کروائے۔ اور ان دونوں شہروں کو فتح کرے۔'' ❷

ایک سرکاری اور بڑی تقریب میں خمینی انقلاب کی تائید کرتے ہوئے شیعوں کا ایک شیخ دکتور محمد مہدی صادقی خطبہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ تقریب عربی اور فارسی دو زبانوں میں منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا، اور نشریاتی چینل نے اس تقریب کے بارے میں یہ کہا تھا کہ یہ بڑی اہم میٹنگ ہے۔ چنانچہ اس خطبہ میں صادق کہتا ہے:

''اے میرے مشرق ومغرب میں رہنے والے مسلمان بھائیو! میں تمہیں صاف صاف کہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ پر۔ اللہ اس کے امن کو برقرار رکھے۔ ایک چھوٹی سی جماعت قابض ہوئی بیٹھی ہے جو یہود سے بھی بری ہے۔'' ❸

اس طرح ایران کا سابقہ ایرانی صدر رفسنجانی اہلِ سنت کو دھمکی دیتا ہے کہ وہ حرمین شریفین پر ضرور قبضہ کر کے رہیں گے، چنانچہ وہ کہتا ہے: ''اسلامی جمہوریہ ایران کے پاس مکہ

---

❶ بتاریخ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ خمینی کا یہ خطاب مکہ کے قتل عام کے تناظر میں تھا جیسا کہ ایرانی حکومت سمجھتی ہے۔

❷ دیکھیں: كتاب الاسلام على ضوء التشيع ص: ٧٩.

❸ یہ تقریب ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء کو عبدان نامی شہر میں منعقد ہوئی تھی۔

کو آزاد کرانے کی جنگ لڑنے کی صلاحیت ہے۔'' [1]

جبکہ احمدی نجاد جو پوری چابک دستی کے ساتھ تقیہ کرنا بھی نہ جانتا تھا، وہ واشگاف لفظوں میں اعلان کرتا ہے کہ حکومت ایران کا اصل ہدف پوری دنیا میں تشیع کو پھیلانا اور مہدی منتظر کا جھنڈا سربلند کرنا ہے۔ [2]

ایرانی مجلہ ''الشہید'' جو قم شہر میں علمائے شیعہ کی زبانِ ناطق اور ترجمان سمجھا جاتا ہے، اس کے شمارہ نمبر ٦ میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جو کعبہ مشرفہ سے ملتی جلتی ہے، اس کے پہلو میں مسجد اقصی سے ملتی جلتی تصویر ہے۔ جبکہ دونوں کے درمیان ایک ہاتھ کی تصویر ہے جس میں بندوق ہے۔ اور نیچے یہ جملہ لکھا ہے: ''ہم حرمین کو عنقریب آزاد کروالیں گے۔'' [3]

نجف کے خطیب الشیخ علی النجفی نے ان الفاظ کے ساتھ مطالبہ کیا ہے:

> ''حرمین شریفین کو سعودیہ میں وہابیہ کے قبضہ سے آزاد کروانا، اور وہاں دفن اہل بیت کی قبروں کو رہائی دلوانا۔ جن کی خاطر خواہ عزت نہیں کی جاتی اور بے اکرامی کی جاتی ہے۔ اور یہ آزادی اور رہائی محمد بن عبدالوہاب کے پیروں کاروں سے دلوانا ہے۔'' جیسا کہ ان شیعہ کا گمان ہے۔ [4]

یحییٰ حوثی نے ''سوید'' میں اپنی رہائش گاہ پر ''قناۃ العربیۃ'' چینل کو بتاریخ ٢٦ اپریل ٢٠٠٥ء ایک انٹرویو دیتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کی امریکہ سے کوئی عداوت نہیں۔ چنانچہ یحییٰ کہتا ہے: ''امریکہ کبھی بھی حوثیوں کا دشمن نہیں رہا، جیسا کہ خود حوثی اور اس کے پیروکار کارکناں امریکہ کے دشمن نہیں ہیں۔ [5]

---

[1] جریدۃ اطلاعات الایرانیۃ بتاریخ ١٤ دسمبر ١٩٨٧ء

[2] الدفاع عن السنہ کی ویب سائٹس پر دیکھیے ایرانی اخبار۔ اس کا لنک یہ ہے:
http:ww.dd-sunnah.met/news/view/action/view

[3] دیکھیں: ایرانی مجلہ ''الشھید'' شمارہ نمبر ٦۔

[4] موصوف نجفی نے یہ خطبہ نجف میں بتاریخ ٢١ ربیع الثانی ١٤٢٧ھ بمطابق ١٩ مئی ٢٠٠٦ء کو دیا تھا۔

[5] یہ انٹرویو ٢٦ اپریل ٢٠٠٥ء کو نشر کیا گیا تھا۔

ان سب شواہد سے ثابت ہوا کہ حوثی جہاد کے نام پر صرف اہل سنت سے ہی جنگ کرتے ہیں، کیونکہ اہل سنت نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے والے ہیں۔ اور یہ حوثی ان مقدس ہستیوں کی تکفیر کرتے ہیں۔

اسرائیلی جنگی جرائم اور دہشت گردیوں کے بالمقابل حوثی تحریک اور ان کے پیروکار امامیہ شیعہ کہاں ہیں؟

جیسا کہ گزشتہ میں ذکر ہوا کہ ان حوثیوں کی عداوت صرف اور صرف اہل سنت سے ہے۔ اور رہے یہ پرفریب نعرے: ''اسرائیل مردہ باد، امریکا مردہ باد، یہود پر لعنت، اور اسلام پائندہ باد'' تو درحقیقت یہ بے روح، بے مغز اور پھیکے نعرے ہیں۔ جبکہ اس برعکس دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وہ اسرائیل جس کی ہلاکت وبربادی کی دن رات یہ حوثی دعائیں مانگتے ہیں اور اس کے خلاف شدید ترین نعرے بازی کرتے ہیں اسی اسرائیل کے اسلحہ کو یہ حوثی اپنی مسلمان حکومتوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ شمالی یمن کے صوبہ صعدہ کے باغی سردار عبدالملک الحوثی نے صنعاء کی فوجی اور اینٹی ٹیررازم عدالت کے سامنے ایک مقدمہ کی کاروائی کے دوران اس بات کا اقرار کیا کہ وہ اپنے علاقہ میں حکومت کے خلاف اسرائیلی اسلحہ استعمال کرتے ہیں۔ [2]

---

[1] مختصر الاخبار شمارہ نمبر ۲۸۱۲ بروز بدھ بتاریخ ۲۴ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰ مئی ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں یہ شائع کیا گیا ہے کہ بعض یمنی باغیوں نے اپنے اوپر لگائے اس الزام کو کہ انہوں نے شمالی یمن میں باغی حوثیوں کی مدد کی ہے، یہ کہہ کر قبول کیا کہ ان لوگوں نے حکومت کے خلاف مختلف اسلحہ سے جنگ کی ہے۔ جس میں روس اور اسرائیل کا اسلحہ سرفہرست ہے۔ ان ملزموں نے اس بات کا بھی اقرار کیا کہ انہوں نے کندھے پر رکھ کر مار کرنے والے میزائل اور ''بازوکا'' بمبوں کا بے دریغ استعمال کیا ہے۔ جبکہ اسرائیل اور روسی ساختہ آٹو میٹک مشین گنیں بھی استعمال کیں ان ملزموں نے حوثیوں کی مدد کے لیے اسرائیلی اسلحہ استعمال کے اعتراف کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا کہ ان باغی حوثیوں نے ''حزب اللہ'' کی جنگی مشقوں کی فلمیں دیکھ کر جنگ کی تربیت حاصل کی ہے۔ چنانچہ یمنی افواج کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے انہوں نے اس طرز جنگ کی عملی مشق کی۔

اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ خمینی بھی یہی کچھ کیا کرتا تھا، جو آج کل حوثی باغی کر رہے ہیں۔ ادھر یمن میں آج تک یہودی المذہب یمنی رہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے آج تک نہیں سنا کہ ان حوثی باغیوں نے کبھی ان یہودی یمنیوں پر اسلحہ اُٹھایا ہو یا ان کے عبادت خانوں اور گرجوں کو ڈھایا ہو یا انہیں اس طرح ڈرایا دھمکایا ہو جس طرح یہ نہتے یمنی سنّی مسلمانوں کو دھمکیاں لگاتے ہیں۔

❀❀❀❀❀

چوتھا باب:

ان واقعات کے پیچھے کون کھڑا ہے، اور ان واقعات کا مستقبل کیا ہے؟

حوثیوں کے خلاف جنگ کے بارے ایرانی مؤقف: [1]

سلطانی برکانی جو سیاسی امور اور خارجی تعلقات کے شعبہ کے لیے ''حزب المؤتمر الشعبی العالم'' کے جنرل سیکریٹری ہیں، وہ ''الاھرام العربی'' اخبار کو اپنے ایک انٹرویو میں کہتے ہیں:

> ''صعدہ میں ایرانی ہاتھ کا ملوث ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ [2] اور ایرانی وزارت خارجہ اس بات کی نفی بھی نہیں کرتی، البتہ وہ اسے حکومتی کارستانی قرار دینے کی بجائے قومی رنگ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگرچہ ایران سے متعلقہ ایٹمی بحران کی بابت منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں یمن ایران کے ساتھ کھڑا تھا، اور باوجودیکہ ایران کے تنہا ہوجانے کے بعد یمن کی شدید تمنا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ اپنے تعلقات کو، بالخصوص ایران کے ساتھ سرمایہ کاری کے میدان میں اپنے تعلقات کو مضبوط کرے، ایران پھر بھی درون خانہ یمن کے سخت خلاف ہے اور یمنی کے باغی حوثیوں کا در پردہ معاون و مدد گار ہے۔'' [3]

---

[1] الحوثیة فی الیمن ص: ۲۷۹ ـ ۲۸۰.

[2] اخبار: الاھرام العربی، بتاریخ ۱۹ اگست ۲۰۰۸ء

[3] یمن اور ایران کے درمیان تعلقات کی بابت ایک رپورٹ، مڈل ایسٹ آن لائن، بتاریخ ۱۳ فروری ۲۰۰۷ء

البتہ اس سب کے باوجود یمن کا یہ رویہ ایران کو اپنے اس مؤقف سے نہ ہٹا سکا کہ ایرانی انقلاب کو دوسروں ملکوں میں بھی داخل کرنا اور گھسانا ان کا عقیدہ ہے، اور مشرقی وسطی کے خطے پر قبضہ کرنا اور اپنی حکمرانی قائم کرنا اور اس کے لیے کوئی بھی قدم اٹھانا ان کا ایمان ہے۔ اور اس غرض کے لیے وہ خطے میں موجود شیعہ اقلیتی کمیونٹی کا بھرپور استعمال کر رہا ہے۔ او ان کی ہر قسم کی مسلسل مدد بھی کر رہا ہے۔ بے شک ایران اس بات کی حتی الوسع اور نہایت مضبوط و مرتب و مربوط کوشش کر رہا ہے کہ وہ دنیا بھر کے شیعوں کو ایران اور ایرانی انقلاب کی بابت اپنے مخصوص عقیدے کے ساتھ منسلک کرلے۔ اور بالخصوص شرق اوسط کے شیعوں کو تو اپنے ساتھ ضرور ہی ملا لے۔ اور اس غرض کے لیے وہ خاص طور پر ''باباویہ'' کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔ چنانچہ مصر، موریتانیہ، سوریا، خلیج، ترکی اور افغانستان کے شیعوں کا طہران ایران میں ایک مرکزی ادارہ ہے۔ اور اس کی ان مذکورہ ممالک میں جہاں جہاں بھی شاخیں ہیں، سب ایک طرز پر ہیں۔ چنانچہ ان سب ذیلی شاخوں میں خمینی کی تصویر ضرور آویزاں کی جاتی ہے۔ اور اس بات کا لازمی نتیجہ ہے کہ یمن کو ان سب ممالک کے ان شیعہ اور خمینی اداروں کی طرف سے مشکلات، مصائب اور مظالم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پھر اس بارے دنیا بھر کی ذہن سازی کرنے کے لیے ایرانی میڈیا نے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ چنانچہ صرف ''العالم'' چینل نے پورے سات ماہ تک ۷۴ سے زائد پروگرام حوثی تحریک کے بارے میں نشر کیے۔ [1] صرف انٹرنیٹ پر ایران کے مختلف ویب سائٹس اور دیگر اخبارات و رسائل اور ذرائع ابلاغ ہی کو دیکھ لینا اس بارے کافی ہے جن میں حوثی تحریک کے بارے بے شمار مواد اپ لوڈ کیا گیا ہے۔ جو وضاحت کے ساتھ بتلاتا ہے کہ یمن کی حوثی باغی تحریک کا سب سے بڑا معاون خود ایران ہے۔

اسی طرح وہ حوثی شخصیات جنھوں نے اپنا مذہب تبدیل کر کے اثنا عشری امامیہ مذہب

---

[1] اخبار ''اخبار الیوم'' کی ایک رپورٹ: خلائی چینل ''العالم'' کی تحقیق۔ شمارہ نمبر ٦٦٠ بتاریخ ١٤ جنوری ٢٠٠٦ء

کواختیار کرلیا ہے، جیسے عصام العماد جو شیعی ڈش (خلائی) چینلز جیسے ''الکوثر'' وغیرہ کے ذریعے دن رات یمن کے بارے میں زہر اگلتا رہتا ہے، جس بنا پر یمنی حکومت نے ایران سے مطالبہ کر دیا ہے کہ عصام العماد کو ان کے حوالے کیا جائے۔ عصام حوثی تحریک کا زبردست حامی اور ان کا مددگار ہے۔

باغی حوثیوں کی کی جانے والی امداد میں سے ایک مالی امداد ہے جس سے انکار کرنا ایران کے لیے کسی حال میں بھی ممکن نہیں۔ اگر اس کے ٹھوس شواہد موجود نہ ہوتے تو یقینا ایرانی حکومت یہ کہنے پر مجبور نہ ہوتی کہ اگرچہ یہ مالی امداد کی جا رہی ہے اور موجود ہے، لیکن یہ رفاہی اداروں یا مقامی این جی اوز کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ اکثر حکومتی ذرائع یہ کہتے رہتے ہیں، چاہے وہ ایرانی وزیر خارجہ ہو، یا صنعاء کا سابقہ سفیر ہو، یا موجود سفیر ہو۔ اس سب کے علاوہ یمنی علاقوں میں کی جانے والی منشیات کی بھاری مقدار کی سمگلنگ، جس کے منافع کو حوثی تحریک کے مفاد میں خرچ کیا جاتا ہے۔

''الشموع'' اخبار نے یہ خبر شائع کی ہے کہ باخبر ذرائع سے اس بات کا علم ہوا کہ ایک اجلاس میں طہران اور بغداد کے سفیر، اور فرقہ زیدیہ کی سربرآوردہ شخصیات اور ذمہ دار ان ایرانی کمپنیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور وہاں ان امور پر غور کیا گیا کہ کس طرح حوثی تحریک کے ساتھ تعاون کے وسائل اور خود کار ذرائع کو بڑھایا جائے اور ان تک مالی امدا پہنچانے کی کیا کیا صورتیں اختیار کی جائیں۔

پھر ان سب سے زیادہ اور اہم ترین امر وہ حوثی کاروائیوں کو عسکری اور لوجیسٹک امداد فراہم کرنا ہے۔ اور اس خاص مدد کی طرف بدر الدین الحوثی کے جواد شہرستانی کو لکھے گئے خط میں اشارہ ہے۔

عراق پر امریکی قبضہ کے بعد ایران عراق میں ایک حقیقی اور مؤثر وجود رکھتا ہے۔ اور اب وہ اس بات کی بھر پور کوشش کر رہا ہے کہ مذہب دوستی کے رستے سے دیگر خلیجی ممالک میں اپنا کم از کم ایک نظریاتی وجود تو ضرور ہی رکھے۔ ان ممالک میں ایک یمن بھی ہے۔

''الجزیرہ'' چینل نے خامنائی کے مشیر خاص حسین شریعت مداری کا یہ انٹرویو نقل کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ شرق اوسط میں تو ہم نے حالات پر پوری طرح قابو پا لیا ہے۔ سو ایران نے عراق میں دو بڑے عسکری ونگ بنائے ہیں:

① فیلقِ [1] بدر ② اور جیش مہدی۔

جیسا کہ ایران دو بڑی سیاسی جماعتیں بنانے میں بھی کامیاب ہو گیا ہے:

① حزب الدعوۃ ② اور المجلس الشیعی الاعلی۔ [2]

حوثی کے ایران کے تابع ہونے کے دلائل:

☆ حسین بدرالدین حوثی خمینی کے کردار اور شخصیت سے بے حد متاثر تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ ایرانی قسم کا انقلاب یمن میں بھی لایا جا سکتا ہے۔

☆ ۱۹۸۶ء میں ایرانی امداد کے ذریعے جنم لینے والی جماعت ''اتحاد الشباب المؤمن'' کے مشقی دوروں میں حسین کا ایک سگا بھائی انہیں ''ایرانی انقلاب'' کے عنوان سے مستقل ایک سبق پڑھایا کرتا تھا۔

☆ حسین بدر الدین حوثی کے والد بدر الدین حوثی کا زیدی مذہب کے چند علماء سے اختلاف کے بعد قم اور طہران میں قیام کرنا۔

☆ حوثیوں کا ایرانی زیارتوں کا انتظام کرنا اور ایرانیوں کا یمن کی زیارتوں کا اہتمام کرنا، جن میں ''اتحاد الشباب المؤمن'' سے جڑی جماعتوں کے ساتھ خفیہ ملاقاتیں کرنا۔

☆ حوثیوں کی یمنی حکومت کے ساتھ پر جوش جنگ میں ایرانی میڈیا کا حوثیوں کے حق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ اس میں ''المنار''، ''العالم'' اور دیگر رافضی چینلز کا نمایاں کردار رہا۔

---

[1] فیلق: پانچ ہزار فوجیوں پر مشتمل بڑا دستہ۔

[2] ویب سائٹس ''الجزیرۃ نت'' بتاریخ ۲۴ جون ۲۰۰۸ء

☆ حوثیوں کے ٹھکانوں پر حملوں اور چھاپوں کے دوران ہلکے اور بھاری اسلحہ اور میزائلوں اور بموں پر مشتمل جنگی اسلحہ کے بھاری ذخائر کا یمنی حکومت کے ہاتھ لگنا جن میں سے بعض میزائل اور دیگر آتشیں اسلحہ ایرانی ساختہ تھا۔ یہ میزائل دور اور نزدیک کے ہدف کو نشانہ بنانے والی مختلف اقسام پر مشتمل تھے۔

☆ یمن کے دارالحکومت صنعاء میں واقع ایک ایرانی ہسپتال سے ایسی دستاویزات پکڑی گئیں جن سے پتہ چلا کہ ایران یہاں جاسوسی کرنے اور حوثیوں کی مالی وعسکری مدد کرنے کے دھندے میں ملوث ہے۔ ان دستاویزات کی روشنی میں یمنی حکومت نے اس ایرانی ہسپتال کو بند کر دیا۔

☆ یمنی حکومت کو کمزور کرنے اور توڑنے کے لیے جنوبی یمن میں ہونے والے ہنگاموں میں ایرانی حکومت ملوث تھی اور اس نے اس بارے باغی حوثیوں کی بھرپور مدد کی۔ اور اس زمانے میں ہونے والی حوثی جنگوں میں ان کا ساتھ دیا۔

☆ اخیر زمانہ میں میں صعدہ کے قریب واقع بحیرہ احمر کے ساحل تک پہنچنے کی غرض سے حوثیوں کا اپنی کارروائیوں کے میدان کو اور زیادہ وسیع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس جنگ میں ایران مداخلت کا ہاتھ ملوث ہے۔

☆ یمنی علاقہ ''بنی معاذ'' میں باغی حوثیوں کے سابقہ آرمی کمانڈر عبداللہ المحدون کی یہ تصریح کہ باغی رہنما عبدالملک الحوثی ایران کی لامحدود امداد کے ذریعے اس لیے جنگ لڑ رہا ہے تا کہ ایرانی اور فارسی تہذیب کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔

☆ لبنانی حزب اللہ کے ماتحت اس کے بعض مراکز میں حزب اللہ کی تائید کے لیے نعرے لگانا اور اس کے نقش قدم پر چلنے کے لیے اس کا اعتبار کرنا۔

☆ ایرانیوں کا حوثیوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں بعینہ وہی طریقہ اپنانا جو لبنان، کویت اور بحرین وغیرہ میں ''حزب اللہ'' نامی تنظیموں کا طریقہ ہے۔

☆ قم اور نجف کی ایرانی اخباروں اور اثنی عشری اداروں کا بھی حوثیوں کی تائید کرنا جس

سے ایران کا حوثیوں کی بابت تائیدی مؤقف کھل کر سامنے آتا ہے۔

☆ ایرانی حکومت کے قیام کی بنیاد خمینی انقلاب کے پہلے دن سے اس بات پر ہے کہ وہ اس رافضی انقلاب کو وطن عربی اور عالم اسلام تک پہنچا کر دم لے گا۔ اس غرض کے لیے ڈپلومیسی اور ایرانی سفارت نے صنعاء میں زیدی مذہب کے پیروکاروں کو اکٹھا کرنے کی زبردست کوششیں کی ہیں۔

☆ حوثی کے پیروکاروں کی صفوں میں عراقی جنگجوؤں کا پایا جانا اور ان کی لاشوں کا ملنا اور بعض کا گرفتار کیا جانا۔

☆ لیٹسیٹ نیوز بتلاتی ہیں کہ حوثیوں میں بعض لوگوں کو ایک دوسرے سے فارسی زبان میں بات چیت کرتے سنا گیا ہے۔

☆ حوثیوں کے خلاف آخری جنگ کے خلاف رافضیوں کے شدید غم وغصہ اور غیض وغضب کا اظہار جو ایرانی وزیر خارجہ کی زبان سے بار ہا سنا گیا۔ اور بحرینی پارلیمنٹ میں رافضی وفاقی کے بلاک کے ارکان کا حوثیوں کے خلاف جنگ کی بابت سعودی تائید کی قرارداد کے بارے مؤقف۔

بدر الدین حوثی کا جواد شہرستانی کو خط:

اس خط میں یہ بھی لکھا ہے:

’’حکومتی نظام کی دہلیزوں کا جو چکر لگاتے رہتے ہیں ہمیں ان کی پوری پوری خبر ہے۔ اور یہ حکومت میں امن کے ذمہ داروں کے وجود کے تناظر میں کہا ہے۔ جو تحریک کے کارکنوں کے قریب ہیں۔ اور ہم بڑے ذمہ داروں میں سے اپنے دشمنوں کو پہچانتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ بات نہیں جانتے کہ ہمارے پاس پانچ ایسے وزراء ہیں جو ہماری اس تحریک کی تائید کرتے ہیں جبکہ ماتحتوں میں سے چار محافظین بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ ان کے دلوں میں اس ظالم حکومت کے لیے نفرت ہے۔ اور یہ لوگ بلا خوف وخطر ”الشباب المؤمن“ کی مدد کرتے

ہیں۔‘‘ [1]

کیا ایرانیوں نے اور لبنانی حزب اللہ کے افراد نے یمن اور سعودی حکومت کے خلاف حوثیوں کے لیے جنگ کی ہے؟

’’سوریون نت‘‘ کی ویب سائٹس بتلاتی ہیں کہ ’’الحرس الثوریٰ الایرانی‘‘ کے حفاظتی دستہ کے قائدین نے گزشتہ ہفتہ کے آخر سے اپنے جاسوسوں، ان کے ایرانی ٹریننگ کمانڈرز اور ’’حزب اللہ لبنانی‘‘ کی طرف سے بھیجے گئے جنگجوؤں کو یمن سے واپس بلوانا شروع کر دیا ہے۔ اور ایسا اس لیے کیا گیا ہے کہ سعودی فوجوں نے اپنی تمام جنوبی سرحدوں پر حوثیوں کے ٹھکانوں کی طرف فیصلہ کن پیش قدمی شروع کر دی تھی جہاں یہ حوثی ایرانی ماہرین سے جنگی ٹریننگ لے رہے تھے۔ اور ایرانی جدید اسلحہ کے ساتھ جنگ بھی کر رہے تھے۔ کیونکہ ان قائدین کو اس بات کا خوف تھا کہ سعودی افواج ان کے یمنی شمالی پہاڑوں میں واقع ٹھکانوں کو نشانہ بنا لیں گی اور قریب ہے کہ سعودی افواج کا یہ حملہ ایک فیصلہ کن معرکہ ثابت ہو، کیونکہ گزشتہ اتوار سے سعودی افواج کئی کلومیٹر تک پیش قدمی کر چکیں تھیں تا کہ سعودی سرزمین سے جنگجو دہشت گردوں کو نکال باہر کیا جائے۔

برطانوی ذرائع ابلاغ کے اداروں نے بتلایا ہے کہ بیسیوں جاسوس اور ’’الحرس الثوریٰ‘‘ کے جنگی ماہرین اور لبنانی حزب اللہ کے کارکن یمن کے غربی ساحلوں سے ایریٹیریا اور سوڈان کے ساحلوں کی طرف روانہ ہو چکے ہیں، کیونکہ انہیں خوف تھا کہ یہ سعودیہ اور یمن کی فوجوں کے ہتھے چڑھ جائیں گے، کیونکہ ان دونوں ملکوں کی فوجیں حوثیوں کے مرکزی ٹھکانوں کے قریب تک پہنچ چکی تھیں۔ یہاں ان کی فوجی ٹریننگ کی چھاؤنیاں بھی تھیں اور یہاں وہ سمندری راستے سے آنے والے اسلحہ کو ذخیرہ بھی کرتے تھے۔

یہ امر اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یمن میں جنگ اب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے اور اپنے کمانڈروں کے فرار ہو جانے کے بعد حوثیوں نے گرفتاریاں دے

[1] دیکھیں: کتاب الحوثية فی اليمن ص: ۱۵۲-۱۵۳.

دیں ہیں۔ اور یہ کمانڈر انہی سمندری رستوں کے ذریعے فرار ہوئے ہیں جن کو ''الحرس الثوریٰ'' اور ''حزب اللہ'' استعمال کیا کرتے تھے۔

برطانوی ذرائع ابلاغ نے اس بات سے بھی پردہ اٹھایا ہے کہ تیس سے پچاس اسلحہ کے ماہرین اور ایرانی ٹرینیز اور حزب اللہ کے کارکن سعودی سرزمین پر سعودی طیاروں، میزائلوں اور توپ خانوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ یہ لوگ ایران اور لبنان کے فوجی دستوں میں شامل تھے جو گزشتہ ماہ یمن سے سعودی سرزمین میں گھس آئے تھے۔ تاکہ ان لوگوں نے عراق لبنان اور غزہ میں جو محاذ کھولے ہوئے ہیں، اس طرز کا ایک محاذ سعودی حدود پر بھی کھول دیں۔ تاکہ سعودی فوجوں کی خونریزی کر کے انہیں کمزور کیا جا سکے، جس نے ایسا مقابلہ کیا تھا جس کی خامنائی کی حکومت کو توقع تک نہ تھی۔

برطانوی ذرائع کا مزید یہ کہنا ہے کہ سوڈان، ایریٹیریا اور صومالیہ کی چھوٹی کشتیوں نے مفرور ایرانیوں اور حزب اللہ کے کارکنوں کو سوڈان اور ایریٹیریا منتقل کرنے کا کام شروع کر رکھا تھا۔ پھر ان میں سے تو بعض وہاں سے خلیجی طیاروں کے ذریعے اپنے مقتولوں اور زخمیوں کو لے کر طہران چلے گئے۔ یہ وہ زخمی اور مقتول تھے جو سعودیہ میں گھسنے کے بعد گزشتہ تین ہفتوں سے جاری گھمسان کی جنگ میں موت کے گھاٹ جا اترے تھے۔

ذرائع نے برطانوی دفاعی ذمہ داروں سے ان کا یہ یقین بھی نقل کیا ہے کہ متوقع جنگ بندی کے بعد بھی یمن کی حدود پر اور خود یمن میں بھی کئی کلومیٹر تک سعودی افواج کے بیسیوں فوجی پھیلے ہوئے موجود ہیں۔ امید تو یہی تھی کہ یہ جنگ آئیندہ دسمبر تک بند ہو جائے گی۔ اور حکومت یمنیہ نے یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ انہیں حوثیوں اور ایرانیوں پر مکمل فتح اور کامیابی حاصل ہو چکی ہے اور اب ان کے تمام علاقوں پر یمنی فوجوں کا قبضہ ہے۔

حوثیوں کی شکست کے بعد کیا ہوا: [1]

الحمد للہ! یہ خبریں لگاتار مل رہی ہیں کہ اس خطہ کو نجس حوثی روافض سے پاک کر دیا گیا

[1] منقول از احمد العساف موقع المسلم: بتاریخ ۷ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ/ ۲۴ نومبر ۲۰۰۹ء

ہے۔ جو یقیناً رب تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی اس عنایت پر اس کی حمد بیان کرنے کو واجب کرتا ہے۔ چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے قول اور عمل و فعل سے رب تعالیٰ کی حمد بجا لائیں۔ اور مناسب یہ ہے کہ ہم حوثیوں کے مسئلہ کو محض ایک عارضی فتنہ نہ سمجھیں جس کو ہمارے بہادر مجاہدوں نے خاک میں ملا دیا، بلکہ اس کے چند مستقبل کے خدشات اور متعلقات بھی ہیں جن سے ایک سنجیدہ آدمی بغیر غور وفکر اور مشاورت کے صرف نظر کر کے گزر نہیں سکتا۔ اور وہ اس معاملہ سے متعلقہ ترتیبات کو دیے بغیر چین سے نہ بیٹھے گا۔ اور اس امر کا تعلق صرف سعودیہ، یمن اور خلیجی ممالک تک ہی محدود نہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ ان ممالک کا اس امر سے تعلق بدرجہ اولیٰ ہے۔

ہمیں اپنے فارسی پڑوسی کے ساتھ ناہموار اور غیر یکساں تعلق میں از سرِ نو غور کرنا ہوگا جو ہر وقت ہماری تاک میں رہتا ہے۔ اور اس کا شر سمندروں اور جزیروں اور اطراف و اکناف سے تجاوز کر کے اپنے گمراہ مذہب اور حوزات کے پیروکاروں کے ذریعے داخلی دھمکی تک جا پہنچا ہے۔ مزید یہ کہ اس پڑوسی نے اپنے قریبی شہروں کو بڑے ممالک کے ساتھ بھاؤ تاؤ کرنے اور خرید و فروخت کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ سو سیاسی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اس شیطانی فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لیے متعدد حفاظتی اور علاجی تدابیر کے ساتھ کچھ لانگ ٹرم اور شارٹ ٹرم لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ اور اس کی تیاری کی جائے۔ ان تیاریوں میں سے ایک فوجوں کو مضبوط و مستحکم کرنا، ان کی تعداد بڑھانا، سمندروں میں بحری قوت کو وزنی کرنا اور بڑھانا، زمینی حدود کی حفاظت و نگرانی کرنا، ایران کے مخالف قوتوں اور ممالک اور ایران کی علیحدگی پسند تحریکوں کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار رکھنا، باطنی مذہب کے پیروکاروں کے شرور سے داخلی امن کو قائم رکھنا، بڑے اسلامی ممالک کے ساتھ مشترکہ دفاعی معاہدے کرنا اور جملہ سرحدی تنازعات کو حل کرنا حتیٰ کہ اتحاد و یگانگت کے رستے میں کوئی بھی روکاٹ باقی نہ رہے۔ یہ وہ چند واضح باتیں ہیں کہ جب تک ایک کمزور انسان ان وحشیانہ خونیز واقعات کا سامنا کر رہا ہے، اسے ان پر عمل کرنا واجب ہے۔

یمنی کا خودکو سویلین اور فوجی صلاحیتوں میں منوانا ایسا ضروری ہے کہ اپنے دولت مند پڑوسی ممالک کے سامنے اس سے فرار ممکن نہیں۔ چنانچہ اس قیمتی خطے میں دعوت الی اللہ اور سنّت کی نشرو اشاعت کی طرف خصوصی توجہ دینا بے حد ضروری ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ قیمتی خطہ زیدیت کے جھرمٹ میں تشیع اور رافضیت کی نشرو اشاعت کے مذموم عزائم کی زد میں ہے۔

العساف کا کہنا ہے: ''یہ رائے ان باقی کے علاقوں پر صادق آتی ہے جنہیں اس جعفری مذہب کے اختیار کرنے کی دعوت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کو کبھی ہم کسی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ لیکن اب اس کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور اس کے گہرے دھوئیں سے ہمارے متعدد شہروں کے لوگوں کے دم گھٹے جا رہے ہیں۔

مجھے جس بات سے زیادہ حیرت ہوئی، وہ یہ ہے کہ میرے مقالہ ''نظرات فی الفتنة الحوثیة''[1] کی اشاعت کے بعد مجھے متعدد خطوط اور پیغامات موصول ہوئے۔ یہ مغربِ عربی کی طرف سے ملے تھے ان خطوط میں وہ لوگ سعودی عرب سے مدد کرنے اور اپنے ہم وطنوں کو ایرانی چیرہ دستیوں سے آزاد کروانے کی دہائی دے رہے تھے۔ سو حکمت یہی ہے کہ شیعی اداروں اور کمیونٹیز میں سنّی دعوت کی بھر پور حمایت اور مدد کی جائے۔ اور شیعوں کی ہدایت کے لیے کامیاب تجربات سے بھر پور فائدہ اٹھایا جائے۔

اس پہلو کی اصلاح کی بھی از حد ضرورت ہے کہ میڈیا وار کی طرف بھر پور توجہ دی جائے۔ چنانچہ متعدد عربی اور دیگر بامقصد اور سنجیدہ فارسی چینلز کھولے جائیں، تاکہ شیعہ عوام کی ذہن سازی کی جائے۔ ان سے گفتگو کی جائے۔ اور ان جوشیلے نوجوانوں کی آنکھوں پر پڑے شکوک وشبہات کے پردے ہٹائے جائیں۔ اور ان کے سامنے حضرات اہل بیت کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا موقف واضح کیا جائے اور تاریخی واقعات کے بارے میں اپنا عقیدہ بتلایا جائے۔ چنانچہ انہیں علمی، عقلی اور جذباتی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر خطاب کیا

---

[1] استاذ العساف کا یہ مقالہ ''الالوکة'' ویب سائٹ پر شائع ہو چکا ہے۔
http;/www.alukah.mat/arkicles/67/8785 aspx

جائے۔ اگر ان بھٹکے ہوئے نوجوان کو ان جدید چینلز کے ذریعے سے راہ راست پر لے آیا جائے تو کیا ہی اچھی بات ہوگی۔

میڈیا کی مقصود اصلاح میں سے یہ امر بھی ہے کہ ملکی اور مقامی میڈیا کے وسائل کی حالت بھی درست کی جائے کہ جو غفلت کی مدہوشی یا دھوکا وہی میں مبتلا ہے۔ بھلا جو میڈیا صرف غفلت یا دھوکا دہی کی روش پر گامزن ہو اس سے خیر کی کیا توقع ہوسکتی ہے۔

ہمارے وہ بہادر فوجی جوان جو میدان جنگ میں شہید ہوئے اور ہمارا یقین ہے کہ وہ شہادت سے ہی سرفراز ہوئے تھے۔ ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہم پر لازم ہے۔ جبکہ ان کے پس ماندگان اور یتیم بچوں کی خبر گیری کرنا اور ان کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ان کے قرضے ادا کرنا، ان کے پس ماندگان کے لیے رہائش کا مناسب بندوبست کرنا، اور دنیا میں بھی ان کے رشتہ داروں کے لیے انہیں سفارش کرنے والا بنانا جیسا کہ یہ شہید آخرت میں اور اللہ کے حضور اپنے رشتہ داروں کے سفارشی بنیں گے، کہ یہ سب امور سرانجام دینا ہی ان شہیدوں کے ساتھ اصل وفاداری ہے۔ پھر جنگ میں زخمی ہونے والوں کا مناسب علاج معالجہ کروانا بھی از حد ضروری ہے تا کہ وہ صحت یاب ہوکر اپنے اپنے خاندانوں میں لوٹ سکیں قیدیوں کو چھڑوانے کے لیے تاوان کی رقوم کا انتظام کرنا تا کہ وہ سلامت با کرامت رہا ہو کر لوٹ سکیں۔ ہمارے بے شمار مخلص ہم وطن ہر وقت اس خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ مبادا ان جفا کاروں اور ظالموں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کر لیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگ ایک بار پھر لوٹ کر حملے کرنے کے مواقع پانے کے لیے معاہدے کرتے ہیں۔

ہمیں رافضی ایران کی بعض اسلامی جماعتوں کی طرف سے پیش کیے جانے والے کمزور اور نرم موقف پر بھی بے حد دکھ ہے۔ ہمارا ان سے سوال ہے کہ آخر یہ جماعتیں اس نتیجہ تک کب پہنچیں گی کہ رافضی مذہب ''اصول'' میں ان کے ساتھ کبھی بھی متفق نہ ہوگا چاہے یہ کتنے ہی معاملات میں پیچھے کیوں نہ ہٹ جائیں۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ یہ رافضی ایمان والوں کے بارے کسی قرابت داری، عہد یا ہم وطن ہونے کا لحاظ نہ رکھیں گے۔ اس لیے علماء

پر لازم ہے کہ وہ ان باہم ہمدرد و معاون تحریکوں کے موقف پر تفصیلی گفتگو کریں اور ان کے سامنے درست بات کو رکھیں۔ سو اگر تو یہ اپنے موقف سے لوٹ آئیں تو فبہا وگرنہ حق اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ اور حق کو پہنچانا ایک امانت اور پختہ عہد ہے جو اللہ نے علم والوں سے لیا ہے۔ اگر بڑی جماعتیں ان کے ساتھ ہمدردی پر مصر ہوں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تم لبنان اور عراق وغیرہ میں کھیلے جانے والے اس باطنی گھناؤنے کھیل کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو جاؤ، تا کہ مسلمانوں کی خونریزی کو روکا جا سکے اور ان کی مصلحت و مفاد کو غالب کیا جا سکے۔ اے اللہ! ہمیں اور ان کو بصیرت عطا فرما اور ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔

ہوتا یوں ہی ہے کہ بلاد و امصار میں خوشیاں اور راحتیں رب تعالیٰ کی مدد و نصرت اور تائید سے اس کی پے در پے نعمتوں سے آتی ہیں۔ چنانچہ نیکیاں کی جائیں، شرور کو دفع کیا جائے، قیدیوں کو چھڑوایا جائے، گرفتار لوگوں کو رہائی دلوائی جائے، نیکو کاروں کو قریب اور فسادیوں کو دور کیا جائے۔ نیکیوں کو پھیلایا اور منکرات کو مٹایا جائے۔ بے شک یہ حکومتوں اور حکمرانوں کی عادت اور دستور رہا ہے۔

بھلا اس خوشی کا عالم کیا ہوگا جو اللہ کی طرف سے ملے اور وہی ملے جیسی کہ وہ چاہتا ہے تا کہ ہم سنّت کو توبہ، اصلاح اور احسان کے ساتھ ختم کریں۔

حوثیوں کا مقابلہ کرنے اور ان کا سامنا کرنے کے طریقے:

☆ حوثیہ کے عقائد کو کھولا جائے۔ اور بتلایا جائے کہ خود حوثیہ زیدیت سے کتنے منحرف اور دور ہیں۔ جبکہ امامیہ اثنی عشری کے قریب ہیں۔ اور ان کی زیدیت سے رافضیت کی طرف اس فکری روگردانی کو بیان کیا جائے جو بدر الدین حوثی نے اختیار کی۔

☆ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے اسلاف کے عقیدے اور صحیح ترین مؤقف پر مشتمل کتابیں، رسالے، کتابچے اور پمفلٹ شائع کروائے جائیں۔

☆ عالم اسلام پر رافضی خطرات کو عیاں کیا جائے۔ اور مسلمانوں کے عقائد اور عالم اسلامی کا نقشہ بدلنے میں ان کے باطنی اثرات کو امت پر واضح کیا جائے۔

☆ اُمتِ اہل سنت والجماعت کو ایسے علم نافع سے مضبوط کیا جائے جو اُمت کو ان فاسد عقائد کی جہنم میں گرنے سے بچائے۔

☆ انٹرنیٹ پر چند خاص ویب سائٹس کھولی جائیں جو حوثیوں کے رافضی عقائد کو اور ان کی خطرناکی کو عیاں کریں۔

☆ تاریخ انسانی میں رافضیوں کا جو مجرمانہ اور گنہ گار کردار رہا ہے اس کو پوری دنیا کے سامنے عیاں کیا جائے۔ بالخصوص قریب زمانے میں الجزیرہ میں انہوں نے جو مجرمانہ اور دہشت گردانہ کاروائیاں کی ہیں، ان کو طشت از بام کیا جائے۔ اور لوگوں کو بتلایا جائے کہ روافض کی حیثیت عالم اسلام میں ففتھ کالم کی سی ہے۔

☆ واضح کیا جائے کہ یہ مسئلہ حقوق اور حدود کا نہیں بلکہ عقدی دوری کا ہے کہ اہل سنت اور روافض کے عقائد میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ کا فاصلہ ہے۔ اور اس بات پر زور دیا جائے کہ عقائد کی دوری ہی اکثر جنگوں کا محرک اور داعی رہی ہے، حتیٰ کہ خود ان کافروں میں آج تک جو جنگیں ہوئی ہیں، وہ بھی ان میں باہم عقائد کی دوری اور منافرت کی بنیاد ہی پر ہوئی ہے۔

☆ یہ حوثی اور روافض جو ادھر ادھر افواہیں اور شبہات پھیلاتے پھر رہے ہیں کہ یہ مظلوم ہیں، یا یہ کہ ہمارا مقصد ایک الگ رافضی ریاست قائم کرنا نہیں، ان سب شبہات کا بھر پور رد کیا جائے۔

❀❀❀❀❀

ضمیمے:

حوثیوں کی دہشت گردانہ اس تحریک کی نصرت وتائید میں شیعہ امامیہ کے افراد، تنظیموں اور اداروں سے جاری ہونے والے بیانات

ضمیمہ نمبر......①:

ایرانی مرکز نگاہ ''محمد الروحانی'' کا دہشت گرد حوثیوں کی نصرت وتائید میں بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے، اور صلوٰۃ وسلام ہو اس ذات شریفہ پر جس نے ظلم وطغیان کے چنگل سے چھڑایا، اللہ کے حبیب جو علی الاطلاق ساری مخلوقات سے افضل ہیں جن کا نام محمد ہے، اور ان کی طاہر ومطہر آل پر، اور ان کے برگزیدہ صحابہ پر جو ہدایت کے رستے کے مسافر تھے اور اللہ کی لعنت ہو اللہ کے دشمنوں پر اور ان کے دشمنوں پر قیامت تک کے لیے۔

اما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝١٠٥﴾

(آل عمران: ١٠٤ ـ ١٠٥)

''اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کام سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور واضح احکام آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) عذاب دیا جائے گا۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم نیکی کا حکم کرتے رہے، اور برائی سے روکتے رہے ورنہ اللہ تم پر برے لوگوں کو مسلط کر دے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعا مانگیں گے، پر ان کی دعا قبول نہ کی جائے گی۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو کسی ظالم بادشاہ کو دیکھے کہ وہ اللہ کے حرام کو حلال کر رہا ہے اس کے عہد کو توڑ رہا ہے، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف کر رہا ہے، اور بندوں کے ساتھ گناہ اور زیادتی والا رویہ اپنا رہا ہے۔ اور وہ پھر بھی اپنے فعل سے یا قول سے اس پر نکیر نہ کرے تو رب تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہ اسے اس کے ٹھکانے (یعنی جہنم) میں داخل کر کے چھوڑے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو یہ دہائی دیتے سنا کہ: ''اے مسلمانو! (یعنی ہائے مسلمانو!) اور اس نے پھر بھی اس کی پکار پر لبیک نہ کہا تو وہ مسلمان نہیں۔''

اس سب کے بعد، کسی مسلمان پر، بلکہ کسی غیور انسان پر بھی شیعہ اہل بیت پر ہونے والے وہ ظلم وستم اور جبر وتشدد کسی بھی طرح مخفی نہیں جو یمن میں یمنی حکومت ان پر کر رہی ہے۔ ابھی وہ زمانہ دور نہیں جب حوثیوں پر وہ ظلم توڑے گئے جن کو دیکھ کر ماتھا عرق آلود ہو جاتا ہے۔ اس بارے ہمارا موقف بالکل واضح ہے جس کو ہمارے میڈیا نے ۳ رجب ۱۴۲۷ھ میں بیان کر دیا ہے۔ اس بارے اپنا نکتہ نظر ہم نے اس وقت ظاہر کر دیا تھا جب یمنی حکومتی سفیر ہمیں ملنے آیا اور ہم سے اچھے اچھے وعدے کیے، لیکن پھر حالات اس کروٹ جا بیٹھے جو آج سب دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ ہم نے یمنی حکومت کے ساتھ خود کو ایک دوسری شکل

میں دیکھا۔ پھر ہم نے اس سب سے بے حد صرف نظر کیا۔ اور ان سب مظالم اور تشدد کے باوجود چشم پوشی سے کام لیا جو یمنی حکومت حوثیوں کے ساتھ کرتی رہی۔ اور جیلوں میں شیعہ پر جو ظلم ڈھائے گئے ان کو نظر انداز کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حوثیوں اور روافض سے یمنی جیلیں بھر گئیں اور قیدیوں کی تعداد چار ہزار تک جا پہنچی، اس کے ساتھ ساتھ گھر کی عورتوں اور بچوں کو جو ڈرایا دھمکایا اور انہیں ضائع کیا گیا وہ اس سب کے علاوہ ہے۔

لیکن اس سب سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم یہ کہتے ہیں کہ بے شک یہ یمن کے داخلی مسائل ہیں جن میں دخل دینے کا کسی کو بھی حق نہیں، لیکن پھر یہ سب مسائل ایک اور رخ اختیار کرتے چلے گئے چنانچہ شر ننگا ہو کر ناچنے لگا اور مبغوض اور خسیس فرقہ واریت کی صدائیں گونجنے لگیں۔

چنانچہ عالمی تکفیریوں ملعونوں کینہ پرورو، اچھوتوں کے اشارے پر یمنی حکومت اس حد تک اتر آئی کہ اس نے جعفری شیعوں کو جن کی تعداد تیس لاکھ سے بھی زیادہ ہے، تین میں سے ایک بات کا اختیار دے دیا۔ ہم اس کو آج پوری دنیا کے سامنے رکھ رہے ہیں تاکہ عالم انسانیت اس بارے اپنی رائے کا اظہار کرے۔ وہ تین اختیارات یہ ہیں:

① یا تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے تشیع کو چھوڑ دیں، گویا کہ ان کے نزدیک شیعہ کافر ہیں۔ چنانچہ شیعہ اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔ حالانکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس وقت شیعہ پوری دنیا میں کل مسلمان آبادی کا نصف ہیں۔ اور ان کی سب کے نزدیک الگ پہچان اور ممتاز حیثیت ہے۔

② یا پھر اپنا وطن یمن چھوڑ دیں۔ گویا کہ یہ غیر ملکی مزدور ہیں جن کو یمنی حکومت کام کے لیے لے آئی ہے اور جب چاہے گی ان کو یمن سے نکال باہر کر دے گی۔ حالانکہ شیعہ یمنی قوم میں ان یمنیوں سے بھی پہلے کے آباد ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ آخر یمنی حکومت ان شیعوں کو ان کے خاندانوں اور بیوی بچوں سمیت کہاں پھینک مارنا چاہتی ہے۔ تو کیا شریعت اسلامیہ میں یہ جائز ہے؟ اور کیا یہ بین الاقوامی قوانین کے بھی ہم آہنگ ہے؟

بے شک یہ ایک عجیب ترین بات ہے۔

③ یا پھر یمنی حکومت نے انہیں جو موت کے گھاٹ اتار رکھا ہے، اس کو بخوشی قبول کریں۔
بلاشبہ اسی بات نے ان شیعہ کو اپنی جانوں کے دفاع کے لیے تلواریں اور اسلحہ اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ اور میرا نہیں خیال کہ اگر انہیں شیعہ کے ان مراکز سے حکم مل گیا جن کے امر پر یہ چلتے ہیں اور جن کے روکنے سے یہ رکتے ہیں، تو یہ اپنی جان اور عقیدہ کے دفاع کے لیے کسی قسم کی بزدلی کا مظاہرہ کریں گے۔

شیعہ کو اجازت اس لیے نہیں دی جا رہی تا کہ یہ فتنہ سے بچ سکیں، دوسرے دونوں فریق میں عددی برابری بھی نہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک عظیم ترین اور ہولناک سانحہ پیش آئے گا جس میں بے گناہوں کی بڑی تعداد ماری جائے گی اور وہ خون بہے گا جس کا بہانا رب تعالیٰ نے حرام کر رکھا ہے مگر جب کہ جائز ہو۔ اور جہاں تک ہم جانتے ہیں، جماعت شیعہ کا یہ مطالبہ بھی نہیں۔ نہ یہ حکومت کا مطالبہ کر رہے ہیں اور نہ غلبہ کا۔ بلکہ یہ صرف عقیدہ اور عبادت کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں اور یہ کہ انہیں اپنی مذہبی و دینی رسومات کرنے کی کھلی اجازت دی جائے۔ اور حکومتی قوانین کی رو سے یہ اس طبقہ کا جائز حق بھی ہے۔ بلکہ یہ تو ان کے ادنیٰ حقوق میں سے ہے۔

تب پھر ہمیں ان تمام بدترین حالات پر بے حد افسوس ہے جن کے پسِ پردہ ان تکفیریوں کا مقصد صرف مسلمانوں میں فتنہ کھڑا کرنا ہی ہے ذیل میں اس کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے:

اوّل:...... ہم یمنی حکومت اور دیگر ذمہ داران کو ان مظلوم ومحروم لوگوں کے بارے میں خیر خواہی کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ کیا یہی جمہوریت ہے؟ اور کیا انسانی حقوق کی یہی رعایت ہے''؟ یا یہ آپ کا انصاف ہے جس کی تعریف آپ کا سفیر اپنے سابقہ دورے میں ہمارے سامنے کر رہا تھا۔ اور اگر یہ برسر اقتدار حکومتی ٹولے کا موقف ہے تو پھر ہو گا کیا؟ کیا شیعہ لوگ اپنے عقائد سے دست بردار ہو جائیں؟ یا یمن کو ہمیشہ کے لیے خیر آباد کہہ

دیں؟ یا پھر یمنی حکومت کے خلاف اسلحہ اٹھالیں؟

دوم:......ہم اپنے ان شیعہ مظلوموں کو خطاب کر کے انہیں صبر کی تلقین کرتے ہیں۔تم پر ہونے والے جن مظالم کو ہم سن اور دیکھ رہے ہیں اس بارے یہ کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم بڑے قریب سے ان تمام حالات و واقعات کا بڑی دقت نظری سے جائزہ لے رہے ہیں۔سو جب ہم دیکھیں گے کہ اب صبر وتحمل سے کام نہیں چلتا اور اب شرعی حکم اور ہےتو ہم اس کا اعلان کر دیں گے،تمہارے لیےبھی اور ہر اس شخص کے لیے جو وظیفہ شرعی ادا کرنا چاہتا ہے۔ چاہے اس راہ میں اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔سو تم جلدی نہ کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی پر امن حل اور رستہ دکھا دے۔اور شاید یمنی حکومت اپنے معاملات میں غور کرے اور ان اقدامات سے باز آ جائے۔اور اسلام کی اوٹ میں چھپے ان ملحد تکفیریوں کی امیدیں خاک میں جاملیں۔وگرنہ اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد ونصرت کے لیے ہم سے جو ہو سکا وہ کریں گے۔اور جو مسلمان بھی ''ہائے مسلمانو!، اے مسلمانو!'' کی صدا لگا تا ہے، ہم اس کو لبیک کہیں گے۔تا کہ ہم بھی انہیں میں سے شمار ہوں۔ان شاء اللہ تعالیٰ

سوم:......ہم یمنی حکومت سے یہ کہتے ہیں کہ: یہ رہا قرآن۔ہم نے اس کی سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۴-۱۰۵ کی تمہارے سامنے تلاوت کی ہے۔اور یہ وہی سنت ہے جو ہم نے تمہارے سامنے نقل کی ہے جو صحیح اور صریح احادیث میں سے ہے۔اور یہ رہے یمن کے وہ حالات جو ہم جانتے ہیں۔تو اس اِنذار کے بعد یمنی حکومت کو اس بات کا ادراک ہے کہ ہمارا اور ہر مسلمان کا وظیفہ کیا ہے؟ اور کیا ہر ایک کے لیے اب امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ظالم کے ظلم کو ہٹانا لازم نہیں ہو گیا؟

آخری بات:

ہم بلند و برتر اور قدرت والے اللہ سے اس بات کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ظلم وستم سہنے والے ان مظلوموں کو صبر عطا کرے، اسی طرح یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ اللہ غفلت میں پڑی اس یمنی حکومت کو ہوش کے ناخن دے۔اور یہ کہ یہ حکومت اپنی رعایا کی حرمت کی پاسداری

کرے اور ان کینہ پرور تکفیروں کی تائید سے اپنا ہاتھ کھینچ لے جو عراق وغیرہ علاقوں میں مقیم اُمت مسلمہ سے شدید کینہ رکھتے ہیں۔ سوتم یہ بات ہرگز نہ بھولو کہ یہ تمہارے ہم وطن اور تمہاری اولاد ہیں۔ اور اگر ان سے کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو کج اور اندھا دھند طریقہ کے علاوہ سے بھی ان کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اور بردبار کے غصہ اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔ کہ اس کی مدد کی جاتی ہے۔ چاہے وہ تعداد اور استعداد میں کم ہی ہوں۔ سو معاملات کو حکمت سے سنبھالیے اور ان کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ کیجیے۔ اور جان رکھو کہ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسرے کا دکھ بانٹے کہ انہیں شریعت کا یہی حکم ہے۔ اور ہم رب کے حضور آہ وزاری کرتے ہیں کہ وہ اپنے دوست، ہمارے آقا صاحب زمان کی تنگی جلد دور کرے تاکہ وہ آکر دنیا کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں جس طرح پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔ بے شک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔ اور سلام ہو ہمارے مومن بھائیوں کو اور اللہ کی رحمت وبرکت ہو۔

۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ [1]

❁❁❁❁❁

---

[1] دیکھیں: موقع المجلس الیمنی بتاریخ ۷ ستمبر ۲۰۰۷ء۔ سبحان اللہ العظیم! یہ ہے شیعوں کا ایک عظیم اور سب کا بڑا رہنما جو صرف ایک آنکھ سے دیکھتا ہے جو یمنی شیعوں کی بات تو کرتا ہے لیکن ان لاکھوں سنیوں کو بھول جاتا ہے جن پر ایران میں اندھا ظلم کیا جاتا ہے۔ اور طہران کے سنّیوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہونے کے باوجود طہران میں ایک بھی مسجد نہیں۔ ایرانی حکومت کو اگر کسی کے بارے میں یہ علم ہو جائے کہ اس نے ہدایت پا کر، امامیہ سے سنّی مذہب اختیار کر لیا ہے تو اس کو دین سے مرتد ہو جانے کی سزا میں قتل کر دیا جاتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ضمیمہ نمبر...... ②:

آیت اللہ صافی کلبا یکانی یمن کے قتل عام سے تجاہل کرتے ہوئے رابطہ عالمی اسلامی پر تنقید کرتا ہے

جناب آیت اللہ، لطف اللہ صافی کلبا یکانی ایران کا ایک سر بر آوردہ عالم دین ہے جو مؤتمر اسلامی کی تنظیم پر اعتراض کرتا ہے کیونکہ وہ اس قتل عام سے تجاہل برتتا ہے جس کا سامنا یمن کے اہل بیت کرتے ہیں۔ اور وہ رابطہ عالم اسلامی کو اور دوسرے سب مسلمانوں کو اس قتل عام کے بارے میں ایک موقف اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ آیت اللہ صافی کلبا یکانی اس تار میں رابطہ عالم اسلامی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

برادرانِ مکرم جنہوں نے امانت اسلامیہ اور قرآن کی حفاظت کا منصب سنبھالا ہوا ہے اور انہوں نے مسلمانوں کی عزت وکرامت، شرف ووقار، جان ومال، عزت وآبرو اور لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے مالوں کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائی ہوئی ہے...

آپ سب پر لازم ہے کہ تکبر وعناد کی کوششوں اور خطرات کے سامنے بلند مفادات، اسلامی وحدت وتشخص کی خاطر یک جان ہو جایئے۔

اُمت مسلمہ کو اس وقت اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنے کی اور باہم تعاون وتضامن کی اور اصلاح ذات البین کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اور ہمیں اس بات کا شدت کے ساتھ احساس ہونا چاہیے کہ کسی ایک علاقے کے مسلمانوں کی کمزوری سب مسلمانوں کی کمزوری شمار ہوگی۔

جناب موصوف نے اپنے اس بیان میں تنظیم مجلس اسلامی کو فتنوں کی آگ بجھانے اور فسادات کو ختم کرنے کے باب میں اپنی بڑی ذمہ کو ادا کرنے کی طرف دعوت دی ہے۔ موصوف کے نزدیک اس واجب کی ادائیگی میں کوئی سستی یا کوتاہی عالم اسلام سے خیانت

تصور کی جائے گی۔

جناب موصوف نے یہ بھی کہا کہ: ''المؤتمر الاسلامی کی تنظیم آج کے دور میں اسلام کو در پیش چیلنجز سے کبھی بھی صرف نظر نہیں کرسکتی۔ جبکہ اس تنظیم نے اس کے بالمقابل کوئی سنجیدہ اور پختہ قدم نہیں اٹھایا۔ اور اسلام کے نام سے عالم اسلام میں پیدا ہونے والے اختلافات سے جاہل بنی ہوئی ہے۔''

موصوف جناب نے مزید یہ بھی کہا ہے: ''پاکستان، عراق، افغانستان اور دیگر بے شمار علاقوں میں مسلمان قتل ہو رہے ہیں۔ اور خود اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاتھوں سے نہایت وحشتناک طریقے سے غیر اسلامی اغراض کی خاطر قتل ہو رہے ہیں۔ جیسے ان قاتل مسلمانوں کا کسی دوسرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

اس امر نے پوری دنیا میں اس دین حنیف پر سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے۔

❀❀❀❀❀

ضمیمہ نمبر......③:

تحریکِ خَلاص

جزیزۂ عربیہ کی تحریک خلاص نے اپنے آج کے بیان میں یہ کہا ہے کہ شمالی یمن میں سعودی فوجی مداخلت نے، اور اس مداخلت سے بڑی تیزی کے ساتھ امن وانسانیت کے حالات پستی میں گرتے چلے جا رہے ہیں، غرض اس مداخلت نے مقامی اور ملکی سطح پر فوج اور سعودیہ کے لیے ایک بڑا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ تحریک خلاص نے مسلحہ قوتوں کے افراد کو ایک بے فائدہ جنگ کی بھٹی میں صرف اس غرض کے لیے جھونک مارنے کو بے حد برا جانا ہے، تا کہ صنعاء کے برباد نظام حکومت کی فرقہ وارانہ اور بے فائدہ سیاسی نعروں کے تحت مدد کی جائے۔

پھر مملکت کے مفتی الشیخ عبدالعزیز آل شیخ نے جو فتوی جاری کیا ہے اور یمن کے زیدی مذہب کے پیروکاروں کی جو منظر کشی کی ہے۔ جس کی غرض محض سیاسی تھی۔ سو آج یمن کے سب سیاسی اور قومی حلقوں میں علی عبداللہ صالح کی حکومت کی مشروعیت کے بارے میں گفتگوئیں ہو رہی ہیں۔ یہ گویا اقتدار کے تنہا مالک ہونے کے طرز اور آزادیوں کے سلب کر لینے کے رویے اور افراد و معاشرے کے حقوق کو چھین لینے، دوسروں کو کھڈے لائن لگانے اور دور کرنے کی سیاست کرنے اور قتل وغارت گری کے اختیار کرنے کا ردعمل ہے جو یمن کے متعدد خطوں میں طول پکڑتا جا رہا ہے۔

یہ بیان اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ مفتی جنگ کی آگ کو بھڑکانے سے خود کو الگ رکھیں۔ اور ان جذبات کو نہ بھڑکائیں جو دین کی روح، شرعی ذمہ داریوں اور بلند انسانی اقدار کے متعارض ہے۔

اس بیان میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ سعودیہ نے اس وقت عسکری مداخلت کی ہے جب وہ یمنی حکومت کو متوقع سقوط سے بچانے سے مایوس ہوگئی۔ اور یہ مداخلت ایک ایسے وقت میں تھی جس میں یمن کے چاروں طرف قومی احتجاجی مظاہرے زور

پکڑتے جا رہے تھے تا کہ یمن کی اس ظالمانہ حکومت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچایا جائے جس کی پشت پر سعودی حکومت کھڑی ہے۔ تحریک خلاص نے امن فوجوں اور ساری دنیا سے اس بات کا بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ شمالی یمن میں جاری جنگ کو بند کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ جبکہ دوسری طرف عالمی ادارے سعودی حکومتی پر دباؤ ڈال کر اس کو بے گناہ شہریوں پر ظلم وستم ڈھانے سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ گویا کہ یہ یمن میں امت کے قتل عام کے تدارک کا ایک مقدمہ ہے جو تحریک خلاص نے پوری دنیا کے سامنے رکھا ہے۔

اس بیان میں یہ بھی ہے کہ سعودی حکومت اور علی عبداللہ الصالح کی حکومت کا جنگ کی آگ کو بھڑکائے رکھنے پر اصرار ناپسندیدہ اور بگڑتے حالات کا دروازہ چوپٹ کھول دے گا۔ اور سعودی میڈیا کا یہ متشدد فرقہ وارانہ لہجہ داخلی ٹوٹ پھوٹ اور انارکی کو بڑھانے کے سوا اور کچھ نہ کرے گا۔

تحریک خلاص نے اس بات سے خبر دار کیا ہے (بلکہ اس بات کی دھمکی دی ہے) کہ یمنی بحران کی حقیقت کو مسخ کرنا اور یمن کی جنوبی حدود پر فرقہ وارانہ اور علاقائی پہلو کو اجاگر کرنے کے اعتبار سے جو واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں، ان کے بے حد خطرناک ردعمل کا سعودی حکومت کو سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اور پھر ردعمل کی شکل میں جو واقعات بھی ظہور پذیر ہوں گی، حکومت سعودیہ ان کی براہ راست ذمہ دار ہو گی۔

اس بیان اور رپورٹ میں یمن اور جزیرہ عربیہ کے دانش وروں سے بالعموم مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس بحران کو نکیل ڈالنے کی بھرپور کوشش کریں جو صنعاء اور ریاض میں جنگ کی آگ کے شعلے اور فتنہ کی آگ کو بھڑکانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔ اور یمنی قوم اس وقت جس آزمائش اور ابتلاء سے گزر رہی ہے اس میں ان کا ساتھ دیں۔ اور جبر واستبداء اور آمرانہ حکومت کے بحران سے نکالنے میں ان کا ساتھ دیں۔ تا کہ یمنی قوم کی آزادی اور احترام دوبارہ حاصل ہو۔ اور سعودی حکومت کی بلا واسطہ یا ایجنسیوں کے ذریعے کی جانے والی مداخلت سے دور ہو۔

❀❀❀❀❀

ضمیمہ نمبر......④:

عالم اسلامی کے طلباء کا اتحاد ❶

''اتحاد طلاب العالم الاسلامی'' نے اس تباہی اور ہلاکت کی بھرپور مذمت کی ہے جس سامنا شمالی یمن کے نوجوان یمن اور سعودیہ کی حکومتوں کے ہاتھوں عورتوں، بچوں اور بے گناہ شہریوں کے قتل اور گولہ باری کی صورت میں کر رہے ہیں۔

''اتحاد طلاب العالم الاسلامی'' نے ایک انٹرنیشنل جریدے کو دیے گئے اپنے جمعرات کے انٹرویو میں یمن اور سعودیہ کی دونوں حکومتوں کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ وہ اس تباہی و بربادی کو بند کر دیں اور یمن کے خطہ صعدہ کے بے گناہ نوجوانوں کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگنا روک دیں۔

اس بیان میں یہ بھی ہے کہ: ہم اسلامی ممالک کے طلباء ہیں، ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس گروہی سیاست کی بھینٹ نہ چڑھیں گے جو عالمی طاقتوں کا ایجنڈا ہے اور جس کے پیچھے امریکا اور یہودی قوم کھڑی ہے۔

اس طرح اتحاد طلاب العالم الاسلامی نے اس بات کا بھی اعلان کیا ہے کہ وہ صعدہ کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزادی حاصل کرنے کا واحد رستہ ان باغیوں اور سرکشوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہونا اور ان کا سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرنا ہے۔

اتحاد طلاب العالم الاسلامی نے ''المؤتمر الاسلامی'' کی تنظیم کو اور ساری بین الاقوامی تنظیموں کو اس بات کی دعوت دی ہے کہ وہ اس تباہی و بربادی کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں جس کا سامنا شمالی یمن کے نوجوان کر رہے ہیں۔ اور اس بات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

اس گھناؤنے جرم کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈال کر اس کو ساری دنیا کے سامنے منکشف

❶ اس کے لیے دیکھیں یہ لنک: www.rohama.org/ar/page/?cid=1303

کیا جائے اور اس بارے عملی اقدامات اختیار کیے جائیں اور جو لوگ اس تباہ کن فعل کے پیچھے کھڑے ہیں ان کو انصاف کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا جائے۔

اتحاد طلاب العالم الاسلامی نے ان اسلامی ملکوں اور تنظیموں کی مجرمانہ خاموشی اور ظالمانہ پشت پناہی کی بھی مذمت کی جو دن رات دنیا بھر کے کمزوروں کے دفاع کا دعویٰ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح اس اتحاد نے سعودی حکومت کے ہاتھوں بے گناہوں کے قتل عام کی بھی پر زور تردید کی ہے۔ اور اس کی ٹھوس دلائل سے مذمت کی ہے اور واضح کیا ہے کہ سعودی حکومت کا یہ رویہ اسلامی اصول و اعتقادات کے بالکل خلاف ہے۔

❀❀❀❀❀

ضمیمہ نمبر......⑤:

نجف اشرف کے ’’حوزۂ علمیہ‘‘ کا بیان

’’حوزۂ علمیہ‘‘ [1] نے دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں کو پکارا ہے۔ اور یمنی حکومت کی جارحیت اور یمن میں شیعوں کے قتل عام کی مذموم کاروائیوں پر سخت تنقید کی ہے۔ ذیل میں ’’حوزۂ علمیہ‘‘ کے بیان کو بلفظہ ذکر کیا جاتا ہے۔

حقوق انسانی کی عالمی مجالس کو پکار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

یمن کے شیعہ، چاہے وہ زیدی ہوں یا اثنا عشری، گرفتاریوں اور منظم قتل وغارت کے وحشیانہ حملوں کا اس وقت سے سامنا کر رہے ہیں جب سے حکومت اور حسین بدر الدین حوثی اور اس کے پیروکاروں کے درمیان بحران نے جنم لیا ہے۔ چنانچہ یمنی حکومت نے تمام غیر جانبداء اور عالمی میڈیا چینلز پر ان سب خطوں میں داخلے پر سخت پابندی لگا دی ہے جن میں خون کی ہولی کھیل جا رہی ہے اور جہاں شیعوں کو اجتماعی طور پر نیست و نابود کیا جا رہا ہے جس کی یمن کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ مگر امامت کی حکومت کے خلاف تلوار کھینچ لینے کے انقلاب کے بعد۔

یمنی حکومت نے حوثی بحران کے ساتھ غیر منطقی معاملہ کیا ہے اور اس بحران کو اہل بیت کے سب پیروکاروں تک پھیلا دیا ہے۔ حالانکہ حوثی تحریک کی لہر صرف زیدیت تک محدود ہے۔ پھر خود اکثر زیدی اور تقریبا سارے امامی شیعہ بھی اس تحریک کے ہم خیال اور موافق نہیں۔ ایسے حالات میں اسلحہ اٹھانا اور کسی مسلح تحریک کو شروع کرنا اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور ان کی عزت وحرمت اور جان و مال کو برباد کرنا امامیہ اور دوسرے زیدیہ کا طرز نہیں۔

---

[1] حوزہ بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ شاید مراد ایک تنظیم یا جماعت ہے۔

جس بات سے صورت حال اور زیادہ گھمبیر ہو جاتی ہے، وہ یمنی حکومت کا ایک ایسے شخص کو اپنا سر براہ بنا لینا ہے جو فرقہ واریت کا قائل، اور زیدیہ اور امامیہ عقائد کا کھلم کھلا مخالف ہے۔ اور وہ امامت کی اس اصل کو بھی بے ہودہ قرار دیتا ہے جس کے سب اسلامی فرقے قائل ہیں۔ چاہے وہ ایسا بھول کر رہا ہے یا اس بات سے غافل ہو کر رہا ہے کہ اس کی قوم کے تقریبا آدھے لوگ ان عقائد کے قائل ہیں جن کی مذمت وہ علی الاعلان کرتا پھرتا ہے، اور ان عقائد کے قائلین پر زبان طعن دراز کرتا ہے اور ان پر خائن ہونے کی تہمت لگاتا ہے۔

ہم تمام عالمی مجالس، حقوق انسانی کی تنظیموں، اقوام متحدہ کے اداروں، تنظیم العالم اسلامی اور جامعہ عربیہ سے اس بات کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ یمنی حکومت سے اس بات کا مطالبہ کریں کہ وہ دینی ظلم وستم، اور اجتماعی قتل کو بند کرے جس کو وہ صوبہ صعدہ کے ''جبال مران'' میں اٹھے والی بغاوت کو کچلنے کی آڑ میں کر رہی ہے۔ چنانچہ حالات کی انارکی اور پراگندگی میں یمنی حکومت نے صحیح اور غلط کی پہچان نہیں کی، اور اس بحران کو ختم کرنے میں مسلح اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں کیا جو ان تمام ہنگاموں سے دور اور امن وسلامتی سے رہ رہے ہیں اور یمن کے پر امن شہری ہیں۔ بلکہ سب کو فرقہ واریت اور عقیدہ کی عینک سے دیکھا۔ بلاشبہ یہ رویہ دین ومذہب اور فکر ونظر کی آزادی کے تناظر میں انسانی حقوق پر کھلی زیادتی اور خطر ناک ظلم شمار کیا جاتا ہے۔

ہم یمنی حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جیلوں میں پڑے ان بے گناہ لوگوں کو جلد از جلد رہا کرے جنہوں نے حکومت کے خلاف اسلحہ نہیں اٹھایا اور ان کا اس کے سوا اور کوئی گناہ نہیں کہ وہ شیعی فکر وتہذیب کی نشر واشاعت کے پر جوش کارکن ہیں چاہے وہ امامی ہیں یا زیدی۔ اور ہم اس بات کا بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنے اور ان آبادیوں کو تباہ وبرباد کرنے کے مذموم سلسلہ کو روکا جائے جہاں عورتیں، بچے اور بوڑھے رہتے ہیں۔ اور ہم یمنی حکومت کو ان لاکھوں یمنی شہریوں کے حقوق سے غفلت برتنے کے خطر ناک انجام سے ڈراتے ہیں جو اپنے اوپر ہونے والے ان گھناؤنے جرائم کو اور اپنے

عقیدے کی اس تذلیل وتحقیر کو کبھی نہ بھول پائیں گے جو خود یمن کے رئیس، اس کے وزراء اور حکومتی ذمہ دار اپنی زبانوں سے کر رہے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾﴾ (ابراهيم:٤٢)

''اور (مومنو!) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں، اللہ ان سے بے خبر ہے۔ اور ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جبکہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔''

الحوزہ العلمیہ

النجف الاشرف

❀❀❀❀❀

ضمیمہ نمبر...... ⑥:

عصام العماد کا خط رئیس جمہوریہ اسلامیہ احمد نجاد کے نام

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو مسلمانوں کے امور کا خیال نہیں رکھتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔''

سیدی، الرئیس احمد نجاد............

دیگر ہزاروں افراد کی طرح ایک میں بھی ہوں جو ایک طویل عرصہ سے یمن میں صاحب رسالت عظمیہ کی ذریت کی تباہی و بربادی، اجتماعی نسل کشی، قتل وغارت اور ان پر کیے جانے والے پے درپے حملوں کے بارے میں جمہوریہ اسلامیہ ایران کے موقف کا منتظر بیٹھا ہوں۔ آج ایک مدت کے بعد عالم اسلامی میں ہم لوگوں پر وہی حالات آئے ہیں جو صاحب رسالت عظمی کو ہجرت کے وقت پیش آئے تھے۔ بھلا ہم یمن میں اپنے ہزار ہا ہزار نوجوانوں کے مارے جانے پر کیوں کر چپ رہ سکتے ہیں؟ جبکہ انہیں برباد کیا جا رہا ہے، قتل کیا جا رہا ہے، ذبح کیا جا رہا ہے، کیا صرف اس لیے کہ وہ صاحب رسالت عظمی کے شجرہ کی طرف منسوب ہیں۔ حالانکہ ہم سب خود کو آپ ﷺ کے دین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے احوال وآثار سے تعلق رکھتے ہیں۔

سیدی الرئیس! آج ہم ہجرت نبویہ کی یاد منا رہے ہیں، جبکہ آپ ﷺ کی ذریت کو قتل وغارت، المیوں اور ذبح کر دینے کے ذریعے کمزور بنایا جا رہا ہے۔ اور ان تمام گھناؤنے جرائم کا ارتکاب اس پیغمبر کی امت کے جوانوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے جو رسالت عظمی کا مالک ہے اور اس کی مقدس یاد ہے۔ تو کیا ہم صرف یہی شعر پڑھ کر بے نیاز ہو سکتے ہیں:

واجل منك لم ترقط عينى
واحسن منك لم تلد النساء

''آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے کبھی دیکھا نہیں۔ اور آپ ﷺ سے بڑھ کر خوب رو کسی عورت نے جنا نہیں۔''

سب لوگ خطبوں میں رسول اعظم کی ہجرت کو یاد کریں گے، دنیا اس ذکر سے فرحت وسرور کے ساتھ بھر جائے گی۔ ہم اپنی یمنی حکومت کو دیکھیں گے کہ وہ ہر سال نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی یاد کی محفلیں منعقد کرے گی۔

بے شک اس عظیم یاد کی محافل کا انعقاد ہماری امت کی طرف ایک اچھی اور مبارک سنت ہے۔لیکن اگر ہم اپنے رسول سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس کی ہجرت کی یاد کی محفلیں سجاتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی اتباع کرنا واجب ہوگا۔

آج سے تقریبا چودہ صدیاں پہلے میرے رسول ﷺ نے لوگوں کو پکار کر ارشاد فرمایا تھا:

''میں تم میں ثقلین (دو بھاری چیزیں) چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔''

کیا ہمارے علماء اس عظیم نبوی وصیت پر کار بند ہیں؟ جبکہ آج یمن میں آل بیت رسول کے ہزاروں جوان، بچے، بوڑھے اور عورتیں قتل کی جا رہی ہیں۔ اور یمن میں شر کی طاقتیں انہیں تباہ وبرباد کرنے پر اتری ہوئی ہیں۔ اور یہ شیطانی طاقتیں اپنی قوت وطاقت اور کوشش سے آل بیت کی ذریت کے قتل، انہیں تباہ وبرباد کرنے اور ان کو ذلیل وسواء کرنے کے درپے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نے قتل ہونے اور ملک بدر کر دیے جانے کے خوف سے اپنا نبوی شجرہ تک بدل ڈالا ہے!!!

سیدی الرئیس جناب احمد نجاد! اولادِ رسول آپ سے فریاد کر رہی ہے، کیونکہ انہوں نے دیکھا ہے کہ آپ ایک سچے مومن ہیں جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی

ملامت کی پروانہیں کیا کرتے۔

آج یہ آل رسول ایک ایسے شخص کے ہاتھوں قتل کی جا رہی ہے جو صاحب رسالت عظمی کے اولاد کے خون کا پیاسا ہے۔ اس کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی طرف خود کو منسوب کرنا ایسی تہمت ہے جو قتل واہانت کی مستحق ہے، اور جس شخص کے بارے میں اسے معلوم ہو جائے کہ یہ رسول اعظم کی اولاد کے خون سے ہاتھ رنگنے کا دیوانہ ہے، اسے انعام واعزاز سے نوازتا ہے۔

پھر یہ شخص (الرئیس عبداللہ الصالح) سب مسلمانوں سے اس بات کا بھی مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی یاد کی محفلیں منعقد کریں؟

سیدی الرئیس احمد نجاد! کیا آپ نے کسی اسلامی ملک کے رئیس کے بارے میں یہ سنا ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنی قوم کو ہجرت رسول کی یاد میں محفلیں سجانے کو کہہ رہا ہو، جبکہ دوسری طرف اسی قوم کو یہ حکم بھی دے رہا ہو کہ ایک عظیم گڑھا کھودو تا کہ اس میں ذریت رسول کو قتل کر کے ان کی لاشیں پھینکی جا سکیں اور بعد میں ان کی لاشوں کو اجتماعی طور پر تذرِ آتش کر کے خاک اور راکھ کر دیا جائے؟

اس شخص کو اس بات سے حیاء بھی نہیں آتی کہ وہ اپنے حکومتی کارندوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ کمزور معلمات اور ملازم پیشہ خواتین کو ان کی تنخواہیں نہ دی جائیں اور یہ کہہ دیا جائے کہ: ''جاؤ اور اپنی تنخواہیں اپنے جداعلی رسول اللہ ﷺ سے وصول کرو۔''

سیدی الرئیس دکتور احمد نجاد: میں بڑے دکھ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ یمن میں ابنائے رسول اس قتل عام کو روکنے کے لیے ابھی تک اسلامی جمہوریہ ایران نے کوئی مداخلت اور اقدام نہیں کیا۔

سیدی الرئیس! ہر روز ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ایک بھاری بھر کم لشکر نہتی آبادیوں کو نیست و نابود کرنے ان پر حملہ آور ہو رہا ہے اور ان کے گھروں، کھیتوں اور آبادیوں کو تہس نہس کر رہا ہے اور ان کا اس کے سوا اور کوئی گناہ نہیں کہ وہ صاحب رسالت عظمی کی اولاد ہیں۔

سیدی الرئیس دکتور احمد نجاد: عبداللہ صالح اور اس کی گنتی کی چند جماعت نے اس بے حد وحشت ناک قتل وغارت پر طویل خاموشی سے بے حد ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اور ان غلیظ خنزیروں نے اپنی سرکشی، اور ظلم وجبر میں بے حد مبالغہ کیا ہے۔ اور بچوں عورتوں اور بوڑھوں کے قتل میں بے حد اسراف سے کام لیا ہے۔ اور آل رسول کے قتل میں ہر اس اسلحہ سے کام لیا ہے جس کا بین الاقوامی سطح پر استعمال منع ہے۔ کیونکہ اس ظالم وجابر حکومت نے ان مظلوموں کی فریادرسی کی کوئی آواز نہیں سنی۔

سید الرئیس! عبداللہ صالح نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ یمن میں آل رسول ﷺ کے ساتھ ہونے والے ان وحشت ناک مظالم کی اسلامی جمہوریہ ایران کے کانوں میں بھنک تک نہ پڑنے دے۔

سیدی الرئیس! عبداللہ صالح اور اس کے چیلوں کی اس چھوٹی سی جماعت نے یمن میں بسنے والے آل رسول سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے جداعلی کے شہر لوٹ جائیں۔ اور اس مطالبہ کو ان اخبارات میں لگاتار شائع کیا ہے جو عبداللہ الصالح کے ماتحت ہیں۔ ان میں سے آخری مضمون حارث شوکانی نے لکھا تھا۔ ان تحریروں میں آل رسول سے شدید نفرت اور قابل نفرت کینہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اس کینہ کا سلسلہ امام علی علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام تک جا پہنچا ہے کہ عبداللہ صالح کی تحریروں میں ان دونوں مقدس ہستیوں کو شدید نفرت ونخوت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

سیدی الرئیس! بے شک آپ قم اور نجف سے جاری ہونے والے بیانات کو جانتے ہیں جن میں یمن میں ہونے والی خوف ناک قتل وغارت کے بعض دستاویزی ثبوت بھی پیش کیے گئے ہیں۔

سیدی الرئیس! اس دین کے متعدد سر برآوردہ علماء کو پھانسیاں دے دی گئی ہیں جن میں سرفہرست علامہ داعیہ اسلامی کبیر، السید حسین بدر الدین الطباطبائی حوثی اور دیگر بے شمار لوگ ہیں۔ اس کے بعد عدالت نے علامہ یحییٰ الطباطبائی دیلمی کو یمن میں ایرانی سفارت خانہ

جانے کے الزام میں پھانسی دے دی۔

یمنی قبائل کے بے شمار نوجوان ہیں جنہوں نے ابنائے رسول کے دفاع میں اپنی تمام صلاحتیں جھونک ماری ہیں۔ ان میں سرفہرست علامہ عبداللہ عیضۃ الرزامی حفظہ اللہ ہیں۔

لیکن اس کے باوجود اس دلدوز خونریزی کو ابھی تک اسلامی جمہوریہ ایران نے وہ اہمیت نہیں دی جو وہ دوسرے معاملات کو دیتی ہے۔

سیدی الرئیس دکتور احمدنجاد! سب جانتے ہیں کہ آپ حق گولوگوں میں سے ہیں اور آپ حق کی خاطر سب مشکلوں کو جھیلنے کے لیے ہمہ وقت آمادہ رہتے ہیں۔

ادھر یمن میں آل رسول ﷺ کو آپ کی طرف سے کہے گئے صرف ایک کلمہ کی بھی شدید حاجت ہے اور وہ آپ کے مؤقف کے سامنے آنے کے شدید منتظر ہیں جس سے اس ظلم کی تکلیف میں تخفیف آ جائے گی جوان پر ڈھائے جا رہے ہیں۔

عصام علی یحییٰ العماد
مدینہ قم
ویب سائٹس: العراق الثقافیۃ

❀❀❀❀❀

آخر میں چند اہم سوالات

① یہ حوثی ان نعروں کو بار بار بلند کرتے ہیں: ''امریکہ مردہ باد، اسرائیل مردہ باد، یہود پر لعنت (بے شمار) اسلام زندہ باد۔''
تب پھر اہم ترین سوال یہ ہے کہ ان حوثیوں نے آخر امریکہ اور اسرائیل خلاف کیا کیا ہے؟ جبکہ ہمارے دیکھنے میں صرف یہی آ رہا ہے کہ ان کا اسلحہ اگر اٹھتا ہے تو صرف مسلمانوں پر۔

② کیا امریکہ یا اسرائیل میں سے کسی نے دہشت گردی کے الزام میں بدرالدین حوثی پر کوئی مقدمہ چلایا، بالخصوص جبکہ بدرالدین ہر وقت اور دن رات امریکہ اور اسرائیل کو دھمکیاں بھی دیتا رہتا ہے؟

③ یحیٰی الحوثی فی الحال جرمنی میں رہ رہا ہے۔ کیا اب تک اس کے فنڈر اور بینک اکاؤنٹس منجمد کیے گئے؟ بالخصوص حوثیوں کے جنہوں نے بے شمار بے گناہ اور نہتے یمنی شہری قتل کر ڈالے ہیں؟ کیا ان کے ساتھ ایک جنگی مجرم کا سا رویہ اختیار کیا جائے گا۔ اور ان پر جنگی مقدمہ قائم کیا جائے گا؟

④ ان دلائل و براہین کے دیکھ لینے کے بعد کیا حوثی صاف صاف اس بات کا اعلان کریں گے کہ ان کا تعلق شیعہ امامی اثنا عشری مذہب سے ہے؟ اور کیا وہ عوام کے سامنے یہ جھوٹ بولنا ترک کریں گے کہ وہ زیدی شیعہ ہیں؟

⑤ امریکہ اور برطانیہ نے القاعدہ تنظیم کی سرکوبی کے لیے یمنی حکومت کو امدادی فنڈز کیوں جاری کیے۔ حالانکہ ان کے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جرائم کو دور نزدیک کا ہر شخص جانتا ہے؟

دستاویزی ثبوت......حوثیوں کی بعض عبارتیں اور تنقیدات

حوثیوں کے نزدیک نعوذ باللہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہ گنہ گار اور گم راہ ہیں۔

حسین بدر الدین اپنے ایک لیکچر میں کہتا ہے:

''دوسرے سنی بھائیوں کے جذبات کے احترام میں چاہے وہ یمن میں رہتے ہیں یا کہیں اور ہم خاموش ہیں۔ حالانکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ وہ دونوں یعنی حضرات شیخین ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ معاذ اللہ۔ خطا کار، گنہ گار، اور گمراہ ہیں۔''

حسین بدر الدین الحوثی

درسِ رابع، سورۂ مائدہ۔ بتاریخ ۱۶ جنوری ۲۰۰۲ء

حوثی اسلاف صحابہ رضی اللہ عنہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ وہ ظالم، بزدل اور امت میں تفریق پیدا کرنے والے تھے

حسین بدر الدین حوثی ایک لیکچر میں یہ کہتا ہے:

(معاذ اللہ کہ) ''سلف صالح امت سے کھیلتے رہے، انہوں نے ہی امت پر ظلم ڈھانے اور ان میں تفریق پیدا کرنے کی بنیادیں رکھیں۔ کیونکہ سلف صالح کا لفظ ذہن میں آتے ہی جو شخصیت سب سے پہلے ہر ایک کے ذہن میں ابھر کر سامنے آتی ہے وہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ، عمرو بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ جیسے لوگ ہیں، اس نوعیت کے لوگ سلف صالح ہیں۔ یہ بھی ایک کمزور مثال ہے۔''

حسین بدر الدین الحوثی

سورۂ آل عمران۔ درسِ ثانی۔ بتاریخ ۹ جنوری ۲۰۰۲ء

حسین بدرالدین حوثی کا خمینی کی مدح بیان کرنا

حسین بدرالدین الحوثی اپنے ایک لیکچر میں کہتا ہے:

''امام خمینی کے دورِ حکومت میں جن لوگوں نے بھی ایران میں اسلامی انقلاب کے خلاف قدم اٹھایا، ہم نے متعدد حکومتیں بدل جانے کے باوجود دیکھا کہ وہ اپنے اس کرتوت کا مزا چکھ رہے ہیں۔''

آگے چل کر کہتا ہے:

''امام خمینی امام عادل ہے۔ امام متقی ہے اور امام عادل کی دعوت کو رد نہیں کیا جاتا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔''

از حسین بدرالدین الحوثی

مضمون: یمن میں امریکہ کے گھس آنے کا خطرہ

بتاریخ ۳ فروری ۲۰۰۲ء

شیعہ امامیہ کا فرقہ زیدیہ کی تکفیر کرنا

علامہ مجلسی ''بحار الانوار'' تاریخ امیر المؤمنین جلد ۷ ۳ صفحہ ۳۴ پر لکھتا ہے:

''میں کہتا ہوں: ہماری کتبِ اخبار ایسی روایات سے بھری پڑی ہیں جو زیدیہ فرقہ اور ان جیسے دوسرے فرقوں جیسے فطحیّہ اور واقفہ وغیرہ کے کفر پر دلالت کرتی ہیں جو بدعتی اور بے راہ فرقے ہیں۔''

دیکھیں: بحار الانوار از علامہ مجلسی: ۷ /۳ /۳۴

امام خمینی کا زیدیہ فرقہ کے پلید ہونے کا حکم لگانا

امام خمینی لکھتا ہے:

''اسلام یا تشیع کی طرف منسوب سب فرقے جیسے زیدیہ اور واقفہ، اور دیگر غالی

فرقے جیسے مجسّمہ، جبریہ، قدریہ وغیرہ اگرچہ یہ اصول کے منکرین کے تحت یا دو میں سے ایک جماعت کے تحت درج ہیں، پر ان کے پلید ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔''

دیکھیں: کتاب الطہارۃ للخمینی۔ جلد سوم۔

ویب سائٹس یعسوب الدین۔

لنک http;www.yasoob.com/books/htm1/mad/04/moo45.html

شیعہ امامیہ کا زیدیوں پر یہ حکم لگانا کہ یہ ناصبی ہیں اور یہ کہ انہیں زکوٰۃ لینا جائز نہیں

رجال الکشی کا مؤلف لکھتا ہے:

''عمر بن زید کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ (ع) سے ناصبیوں اور زیدیوں کو صدقہ دینے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ''ان پر کوئی صدقہ نہ کیا جائے اور ہو سکے تو انہیں ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلانا۔'' اور مجھے فرمایا کہ: ''یہ زیدی ناصبی ہیں۔''

آگے لکھتے ہیں:

''ابن عمیر ان سے جنہوں نے انہیں بیان کیا، روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ: ''میں نے محمد بن علی الرضا (ع) سے پوچھا کہ اس آیت (وجوه يومئذ خاشعة عاملة ناصبة) کی کیا تفسیر ہے؟ تو فرمانے لگے: ''یہ زیدیوں، ناصبیوں، واقفہ وغیرہ ناصبیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''

دیکھیں: کتاب رجال الکشی: ص ۲۴۵

حزب اللہ اللبنانی کا حوثیوں کے ساتھ مل کر جنگ کرنا

یمن میں حوثیوں کے ساتھ مل کر یمنی حکومت اور حکومت سعودیہ کے خلاف جنگ کے دوران حزب اللہ کے قتل ہونے والے افراد کی تعداد بیسیوں تک جا پہنچتی ہے۔ پھر ان کی لاشیں ایٹریریا میں قائم ایرانی چھاؤنی منتقل کی گئیں۔ پھر انہیں ایرانی طیارے میں عراق منتقل کیا گیا تاکہ ان لاشوں کو لبنان روانہ کیا جاسکے جہاں انہیں ان کے آبائی گاؤں میں دفن کیا جائے۔

ماخذ: موقع مجلۃ الشراع اللبنانی۔شمارہ:۱۴۲۲

ایرانی حکومت کا حوثی مقتولوں کے خاندانوں کو ماہانہ اعزازیہ جاری کرنا

القناۃ ڈاٹ کام کے مطابق ایرانی صدر خامنائی نے یمن میں مارے جانے والے حوثی باغیوں کے لواحقین کے لیے فوری طور پر وظائف جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔

دیکھیں:alqanat.com

ایرانی حکومت کا یمن کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنا

ایرانی پارلیمنٹ کے رکن علی الاریجانی نے یمن کے اندرونی معاملات میں دوسرے ممالک کی دخل اندازی کی غلط قرار دے دیا ہے۔ اور حکومت سعودیہ سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ یمن میں فوج دراندازی بند کرے۔

ایرانی پارلیمنٹ کی یمن میں سعودی مداخلت کی پرزور مذمت

اپنے اتور کے روز کے پارلیمانی اجلاس میں ایران کے حکومتی ارکان نے سعودی حکومت کی یمن میں فوجی دخل اندازی کی پرزور مذمت کی۔

ایرانی حکومت کا احواز کے سنی نوجوانوں کو پھانسیاں دینے کے مناظر

ایران ایک طرف سعودیہ کو اس کی اس حکمت عملی پر دنیا بھر میں بدنام کر رہا ہے کہ اس نے سعودیہ میں آ گھسنے والے حوثیوں کے مقابلے میں اپنی جنوبی حدود کی بھرپوری حفاظت کی ہے اور اس غرض کے لیے اس نے حوثیوں کو قتل کیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف یہی ایران احواز اور بلوچستان کے نہتے، کمزور اور مسکین سنی نوجوانوں کا قتل عام کر رہا ہے اور انہیں ناجائز پھانسیاں دے رہا ہے۔

دیکھیں چند تحریری ثبوت:

یاد رہے کہ حسین بدرالدین سترہ جنوری ۲۰۰۲ء کے ایک لیکچر میں واشگاف لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ حقیقی دہشت گرد صرف وہابی ہیں۔

❀❀❀❀❀

نوٹس

....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....
....